مسجدوں کو آباد کرنے کے طریقے اور فضائل و مسائل پر مشتمل تحریر

آؤ مسجدیں آباد کریں

صفحات 92

- مسجد کی تعمیر و ترقی سنتِ مصطفےٰ ہے
- مساجد آباد کرنے کا طریقہ
- شعبہ امام مساجد کا تعارف
- احکام مسجد تربیتی سیشن

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

مسجدوں کو آباد کرنے کے طریقے اور فضائل و مسائل پر مشتمل تحریر

آؤ مسجدیں آباد کریں

صفحات 92

- مسجد کی تعمیر و ترقی سنت مصطفٰے ہے
- شعبہ امام مساجد کا تعارف
- مساجد آباد کرنے کا طریقہ
- احکامِ مسجد تربیتی سیشن

مؤلف: ابو اروی محمد ذیشان عطاری المدنی

پیش کش

المدینۃ العلمیہ دعوت اسلامی

www.dawateislami.net

حوالہ نمبر: ۲۹۸

نام کتاب	آؤ مسجدیں آباد کریں
پیش کش	المدینۃ العلمیۃ (Islamic Research Center)
ناشر	
پہلی بار	ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۵ھ، جون 2024ء

جملہ حقوق بحق مکتبۃ المدینہ محفوظ ہیں

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH

دینی کتابوں کی اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

Faizan-E-Madina, Mohalla Sodagaran, Old Sabzi Mandi, Karachi

UAN: +922111252692, :92-313-1139278

www.dawateislami.net www.maktabatulmadina.com

ilmia@dawateislami.net feedback@maktabatulmadina.com

پاکستان کے چند مکتبۃ المدینہ

اسلام آباد: شمیر شریف روڈ، G-11 مرکز اسلام آباد	051-5553765	لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	04237311679
ملتان: محلہ چھلی والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192	فیصل آباد: امین پور بازار	0412632625
پشاور: مکتبۃ المدینہ ... شاپ 5-16 ...	0092 341 1458486	حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن	0222620122
سکھر: مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ سکھر	00923122611826	میرپور آزاد کشمیر: چوک شہیداں	05827437212

تصدیق نامہ

حوالہ نمبر: ۲۹۸

تاریخ: ۲۱ ذیقعدہ ۱۴۴۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"آؤ مسجدیں آباد کریں"

پر شعبہ تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ شعبہ نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ شعبہ پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

30-05-2024

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آؤ مسجدیں آباد کریں

درود شریف کی فضیلت

حضرت محمد بن قاسم رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبیوں کے سلطان، محبوبِ رحمٰن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے: "لِكُلِّ شَيْءٍ طَهَارَةٌ وَغُسْلٌ ہر چیز کی صفائی ستھرائی کا کوئی نہ کوئی ذریعہ ہوتا ہے وَطَهَارَةُ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الصَّدَاءِ اَلصَّلَاةُ عَلَيَّ اور مومنوں کے دِلوں سے زنگ کی صفائی کا ذریعہ مجھ پر دُرُود پڑھنا ہے۔"(1)

ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہیں | آپ خوش ہو کہ بار بار درود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلی اللہُ علٰی محمد

اللہ پاک کا محبوب گھر

مساجد مسلمانوں کی عبادت گاہ، شیطان سے حفاظت کے قلعے اور روئے زمین پر اللہ پاک کی خاص نظرِ رحمت کے مراکز ہیں جیسا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پیارا فرمان ہے: "جب بندہ اپنے گھر سے مسجد کیلئے نماز اور ذِکر کے ارادے سے نکلتا ہے تو مسجد میں ٹھہرے رہنے تک اللہ پاک اس کی طرف یوں نظر فرماتا ہے جیسے کسی گمشدہ (گم جانے والے) بندے کے گھر واپس آنے پر اس کے گھر والے اسے (خوشی سے) دیکھ رہے ہوتے ہیں۔"(2)

(1)...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص 281، دار الکتاب العربی
(2)...جامع صغیر، ص 482، حدیث: 7880، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ "مساجد اللہ پاک کے نزدیک سب سے محبوب جگہیں ہیں"(1)

اور کیوں نہ ہوں کہ مساجد ہی مسلمانوں کی تعلیمی و اخلاقی، معاشرتی و اصلاحی اور دِینی و دُنیوی تربیت کے مراکز ہیں۔ جہالت کی تاریکیوں میں اسلام ہی ہدایت کا نور ہے اور مساجد ایسے چراغ ہیں جو اس نور کو اپنی کرنوں سے معاشرے کے ہر ہر فرد اور گوشے گوشے تک پہنچاتے ہیں۔ مساجد کی حیثیت اسلامی معاشرے میں دل کی ہے، جہاں سے علم و ہدایت کا نور معاشرے کی رگوں میں دوڑتا ہے، مسجد معاشرے میں اسلام کے زندہ ہونے کی علامت ہے۔ اور مساجد کی تعمیر و ترقی اور آبادکاری ایمان والوں کی صفت ہے جیسا کہ قرآن کریم کی سورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں اللہ پاک کا ارشاد گرامی ہے کہ:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ	ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ مسجد آباد کرنے کی 11 صورتیں ہیں (1) مسجد تعمیر کرنا، (2) اس میں اضافہ کرنا، (3) اسے وسیع کرنا، (4) اس کی مرمت کرنا، (5) اس میں چٹائیاں، فرش و فروش بچھانا، (6) اس کی قلعی چونا کرنا، (7) اس میں روشنی و زینت کرنا، (8) اس میں نماز و تلاوتِ قرآن کرنا، (9) اس میں دِینی مدرسہ قائم کرنا، (10) وہاں داخل ہونا، وہاں اکثر آنا جانا رہنا، (11) وہاں اذان و تکبیر کہنا، امامت کرنا۔(2)

(1)... مسلم، کتاب المساجد...الخ، باب فضل الجلوس فی المسجد، ص243، حدیث: 671، دار الکتب العلمیہ بیروت

(2)... تفسیر نعیمی، پ10، التوبہ، تحت الآیۃ: 18، 10/201 نعیمی کتب خانہ گجرات

www.dawateislami.net

مسجد کی تعمیر و ترقی سنتِ مصطفےٰ

پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے مساجد کی تعمیر کے ساتھ انہیں ہر طرح سے آباد کرنے کے اقدامات بھی فرمائے، چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مکہ پاک سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو مدینہ پاک سے تقریباً 3 کلو میٹر دوری پر نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے 14 دن وادیِ قُبا میں قیام فرمایا اور سب سے پہلے وہاں اللہ پاک کا گھر، اسلام کی سب سے پہلی مسجد ”مسجدِ قُبا“ تعمیر فرمائی جس کے بارے میں اللہ پاک نے قرآن پاک میں بیان فرمایا:

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ (پ11، التوبۃ:108)	ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔

اس کے بعد جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بَنُو نَجّار کے خوش قسمت صحابۂ کرام کے جھرمٹ میں مدینہ پاک تشریف لائے اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف فرما ہو کر مسجد بنانے کا حکم ارشاد فرمایا اور بنو نجار کو پیغام بھیجا کہ اتنی زمین کی قیمت مجھ سے لے لو تو ”قبیلہ بنو نجار“ والوں نے عرض کی اللہ پاک کی قسم! اس کی قیمت ہم اللہ پاک ہی سے لیں گے اور زمین مفت میں مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کر دی لیکن چونکہ یہ زمین اصل میں دو یتیموں کی تھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان دونوں یتیم بچوں کو بلایا۔ ان یتیم بچوں نے بھی زمین مسجد کے لئے نَذر کرنی چاہی مگر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کو پسند نہ فرمایا۔ اس لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے آپ نے اس کی قیمت ادا فرما دی اور وہاں پر مسلمانوں کے عشق و ایمان کا مرکز ”مسجدِ نبوی“ شریف تعمیر

www.dawateislami.net

فرمائی، خود مسلمانوں کی امامت فرمائی اور اپنے صحابہ کی اعتقادی و معاشرتی اصلاح و تربیت کا عظیم کام شروع فرمایا۔

اہم ترین منصب

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد کی آباد کاری اور اس کے حقیقی کردار کو باقی رکھنے اور اس چراغ سے نورِ ہدایت کی کرنیں معاشرے تک پہنچانے کے لئے اہل اور قابل امام بنیادی ستون ہے۔ اِمامت ایسا عظیم اور اہم منصب ہے کہ اللہ پاک کے پیارے اور مقدس انبیائے کرام علیہم السّلام بھی اس عظیم منصب پر فائز رہے اور امتِ محمدیہ پر جب سے نماز فرض ہوئی اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے چند نمازوں کے علاوہ اپنی ساری ظاہری زندگی میں خود امامت فرمائی اور غزوۂ ذاتُ الرِّقاع میں تو اللہ پاک نے خود اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو اس منصب کی ذمہ داری عطا فرمائی جیسا کہ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

وَ اِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ (پ5، النساء:102)	ترجمۂ کنز العرفان: اور اے حبیب! جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی اِمامت کرو۔

اس آیت کا شانِ نزول کچھ یوں ہے کہ غزوۂ ذاتُ الرِّقاع میں جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو مشرکین نے دیکھا کہ آپ نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو نمازِ ظہر باجماعت پڑھائی تو انہیں افسوس ہوا کہ انہوں نے اس وقت میں حملہ کیوں نہ کیا اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ جب مسلمان نمازِ عصر کے لیے کھڑے ہوں تو پوری قوت سے حملہ کرکے انہیں قتل کردو۔ اس وقت حضرت جبریلِ امین علیہ السلام دوجہانوں کے سلطان، سب نبیوں کے امام صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر یوں عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللہ! اب یوں نماز پڑھائیں۔[1] (یہ حکم نمازِ خوف کے متعلق تھا نمازِ خوف کا مکمل طریقہ جاننے کے لئے مکتبۃ

(1)... تفسیر خازن، النساء، 2/289 ملخصاً، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

المدینہ کی کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد اول حصہ 4 سے نمازِ خوف کا بیان ملاحظہ کیجئے۔)

حبیبِ کبریا تم ہو اِمامُ الانبیا تم ہو | محمد مُصطفٰی تم ہو محمد مُجتبیٰ تم ہو (1)

اللہ پاک نے حضرت ابراہیم علٰی نبینا وعلیہ الصلٰوۃ والسلام سے فرمایا:

اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًاؕ (پ1، البقرۃ:124) | ترجمۂ کنز العرفان: میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: یہاں اِمامت سے مراد نبوت نہیں۔ کیونکہ نبوت تو پہلے ہی مل چکی تھی۔ بلکہ اس اِمامت سے مراد دِینی پیشوائی ہے جیسا کہ جلالین میں اس کی تفسیر ”قُدْوَةً فِي الدِّيْنِ“ یعنی دین میں پیشوائی سے کی گئی ہے۔(2)

پیارے اسلامی بھائیو! رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اسی سلسلۂ اِمامت کو جاری رکھتے ہوئے اپنے پیچھے بھی مختلف مواقع پر صحابۂ کرام کو امام مقرر فرمایا۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے غزوۂ تبوک پر روانگی کے وقت حضرت عبدُاللہ بن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ کو امام بنایا۔(3) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے جب آپ سے عرض کی کہ مجھے اپنی قوم کا اِمام مُقرر فرمادیں تو اِرشاد فرمایا: اَنْتَ اِمَامُهُمْ تم ان کے امام ہو۔(4)

آیئے پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ایسے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا تذکرہ ملاحظہ کرتے ہیں جو امامت کے عظیم منصب پر فائز رہے۔

---

(1)...بیاضِ پاک، ص13، مکتبۃ المدینہ کراچی

(2)... تفسیر صراط الجنان، پ1، البقرہ، تحت الآیہ:124، 1/204، مکتبۃُ المدینہ کراچی

(3)...ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب امامۃ الاعمٰی، ص108، حدیث:595، دار الکتب العلمیہ بیروت

(4)...ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب اخذ الاجر علی التاذین، ص98، حدیث:531

www.dawateislami.net

①.. بصرہ کے امامِ مسجد

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ امیرُ المؤمنین حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ کا امیر بنا کر بھیجا۔(1) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بصرہ کی مسجد کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا اور اپنے وقت کا ایک بڑا حصہ علم کی محفلوں کے لیے خاص کر دیا، صرف اسے ہی کافی نہ سمجھا بلکہ کوئی لمحہ ایسا نہ گزرتا جسے آپ تعلیم، تدریس اور لوگوں کو تبلیغ کرنے میں استعمال نہ کرتے ہوں، آپ مسجد کے امام تھے جب سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوتے تو لوگوں کی طرف منہ کر لیتے اور انہیں مسائل سکھاتے اور قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ بتاتے۔(2)

②.. جامع مسجد دمشق کے امام

ایک بار حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے امیرُ المؤمنین حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شام جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انکار کر دیا، پھر اس شرط پر جانے کی اجازت دی کہ وہاں کے گورنر بن جائیں مگر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے گورنر بننا قبول نہ فرمایا اور عرض کی: ”میں شام اس لئے جانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں کے لوگوں کو اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی سنتیں سکھاؤں اور انہیں سنت کے مطابق نماز پڑھاؤں۔“ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ انکار نہ فرما سکے اور آخر کار انہیں جانے کی اجازت عطا فرما دی۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ دمشق کی جامع مسجد کے امام تھے آپ رضی اللہ عنہ کا اس مسجد میں علمِ دِین سیکھنے کا بہت بڑا حلقہ لگتا تھا جس میں کم و بیش 1600 لوگ حاضر ہوتے تھے۔(3)

(1)...سیر اعلام النبلاء، رقم 178، ابو موسیٰ اشعری، 4/45، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

(2)...سیر اعلام النبلاء، رقم 178، ابو موسیٰ اشعری، 4، 50

(3)...تاریخ ابن عساکر، رقم 5463، عویمر بن زید بن قیس، 47/136، بتغیرٍ قلیل، دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

امامت کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مساجد کی تعمیر و ترقی، آباد کاری اور امامت اللہ پاک کے پیارے انبیائے کرام، محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم، صحابہ و تابعین اور ہمارے اسلاف کا معمول رہا ہے آیئے! ترغیب کے لئے امامت کی فضیلت پر مشتمل چار احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

(1)... تین طرح کے لوگ قیامت کے دن سیاہ کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے انہیں حِساب کا خوف ہوگا نہ ہی کوئی گھبراہٹ یہاں تک کہ لوگوں کا حِساب ہو جائے۔ ان میں سے ایک وہ امام ہے جو لوگوں کو نماز پڑھائے جبکہ لوگ اس سے خوش ہوں۔[1]

(2)... جس نے مسجد میں سات سال (ثواب کی نیت سے) نَماز کی اِمامت کرائی اس کے لئے بلا حساب جنت واجِب ہو جاتی ہے۔[2]

(3)... جو کسی قوم کی اِمامت کرے وہ اللہ پاک سے ڈرے اور اس بات کو پیشِ نظر رکھے کہ وہ ضامِن ہے اور مقتدیوں کی نَماز کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔ اگر اس نے اچھی طرح نَماز پڑھائی تو اس کو ان سب کے ثواب کے برابر ثواب ہو گا جو اس کے پیچھے نَماز پڑھنے والے ہیں اور ان کے اجر میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی۔[3]

(4)... دعائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم: اِمام ضامِن اور مُؤَذِّن امین ہے، اے اللہ! اماموں کی رہنمائی فرما اور مؤَذِّنوں کی مغفرت فرما۔[4]

---

(1)...شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوتہ، 2/ 348، حدیث: 2002، دار الکتب العلمیہ بیروت

(2)... قوت القلوب، الفصل الثالث والاربعون فی حکم وصف الامام والمأموم، 2/356، دار الکتب العلمیہ بیروت

(3)... معجم اوسط، 5/ 403، حدیث: 7755، دار الفکر عمان

(4)...ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب ما یجب علی المؤذن... الخ، ص97، حدیث: 517

www.dawateislami.net

مشہور محدِّث، مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس سے بھی اِمامت کی فضیلت معلوم ہو رہی ہے کہ امام مؤذن سے افضل ہے کیونکہ مغفرت سے ہدایت اعلیٰ ہے یعنی یااللہ! اماموں کو نماز کے مسائل سیکھنے اور صحیح ادا کرنے کی ہِدایت دے کہ ان کی نماز سے بہت سی نمازیں وابستہ ہیں اور مُؤَذِّن کبھی وَقْت میں دھوکا بھی کھا سکتا ہے اسے بخش دے۔ (1)

ایمان والوں کی خوبی

اللہ پاک نے اپنے پاک کلام میں امامت (دِینی معاملات میں پیشوائی) کی رغبت کو ایمان والوں کی خوبی بیان فرمایا جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۝۷۴ (پ19، الفرقان:74)	ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت کی تفسیر میں ہے: یعنی ہمیں ایسا پرہیزگار، عبادت گزار اور خدا پرست (خدا کی عبادت کرنے والا) بنا کہ ہم پرہیزگاروں کی پیشوائی کے قابل ہوں اور وہ دِینی اُمور میں ہماری پیروی کریں۔ بعض مفسرِین نے فرمایا کہ اس آیت میں دلیل ہے کہ آدمی کو دِینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت رکھنی اور طلب کرنی چاہیئے۔ (2) لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ جب مقصد اچھا ہو نہ یہ کہ حُبِّ دنیا اور حُبِّ جاہ کی وجہ سے ہو۔ (3)

(1)...مرآۃ المناجیح، 1/ 414، نعیمی کتب خانہ گجرات

(2)...تفسیر خازن، پ19، الفرقان، تحت الآیۃ:74، 3/ 320

(3)...تفسیر صراط الجنان، پ19، الفرقان، تحت الآیۃ:74، 7/ 67

www.dawateislami.net

امامت اور ہمارا کردار

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی توفیق سے مسلمان بڑھ چڑھ کر راہِ خدا میں خرچ کرنے، مساجد بنانے، مساجد کی دیکھ بھال کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ غیر مسلم طاقتیں ہمارے ایمان کو کمزور کرنے کے درپے ہیں اور ایسا ذہن بنانے کی کوشش جاری ہے کہ لوگ اس عظیم منصب (امامت) کو حقیر (بیکار اور بے فائدہ) سمجھنے لگیں اس سے دور بھاگیں اور اپنی اولاد کو دینی پیشوا و امام بن کر خدمتِ دِین سے دور رکھیں۔ الامان والحفیظ

ابو داؤد شریف کی ایک روایت ملاحظہ کیجئے اور درسِ عبرت حاصل کیجئے، سیدُ المرسلین خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مسجد والے ایک دوسرے پر ٹالیں گے کوئی امام نہ پائیں گے جو انہیں نماز پڑھائے۔"(1)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "یعنی مسلمان مسجد میں جمع ہوں اور ہر ایک، دوسرے سے کہے کہ تو نماز پڑھا۔ مقصد یہ ہے کہ قریبِ قیامت جہالت ایسی عام ہو جائے گی کہ مسلمانوں کے مجمعوں میں کوئی اِمامت کے قابل نہ ملے گا، بعض دفعہ لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑھ کر چلے جائیں گے۔"(2)

اور قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِیْ خَرَابِهَا (پ1، البقرۃ:114)	ترجمۂ کنز الایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لیے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے۔

(1)... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب فی کراہیۃ التدافع عن الامامۃ، 106، حدیث: 581

(2)... مرآۃ المناجیح، 2/199

www.dawateislami.net

حقیقی دردِ دین رکھنے والا امام

موجودہ دور میں اس کی عظیم مثال اور یادگارِ اسلاف ایک ایسی شخصیت ہیں جن کو اللہ پاک نے بچپن سے ہی دِین کا یہ درد عطا فرمایا: "خود نمازیں پڑھتی ہیں اور دوسرے مسلمانوں کو نمازی بنانا ہے، رمضانُ المبارک کے روزے رکھنے ہیں اور دوسروں کو روزہ دار بنانا ہے۔" ہر ہر لمحے اُمت کی اصلاح کا درد بڑھتا ہی رہا بالآخر اس ہستی نے اپنی اس سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک تنظیم بنام "انجمن اصلاحِ عقائد" کی بنیاد رکھی جس کے ذریعے عوامِ اہلِ سنت کی نظریاتی اور فکری سوچ کو اسلام و سنیت کے پاکیزہ پلیٹ فارم پر جمع کرنے کیلئے کوشش جاری رکھی۔ وہ عظیم ہستی شیخِ طریقت، امیرِ اہل سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں، آپ اُمتِ مسلمہ کو نیکی کی دعوت پیش کرتے رہے اور معاشرے کے بگڑے ہوئے افراد شریعت مطہرہ کے پاکیزہ دامن میں پناہ لے کر سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر عمل پیرا ہوتے رہے یہاں تک کہ شہرِ کراچی میں کاغذی بازار "نور مسجد" میں آپ نے باقاعدہ اِمامت شروع کر دی اور تقریباً 10 سال اِمامت کے فرائض سرانجام دیئے، اِمامت کے ساتھ ساتھ اِصلاحِ اُمت کا کام بھی جاری تھا کہ اسی دوران رَئیسُ التحریر حضرت علامہ مولانا ارشدُ القادری صاحب، مبلغِ اسلام علامہ شاہ احمد نورانی صاحب، مفتیٔ اعظم پاکستان، مفتی وقارالدین صاحب، شہزادۂ صدر الشریعہ، مفتی عبدُ المصطفیٰ ازہری صاحب اور دیگر اکابرینِ اُمت رحمۃ اللہ علیہم نے آپ کو عالمی سطح پر اسلام و سنیت کا کام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا پلیٹ فارم Platform عطا فرمایا، امیر اہلسنت فرماتے ہیں کہ "ہم بچپن سے ہی ایک دوسرے کو نماز کی دعوت دے کر مسجد میں لے جاتے تھے، نماز روزے سے بچپن سے ہی بہت پیار

www.dawateislami.net

تفسیر صِراطُ الجِنان میں اس آیت کے تحت ہے: ذِکْرُ اللّٰہ کو منع کرنا ہر جگہ ہی بُرا ہے لیکن مسجدوں میں خصوصاً زیادہ بُرا ہے کہ وہ تو اِسی کام کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ مسجد کو کسی بھی طرح ویران کرنے والا ظالم ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بھی ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو مسجد کی ویرانی کا سبب بننے والے ہیں۔ نیت کیجئے کہ ہم خود کو اور اپنی اولاد کو اس قابل بنائیں گے کہ جب کبھی سعادت ملے امامت کے مصلّٰے پر کھڑے ہو سکیں، تنخواہ پر ہی امامت ہو سکتی ہے ایسا ہرگز نہیں، اللہ پاک نے آپ کو مال و منصب، صحت و تندرستی کی دولت سے نوازا ہے تو تھوڑی کوشش کیجئے امامت کے ضروری مسائل سیکھئے اور جہاں آسانی ہو فی سبیل اللّٰہ امامت کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم دین و دنیا کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں مساجد کو آباد کرنے اور ان کی آبادکاری کے لئے کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے جن کو امامت جیسی عظیم سعادت کے لئے چنا ہوا ہے انہیں اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اپنے اس منصب کے تقاضے پورے کرتے ہوئے دِینِ متین کی خدمت کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور پھر صحابۂ کرام سے لے کر آج تک ہمارے اَسلاف میں کیسی کیسی عظیم شخصیات پائی جاتی ہیں جو اس اہم منصب پر فائز ہوئیں اور اس منصب پر رہتے ہوئے دِینِ اسلام کی کیسی کیسی عظیم خدمات سرانجام دیں۔

(1)... تفسیر صراط الجنان، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 114، 1/ 194

www.dawateislami.net

رکھتا ہے کہ ایک امام حقیقی معنوں میں دِین کا درد رکھنے والا ہو لوگوں کو نمازی بنانے کا ذہن رکھنے والا ہو تو کتنا عظیم کام کر سکتا ہے۔ دنیا کی فکر چھوڑ کر حقیقت میں اللہ پاک پر بھروسہ کر کے خدمتِ دِین میں مصروف ہو جائیے اللہ پاک دنیا بھی بہتر فرما دے گا اور آخرت بھی بہتر ہو گی۔ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، امیرُ المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو اللہ پاک کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ پاک اُس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! جو کام جتنا اہم اور مرکزی حیثیت کا ہوتا ہے اُس کے تقاضے بھی اُتنے ہی بڑھ جاتے ہیں۔ اِمامت کا منصب، ذمّہ داری اور اس منصب کی نزاکت ہر شعبہ سے جُدا ہے، اِمام کا کِردار و گُفتار، رَہن سَہن، اخلاق، اندازِ زندگی، حُسنِ مُعاشَرت غرض یہ کہ ہر اُٹھنے والا قدم مسجد، منبر و محراب، دِینِ اسلام اور اسلامی اقدار کی حفاظت کیلئے ہونا چاہئے۔ امام نمازِ باجماعت میں بندوں اور ربّ کے درمیان واسطہ ہوا کرتا ہے، واسطہ جس قدر قوی (یعنی مضبوط) ہو گا اُسی قدر مُفید ہو گا۔ لہٰذا امام مسجد کو چاہئے کہ اپنے علم و عمل، کردار، گفتگو، بات کرنے کا انداز، رہن سہن، لِباس، لوگوں سے مُعاملات اور دیگر اُمُور میں خود کو دوسروں سے ممتاز و نُمایاں رکھے۔

پیارے آقا، دوعالم کے داتا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ تمہاری نَمازیں قبول کی جائیں تو تم اچھے لوگوں کو امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارے اور رب کے درمیان نمائندے ہوتے ہیں۔“(2)

اب ترغیب و تربیت کے لئے امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ امامِ مسجد کے لئے نہایت مفید 30 مدنی پھول پیش کئے جاتے ہیں:

---

(1)... بخاری، کتاب المغازی، صفحہ:1068، حدیث:4302، دار المعرفہ بیروت

(2)... سنن الدار قطنی، کتاب الجنائز، باب تخفیف القراءۃ لحاجۃ، 2/ 64، حدیث:1863 بتغیرٍ قلیل، دار الفکر

www.dawateislami.net

امامِ مسجد کے لیے نہایت مفید 30 مَدَنی پھول

اللہ پاک کے آخری نبی، مَکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالی شان ہے: "تم میں سے اچھے لوگ اَذان کہیں اور "قُرّاء (قرآن زیادہ پڑھنے اور جاننے والے)" اِمامت کریں۔"(1) ارشادِ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ: اسلام میں نماز بہت اہم عبادت ہے اور اس کی ادائیگی کے لئے بَہُت اِحتیاط چاہئے یہاں تک کہ ہمارے عُلَمائے کرام نے واضح کر کے فرمایا ہے کہ "اگر نماز چند وجہ سے صحیح ہوتی ہے اور ایک وجہ سے فاسِد، تو اسے فاسِد ہی قرار دیں گے۔"(2) مزید فرماتے ہیں "امام ایسا شخص (مقرّر) کیا جائے جس کی طہارت صحیح ہو، قراءَت صحیح ہو، سُنّی صَحیحُ العَقیدہ ہو، فاسِق نہ ہو، اس میں کوئی بات نفرتِ مُقتَدیان کی (یعنی مقتدیوں کے لئے باعثِ نفرت) نہ ہو، مسائلِ نماز و طہارت سے آگاہ ہو۔"(3)

امامت کا منصب دِین کی خدمت کے حوالے سے نہایت اہم ہے۔ لوگ امام صاحب کا احترام کرتے ہیں، اور ان کی بات توجّہ کے ساتھ سنتے ہیں۔ امامت کا منصب اگر اخلاص کے ساتھ اللہ پاک کی رضا کے لئے ہو تو بہترین ہے۔ مگر خبردار! بے پروائی کے باعث مُقتدیوں کی نمازوں کا بوجھ جہنم میں پہنچا سکتا ہے، لہٰذا طہارت و نماز وغیرہ کے ضروری مسائل سے آگاہی ہونا اور ان کے مُطابِق عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ زہے نصیب! "دعوتِ اسلامی" کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی کراچی (یا جہاں میسر آئے وہاں) "اِمامت کورس" ضَرور ضَرور ضَرور کیجیے۔ ان شاءَ اللہ الکریم آپ کی کئی

(1)…ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب من احق بالامامۃ، 107، حدیث: 590

(2)…فتاویٰ رضویہ، 6/555، رضا فاؤنڈیشن لاہور

(3)…فتاویٰ رضویہ، 6/619، رضا فاؤنڈیشن لاہور

www.dawateislami.net

تھا، بچپن سے ہی مسجد کا ذہن ملا تھا، خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ ہم لوگ ہر ہفتے چھٹی کے دن قبرستان جاتے اور وہاں جاکر بیان کرتے اور رقت انگیز دعا ہوتی جس میں بعض دفعہ عاشقانِ رسول روتے روتے بے ہوش بھی ہو جاتے، شریعت کی پاسداری کا یہ عالم تھا کہ ایک بار ہم دوستوں نے محرم الحرام کی سبیل کے لئے پیسے اکٹھے کیے تو دوسرے دوست کہنے لگے کہ پانی یا دودھ کی سبیل کی جگہ کوئی اور کام کرتے ہیں۔" آپ فرماتے ہیں کہ مجھے وہ کام سمجھ میں نہ آیا کیونکہ وہ گناہ کا کام تھا میں نے اس سے انکار کر دیا تو دوستوں نے مجھے مارا بھی یہاں تک کہ میرے اگلے دانت توڑ دیے لیکن میں نے وہ کام نہ کرنے دیا۔ مزید فرماتے ہیں کہ مختلف مساجِد میں ہفتہ وار اجتماع کرتے تو کبھی جلوسِ میلاد اور بڑی گیارہویں شریف کے سلسلے میں اجتماعات کا انعقاد ہوتا، ماہِ رمضان المبارک کے ساتھ بچپن سے جنون کی حد تک پیار تھا اس لیے ہر سال مسجد میں سنت اعتکاف ہوتا حتّٰی کہ جس سال مجھے دعوتِ اسلامی کا امیر بنایا گیا اُس سال ہماری تنظیم "انجمن اصلاحِ عقائد" کے تحت رمضانُ المبارک میں نور مسجد میں 28 اسلامی بھائیوں نے اعتکاف بھی کیا، یوں امیرِ اہلسنت بچپن کا وہ خدمتِ دین کا جذبہ لیے اس تحریک کو لے کر چلتے رہے یہاں تک کہ آج اُمتِ مُسلِمہ کو "عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی" جیسی عقائد و نظریاتِ اِمام احمد رضا کی کاربند عظیم اصلاحی و اعتقادی تحریک عطا فرمائی جو 80 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دِینِ متین کی خدمت کرتے ہوئے دنیا بھر میں اسلام و سنیت کا پیغام پہنچا چکی ہے۔ (1)

جہالتوں کو مٹانے کے واسطے جگ سے | چراغِ دین سے ہر اِک مکان روشن کر

پیارے اسلامی بھائیو! خدمتِ دِین کا یہ کردار ہر امام کے لئے ایک آئیڈیل کی حیثیت

(1)... مدنی مذاکرہ، جمادی الاخری 1434ھ بمطابق دسمبر 2013ء

www.dawateislami.net

غلطیاں آپ کے سامنے آ جائیں گی اور کئی بہتریاں آپ کو مل جائیں گی۔ اور آپ بہتر طریقے پر امامت کے فرائض انجام دے سکیں گے۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”شعبہ اِمامت کورس“ کے تحت، 3 ماہ، 5 ماہ اور 10 ماہ کے کورسز کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔)

① .. امام صاحب کو چاہیے بہارِ شریعت کے اِبتدائی چار (4) حصے پڑھ کر سمجھ لیں، ضَرورتاً عُلَمائے اہلِ سنّت سے بھی رہنمائی حاصل کریں۔

② .. نماز میں جو سورتیں اور اذکار (جیسا کہ سبحان ربّی العظیم، سبحان ربّی الاعلٰی، سمع اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہ، التحیات، درودِ ابراہیمی وغیرہ) پڑھتے ہیں وہ لازماً کسی سُنّی قاری صاحب کو سنا دیجئے۔ (دعوتِ اسلامی کی ”ٹیسٹ مجلس“ کو بھی سُنا سکتے ہیں) بے توجُّہی میں بھی ایسی غلطی ہوئی جو نماز کو فاسد کرنے والی ہے تو بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ امامت کورس بہت ضروری ہے اگر صرف کتابوں سے ڈگریاں مل جاتیں تو کبھی استاد و مدارس کی حاجت رہتی!

③ .. اگرچہ متأخرین علمانے امامت پر تنخواہ لینے کو جائز قرار دیا ہے اور اعلیٰ حضرت بھی جواز ہی کے قائل ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں کہ امامت کی اُجرت جس نے لی اگرچہ جائز ہے لیکن اس کو امامت کا ثواب نہیں ملے گا کیونکہ وہ اپنی امامت بیچ چکا۔ تو اگر معاشی پریشانی نہ ہو بغیر تنخواہ کے اِمامت اِن شاءَ اللّٰہ الکریم آپ کیلئے دونوں جہانوں میں باعثِ سعادت ہے۔ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ”امام و مُؤَذِّن کو ان سب کے برابر ثواب ملتا ہے جنہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔“(1)

④ .. بلاسخت مجبوری تنخواہ بڑھانے کا مُطالبہ مناسب نہیں۔ اگرچہ تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ ناجائز نہیں، پھر بھی لوگوں کے متنفّر ہونے کا سبب بن سکتا ہے لہٰذا اس مطالبے سے

(1)... کنز العمال، کتاب الصلاۃ، باب فی الامامۃ... الخ، جز 7، 1 239، حدیث: 20370، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

بچنا ہی چاہیے۔ کیونکہ ہم نے لوگوں کو قریب کرنا ہے، لوگ ہمارے قریب ہوں گے تو وہ مذہبی لوگوں سے محبت کریں گے، عوام کے نزدیک امام صاحبان اسلام کے حوالے سے پہچانے جاتے ہیں۔ ہم نے اپنے منصب کو داغ نہیں لگنے دینا تاکہ دِین کا کام ہوتا رہے اور دِین داروں پر کوئی آنچ نہ آئے ورنہ عوام سب کو ایک لکڑی سے ہانکتے اور کہتے سنائی دیتے ہیں کہ معاذ اللہ سارے مولانا ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ایک مولانا کوئی بھول کرے گا تو عوام کا یہ کہنا کہ سارے مولانا ایسے ہی ہیں، بہت بڑی جُرأت ہے۔ ہماری بے احتیاطی کی وجہ سے عوام بڑے بڑے گناہوں میں پڑ سکتے ہیں اس لئے تھوڑی بہت مالی کمی کے تعلق سے صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔

(5).. زیادہ مُشاہرے (یعنی تنخواہ) کی لالچ میں دوسری مسجد میں چلے جانا ایک امام کو کسی طرح زیب نہیں دیتا۔ دیکھئے! آپ کو 10 گُنا تنخواہ مل رہی ہو، کوئی کیسی ہی لالچ دے آپ نے پھسلنا نہیں ہے۔ اگر آپ پھسل گئے تو ہو سکتا ہے جس نے پھسلایا ہے وہ بھی آپ سے پھسل جائے کہ مولانا تو لالچی ہے مال کے چکر میں آگیا وغیرہ۔

(6).. ہو سکے تو پیشگی (Advance) تنخواہ نہ لیجئے بلکہ پہلی تاریخ سے قبل بھی تنخواہ قبول نہ کیجئے کہ زندگی کا کیا بھروسا! یہ ایک قسم کا تقویٰ ہی ہے۔ یہ واقِعہ ترغیب کے لئے کافی ہے چنانچہ: حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہ علیہ کی خدمت میں عِید سے ایک دن پہلے آپ رحمۃُ اللہ علیہ کی شہزادیاں حاضِر ہوئیں اور ضد کرتے ہوئے عید کے لئے نئے کپڑوں کا مطالبہ کیا۔ آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے خازِن (وزیرِ مالیات) کو بُلا کر فرمایا: ”مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لادو۔“ خازِن نے عَرض کی، ”حُضُور! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟“ آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا: ”جزاک اللہ تُو نے بیشک عُمدہ اور صحیح

www.dawateislami.net

بات کہی۔“ خازِن چلا گیا۔ آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے بچیوں سے فرمایا: ”پیاری بیٹیو! اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِضا پر اپنی خواہِشات کو قُربان کر دو۔(1)

⑦.. سوال کرنے، بلکہ قرض مانگنے سے بھی بچیئے۔

⑧.. آج کل بعض امام و خطیب اپنے آپ کو صِرف ”خطیب“ اور بعض مُؤذِّن صاحبان خود کو ”نائب اِمام“ کہنا کہلوانا ”پسند“ کرنے لگے ہیں، نائب امام کہلوانے میں بھی تھوڑا چھوٹا پَن محسوس کرتے ہوں گے۔ اِمامُ الانبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غلام کو ”اِمام“ اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مُؤذِّن حضرت بلال رضی اللہُ عنہ کے دیوانے کو ”مُؤذِّن یا نائب امام“ کہلوانے میں شرم محسوس نہیں کرنی چاہیے۔ یہ عزت والے منصب ہیں۔

⑨.. لباسِ تقویٰ اختیار کیجئے ”جھوٹ، غیبت، چغلی اور وعدہ خلافی“ وغیرہ گناہوں سے پرہیز کرتے رہیے، ورنہ آخرت کے نقصان کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی لوگ آپ سے بدظن ہوں گے۔ اچھی صحبتیں نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہیں۔ ایک دم سے امام بن گئے اس سے پہلے کوئی ایسی صحبت ملی نہیں جس سے باطنی تربیت ہو سکے۔ ظاہری طہارت کے مسائل تو معلوم ہیں مگر باطنی طہارت کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ بدگمانیاں، غیبتیں تہمتیں، تکبّر، ریا، عجب پتا نہیں کیا کیا گندکچرا اندر بھرا ہوا ہے، اور اکثر ان کی معلومات بھی کم ہی ہوتی ہیں، ظاہری گناہوں کی معلومات شاید زیادہ اس لئے ہوتی ہیں کہ بیان کرنا ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے باطنی گناہوں کی بھی معلومات اسی حد تک ہوتی ہوں گی جہاں تک بیان کرنا ہوتا ہے۔ ورنہ اپنی اصلاح کے لئے کبھی ان کا مطالعہ کیا ہو، مشکل ہے۔

(1)... عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ص 187 ملخصاً

www.dawateislami.net

اپنی اصلاح کیلئے بھی ان کی معلومات ضروری ہیں اس کیلئے مکتبۃ المدینہ کی 352 صفحات کی کتاب "باطنی بیماریوں کی معلومات" بہت اچھی ہے اس کا مطالعہ ضرور کیجئے۔

⑩.. زیادہ بولنے، خوب قہقہے لگانے اور مذاق مسخری کرنے سے عزت و وقار میں کمی آتی ہے، مقتدیوں سے زیادہ بے تکلف بھی مت ہوں ورنہ آپ کا رُعب جاتا رہے گا۔

⑪.. حُبِّ جاہ سے بچئے، شہرت و عزت بنانے کی خواہش و کوشش میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: "دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و مرتبے کا لالچ انسان کے دِین کو نقصان پہنچاتا ہے۔"(1)

⑫.. امام کا خوش اخلاق اور ہر ایک سے اچھّے انداز میں ملنے والا ہونا لوگوں کو دین سے قریب کرنے کیلئے نہایت مُفید ہے لہٰذا نمازوں کے بعد لوگوں سے ملاقات فرمایئے، پھر تھوڑی دیر کیلئے وہیں تشریف بھی رکھئے مگر دنیا کی باتیں ہرگز مت کیجئے، صرف دِینی گفتگو وہ بھی آہستگی کے ساتھ کیجئے کہ نمازیوں وغیرہ کیلئے تشویش (پریشانی) نہ ہو۔

ملنساری میں یہ بھی ہونا چاہیے کہ ملنے والے کو آپ کی طلب باقی رہے بیزار نہ ہو جائے بلکہ دوبارہ ملنے کو جی چاہے، وہ جائے تو اس کو حسرت ہو کہ کچھ اور ٹھہرتا تو اچھا تھا۔ اور گفتگو بھی نفسیات کے مطابق کی جائے۔ اگر ہم "خَیْرُ الْکَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ یعنی اچھا کلام وہ ہے جو مختصر ہو مگر جامع ہو" کے مطابق گفتگو کریں گے تو لوگ ہم سے بھاگیں گے نہیں، ورنہ آتا دیکھ کر گلی بدل لیں گے کہ اس نے کھڑا کر لیا تو ہِل نہیں سکوں گا۔

اگر نماز کے بعد فیضانِ سنّت وغیرہ سے درس دیا جاتا ہو تو اس دوران لوگوں سے

(1)...ترمذی، کتاب الزہد، ص565، حدیث: 2386، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

ملاقات نہیں ہونی چاہئے اور نہ مصلّے سے اٹھ کر جانا چاہیئے ورنہ ہو سکتا ہے آپ کے پیچھے کچھ نہ کچھ اور افراد بھی چل پڑیں گے۔ میرا مشورہ ہے کہ مجبوری ہو تو ہی امام صاحب خود درس دیں، ورنہ کسی اور کو تیار کریں اور اپنے ذمہ دار کی مشاورت سے اس سے درس دلوائیں مگر آپ از ابتدا تا انتہا وہیں تشریف رکھیں۔ کہ آپ کے بیٹھنے سے حوصلہ افزائی بھی ہو گی۔ اور اگر درس دینے والے سے کوئی غلطی ہو جائے تو مناسب انداز میں اصلاح بھی کی جا سکے گی۔

⑬.. جو امام مِلنسار نہ ہو، لوگوں سے دُور دُور رہے صرف اپنے جیسے داڑھی عمامے والوں ہی سے میل جول رکھے تو ہو سکتا ہے عام لوگ اُس اِمام سے دُور بھاگیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اِمامت وغیرہ کے تعلق سے ''آڑا (یعنی مشکل) وَقْت'' آنے کی صورت میں لوگوں کے تعاون سے محرومی رہے اور پھر.....

امام کی وجہ سے مسجد میں فتنہ و فساد نہیں ہونا چاہئے، گروپ بھی نہ بنائیں۔ اگر معاملات خراب ہوتے نظر آئیں تو خود سے ریزائن (Resign) کر دیں اس میں آپ کی عزّت ہے۔ بہت سمجھنے کی بات ہے دیکھو امامت کی ملازمت اپنی جگہ پر ہے عزّت اپنی جگہ پر ہے۔ جانا ہے تو اس طرح جایئے کہ لوگ آپ کو یاد کریں یہ نہیں کہ کہا جائے ''جان چھوٹی، تنگ کر رکھا تھا اس مولانا نے تو۔۔۔''

⑭.. مؤذِّن و خادمِ مسجد وغیرہ سے محبت بھرا رَوَیَّہ رکھئے۔ ان پر حکم چلانے کے بجائے سعادت سمجھتے ہوئے موقع بہ موقع اپنے ہاتھوں سے مسجِد کی صفائی وغیرہ کرتے رہیئے، دریاں بھی خود بچھالیجئے، غیر ضروری بتّی پنکھے وغیرہ خود ہی بند کر دیجئے۔

⑮.. وُضو خانے وغیرہ کی صفائی میں بھی مسجد کے خادموں کا ہاتھ بٹایئے اِن شاءَ اللہ الکریم

www.dawateislami.net

خوب ثواب بھی ملے گا اور محبت بھری فضا بھی قائم ہو گی۔

16.. مسجد کی اِنتظامیہ کے ساتھ ہر گز اُلجھاؤ پیدا نہ کیجئے، ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کے ساتھ پیش آیئے، اور کوشش کرکے انہیں ہر ماہ تین دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مدنی قافلوں میں سفر کروایئے۔

17.. کسی بھی سنّی امام و انتظامیہ مسجد سے ہر گز مت بگاڑیئے، ان پر تنقید کرکے انھیں اپنا مُخالف نہ بنایئے، بالفرض آپ سے کبھی کوتاہی ہو بھی جائے تو فوراً مُعافی مانگ لیجئے۔ ہاں اگر کسی کی شَرعی غلطی ہو تو نہایت نرمی کے ساتھ براہِ راست اس کی اصلاح کیجئے۔ بِلا وجہ مائیک (Mic) پر سمجھانے اور تنقید کرنے سے عوام علما سے بدظن ہو سکتے ہیں۔

18.. اطراف کی مساجد کے ائمۂ اہلِ سنّت اور مَساجِد کی کمیٹیوں سے اچھے تعلقات قائم کیجئے اور انہیں دعوتِ اسلامی سے خوب قریب کیجئے اور سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مدنی قافلوں میں ہر ماہ تین دن کیلئے سفر کروایئے۔ ائمہ کا بھی آپس میں علیحدہ علیحدہ گروپ نہیں ہونا چاہئے کہ یہ مدنی ہیں تو مدنیوں کا گروپ، عطاری ہیں تو عطاریوں کا گروپ، چشتی ہیں تو چشتیوں کا گروپ۔۔۔ نہیں۔۔۔ آپ عاشقِ رسول سنّی ہیں اور عاشقانِ رسول سنّیوں کا ایک ہی گروپ ہونا چاہئے۔ فرینکنس (Frankness) ہونا الگ بات ہے مگر ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے، سازشیں کرنے (Plotting) اور برا بھلا کہنے والا سلسلہ بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

19.. جُمعہ و عیدین میں اعلیٰ حضرت کے خُطباتِ رضویہ ہی پڑھئے۔ (دعوتِ اسلامی کے شعبہ "اسلامِک ریسرچ سینٹر" نے ان خطبوں کو مختصر کرکے "فیضانِ خطباتِ رضویہ" کے نام سے جاری کیا ہے)

www.dawateislami.net

⑳.. جُمعہ کو عموماً نمازیوں کی اکثریت خُطبے کے وَقت پہنچتی ہے، ایسے میں لوگوں کی نفسیات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے، مثلاً مقررہ وَقت پر جماعت قائم ہونا، بیان میں مناسب دلچسپی کا سامان مہیا کرنا وغیرہ۔ بیان آسان اور سادہ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے عوام میں اَدَق (یعنی بہت مشکل) مضامین نہ چھیڑیئے، اس روایت "كَلِّمِ النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ یعنی لوگوں کی عقلوں کے مطابق کلام کرو"(1) کو مدِّ نظر رکھئے، عموماً لوگ اولیاءُ اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے واقعات و کرامات دلچسپی سے سنتے ہیں اور اگر ان کو سنّتیں سکھائی جائیں تو ایک دَم قریب آجاتے ہیں۔ قبر و آخرت کی تیاری کا ذہن بھی دیجئے ہر بیان کا اختتام دعوتِ اسلامی کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مدنی قافلوں میں سفر کی ترغیب پر ہو تو کیا بات ہے۔ (بالخصوص دعوتِ اِسلامی کے "شعبۂ امام مساجد" سے تعلق رکھنے والے ائمہ و خطبا مدنی مرکز کی طرف سے آنے والے "جمعہ بیان" ہی سے جمعہ کا بیان فرمائیں)۔

㉑.. بیان، خطبہ، دعا و صلوٰۃ و سلام وغیرہ کیلئے اسپیکر آف (OFF) ہونے کی حالت میں بولنے والے کے مُنہ کی سیدھ میں پہلے ہی سے Set کر لیجئے پھر اس کو آن (ON) کیجئے ورنہ "کھڑ کھڑ" کی انتہائی ناپسندیدہ آواز مسجد میں گونج سکتی ہے۔

㉒.. عُلَمائے اہلِ سنّت کا آپس میں جن مسائل میں اختِلاف پایا جاتا ہے اُن کے بیان سے بچئے۔ یہ بہت اہم نقطہ ہے اس کو ہر وقت اپنے دل و دماغ میں حاضر رکھئے۔

㉓.. اگر آپ باصلاحیت عالِمِ دِین ہیں تو روزانہ دَرسِ قُرآن (کنزُالْایمان شریف، کنزالعرفان شریف / تفسیر صِراطُ الجنان / نور العرفان / خزائن العرفان سے) اور اسی طرح اہل ہونے کی

(1)...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفتن، باب العلامات بین یدی الساعۃ...الخ، 10/110، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

صورت میں دَرسِ حدیث دینے کا شرف حاصل کیجئے۔

24.. بیان وغیرہ میں اپنے لیے عاجزی کے الفاظ کہتے وَقت دل پر غور کرلیجئے اگر اُس وَقت قلب عاجزی سے خالی ہو تو عجز و اِنکسار کے الفاظ سے آپ خود کو جھوٹ اور ریاکاری کے گناہ سے کس طرح بچا سکیں گے ؟ منافقت بھی ہو سکتی ہے کہ دل میں کچھ اور زبان پر کچھ۔۔۔

25.. دَرس و بیان سے قبل تیاری کی عادت بنائیے کہ بغیر تیاری کے درس و بیان کے دوران رکاوٹیں آتی ہیں۔ بعض اوقات کوئی تحریر حاضِرین کے سامنے بیان کرنے والی نہیں ہوتی، لہٰذا درس و بیان سے پہلے ایک نظر دیکھ لینے سے خود بھی آسانی ہوتی ہے اور درس و بیان بھی آسان ہو جاتا ہے۔

26.. دیگر اسلامی کتابوں کے ساتھ ساتھ "حُسّامُ الحرمین، اِحیاءُ العلوم، منہاجُ العابِدین" وغیرہ بھی مطالعے میں رکھئے۔

27.. روزانہ فیضانِ سنّت کا درس دینے یا سُننے کی سعادت حاصل کیجئے۔

28.. آپ کی مسجد میں ہفتہ وار علاقائی دورہ ضرور ہونا چاہیے اس میں آپ خود بھی شریک ہوں، پھر دیکھئے آپ کی مسجد میں سنتوں کی کیسی بہاریں آتی ہیں۔ اس میں امام کچھ بھی نہ کرے صرف ساتھ چلتا رہے تب بھی بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ اگر امام صاحب لوگوں سے کہہ دیں گے کہ ہم آپ کو لینے آئے ہیں تو لوگوں کو شاید انکار کرتے ہوئے جھجک زیادہ ہو گی۔ علاقائی دورے میں بڑا فائدہ ہے کہ ثواب کا کام ہے، اپنی جھجک بھی اڑتی ہے، عاجزی بھی پیدا ہو گی۔

29.. ہر ماہ کم از کم تین دن سنّتیں سیکھنے سِکھانے کے لئے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنائیے، اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔

www.dawateislami.net

(30).. روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لے کر "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے "شعبہ اِصلاحِ اعمال" کے ذِمّے دار اسلامی بھائی کو جمع کرواتے رہیئے۔ اِن شآءَ اللّٰہُ الکریم تقوے کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا اور عشقِ رسول کے چھلکتے جام نصیب ہوں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمد

فیضانِ مدنی مذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شعبہ امامِ مساجد، امام، نائب امام، مؤذن، خادم، مسجد انتظامیہ وغیرہ کے متعلق امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی خِدمت میں کئے گئے سُوالات اور آپ کے جوابات ملاحظہ کیجئے۔

سوال: امام اور اِمامت کی اہمیت کے متعلق کچھ اِرشاد فرما دیجیے؟

جواب: اِمامت کا منصب نہایت ہی اہم ہے مگر افسوس فی زمانہ لوگ ہر ایک کو مصلے پر کھڑا کر دیتے ہیں۔ یاد رکھیے! اِمام قوم کا ضامِن (ذمہ دار) ہوتا ہے لِہٰذا اِمامت وہ شخص کرے جو اس کا اَہل ہو، قیامت کے دن اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا، چنانچہ اِمامُ الانبیا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "جو قوم کا امام بنے اسے اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے اور یہ جان لینا چاہیے کہ وہ ذِمّہ دار ہے، اس سے اس کی اِمامت کے بارے میں پوچھا جائے گا لِہٰذا اگر وہ اپنے منصب کو خُوش اُسلوبی سے نبھائے گا تو اُسے اپنے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور ان نمازیوں کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی اور اگر اِمامت کی ادائیگی میں کوئی کمی رہ گئی تو وہ خود ہی اس کا جواب دہ ہوگا۔"[(1)]

(1)... مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب الامام ضامن، 2/209، حدیث: 2335، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

سوال: آج کل لوگ اِمامت کے پیشے کو معیوب (بُرا) سمجھتے ہیں، اِس بارے میں کچھ راہنمائی فرمادیجئے۔

جواب: اِمامت جیسا عزت والا پیشہ کوئی نہیں ہے۔ پہلے کے دور میں اِمام صاحِب کا اِس قدر ادب واِحتِرام ہوتا تھا کہ جب اِمام صاحِب گلی سے گزرتے تھے سگریٹ Cigarette پینے والے سگریٹ چھپا لیتے تھے، رومال سَر پر ڈال لیتے تھے اور ہاتھ چومتے تھے جبکہ آپ نے کسی کو وزیر (Minister) کے ہاتھ چومتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا، کسی MNA (ممبر قومی اسمبلی) اور MPA (ممبر صوبائی اسمبلی) کے آنے پر سگریٹ کو چھپاتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا، اِس سے معلوم ہوا کہ جو عزّت لوگوں کی نَظَر میں اِمام کی ہے وہ کسی اور کی نہیں ہے، اِسی طرح اگر کسی کا بچّہ بیمار ہوتا ہے تو وہ کسی سیاسی لیڈر (Politician) کے پاس نہیں جاتا بلکہ اِمام صاحِب کی خِدمت میں حاضِر ہو کر دم کرواتا ہے، اگر کسی کے گھر میّت ہو جاتی ہے تو وہ جنازہ کسی دُنیوی عہدے دار سے نہیں پڑھواتا بلکہ علاقے کی مَسجد کے اِمام صاحِب سے ہی پڑھواتا ہے، اپنے مَرحوم کے لئے ایصالِ ثواب اِمام صاحِب سے کرواتا ہے، اِس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اِمامت کا پیشہ کِس قدر عظمت والا ہے اور اِسے اپنانے والا کِس قدر عزّت دار ہے، ہمارے مُعاشرے میں آج بھی جہاں علم و عُلَما کی شان سے نا بَلَد (ناواقف) لوگ موجود ہیں وہاں عُلَما اور اِماموں کی عزّت کرنے والے خوش نصیب بھی کم نہیں ہیں۔

سوال: نمازیوں کی تعداد بڑھانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: امام صاحب اور نمازیوں کو چاہیئے کہ جو نماز نہیں پڑھتے ان کو نماز کی دعوت دیتے رہیں، جب نماز کے لیے مسجد کی طرف چلیں تو دوسروں کو بھی نَماز کی دعوت دیتے جائیں، علاقائی دورہ کر کے نَماز کی دعوت دی جائے، مسجد میں درس دیا جائے، اس

www.dawateislami.net

طرح کرنے سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ اِن شاءَ اللہ الکریم (1)

سوال: امام صاحب ماہِ رمضان میں آنے والے نئے نمازیوں پر کس طرح انفرادی کوشش کریں؟

جواب: امام صاحب خود آگے بڑھ کر سلام کریں، ان سے ملاقات کریں، انفرادی کوشش کرکے نماز کی اہمیت بیان کریں، اِنہیں محبّت دیں۔ (2)

سوال: اہلِ محلّہ کو مستقل نمازی بنانے کے لئے کیا کرنا چاہئے اور نمازی بنانے کیلئے کن الفاظ سے انفرادی کوشش کریں؟

جواب: نمازی بڑھانے کیلئے ایک ایک پر انفرادی کوشش کرنی ہوگی، ماہِ رمضان میں جو نماز پڑھتے ہیں اُن پر نظر رکھیں، اگر کوئی نماز میں نظر نہ آئے، تو اُس سے ملاقات کیلئے اُس کے گھر یا دُکان پر چلے جائیں، بالخصوص نمازِ فجر میں اُٹھانے کیلئے جائیں، اِمام مسجد بھی اِس کے لیے کوشش کریں۔ چھوٹے بڑے سب انفرادی کوشش کریں تو نقشہ بدل جائے، انفرادی کوشش کرتے ہوئے غصّے سے نہ کہیں "کہ تُو نماز نہیں پڑھتا اس لیے جہنم میں جائے گا" بلکہ نرمی اور پیار سے نماز پڑھنے کی تلقین کریں۔ (3)

سوال: حضور یہ اِرشاد فرمائیں کہ امام صاحبان و مؤذن حضرات دعوتِ اسلامی کا دِینی کام کس طرح کر سکتے ہیں۔

جواب: جس طرح امام صاحبان بالخصوص دعوتِ اسلامی کا دِینی کام کر سکتے ہیں اتنا عام آدمی

(1)…مدنی مذاکرہ، 8 شعبان المعظم 1440ھ بمطابق 13 اپریل 2019ء

(2)…مدنی مذاکرہ، یکم رمضان المبارک 1440ھ بمطابق 6 مئی 2019ء

(3)…مدنی مذاکرہ، 27 رمضان المبارک 1440ھ بمطابق 1 جون 2019ء

www.dawateislami.net

نہیں کر سکتا اس لیے کہ امام کا معاشرے میں ایک مقام ہوتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مسلمان امام کی عزّت کرتے ہیں، امام کو آتا دیکھ کر سگریٹ چھپا دیتے ہیں، سر پر رومال اوڑھ لیتے ہیں ان کے اعضاء میں خُشُوع آجاتا ہے، بعض ایسے باادب ہوتے ہیں اگرچہ مسجد میں نہیں آتے اور پتا چلتا ہے کہ امام صاحب ہیں تو ہاتھ باندھ لیتے ہیں ان کے اعضاء میں خشوع آتا ہے عاجزی ان کے اعضاء سے ظاہر ہوتی ہے۔ ایسے میں امام کی بات کو وہ غور سے سنتے ہیں اور اس کا اثر جلد قبول کرتے ہیں تو اگر امام صاحبان کوشش کریں گے علاقائی دورے میں چلے جائیں گے یا کسی دوکان پر نیکی کی دعوت دینے چلے جائیں گے تو دکان دار لاکھ مصروف ہو گا مگر امام کی بات نہیں ٹالے گا۔ اس لیے امام کو چاہیے کہ روزانہ اپنے نمازیوں کو ساتھ لے کر علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کیلئے جائے۔ اگر روزانہ نہیں جاتے تو کم ازکم ہفتہ میں ایک دن وہاں کے ذیلی نگران کے ساتھ مل کر امام صاحب علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت اپنے اوپر لازم کرلیں۔ اِنْ شَاءَاللہ الکریم پورے محلہ میں مدنی بہاریں آجائیں گی۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر کسی محلہ میں خراب عقیدے والا امام آجائے تو پورے محلے میں عقیدے کی خرابیوں کی جڑیں استوار ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور کئی لوگوں کے ایمان ایسا امام خراب کر دیتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی عاشقِ رسول امام جو مدینے کا دیوانہ، غوثِ اعظم کا مستانہ اور سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی شمعِ محبت کا پروانہ کسی مسجد میں آجائے اور وہ پھر تنظیمی کاموں میں یا کسی بھی طرح کے دِینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا ہو تو اس محلہ کا بچہ بچہ سنّی بن جائے۔ دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول کے ساتھ وابستہ رہ کر اگر کوئی امام

www.dawateislami.net

کام کرے تو محلہ کے بچے بچے کا ایمان محفوظ ہو جائے اس لئے ہر امام کو چاہیے کہ وہ سر گرم عمل رہے اور دعوتِ اسلامی کے پیار بھرے انداز پر رہ کر دِین کا کام کرتا رہے۔ آپ ہمت کیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ الکریم ہفتہ میں کم از کم ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں ضرور شامل ہوں گے۔ خود چل کر جائیں گے، بھلے آپ کو نیکی کی دعوت یاد نہیں نہ دیں۔ آپ ان کے ساتھ چلیں۔ خیر خواہ بن جائیں تو خیر خواہی کا طریقہ بتائیں گے۔ کہ آپ دکان دار کو یا گھر کے افراد کو بلا کر کھڑے رہ کر سننے کی درخواست کریں۔ کبھی داعی بن جائیں کبھی نگران بن جائیں وہ جو بنائیں بن جائیں کچھ نہ بنائیں تو ویسے ہی ساتھ چلتے رہیں۔ تو دیکھیے آپ کیلئے ثواب جاریہ کا کتنا ذخیرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر امام صاحِبان مدنی قافلے میں سفر کی عادت بنالیں۔ اللہ! اللہ! اگر امام مدنی قافلے میں سفر کرے تو وارے نیارے ہو جائیں، خود کتنے نمازی اس کے ساتھ چل پڑیں گے۔ کتنے کمزور یقین والے امام صاحب کے ساتھ قافلے میں سفر کرکے کامِلُ الیقین ہو جائیں گے، صادِقُ الیقین ہو جائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ الکریم کتنے معززین پکے سنّی بن جائیں گے۔ زیادہ نہیں تو ہر مہینے کم از کم تین دن کے لیے مدنی قافلہ میں سفر کی سب کے سب امام صاحبان اپنے مؤذنین، خادمین، مسجد انتظامیہ کو بھی ساتھ لے کر مدنی قافلے میں سفر فرمائیں۔

ربّ کے در پر جھکیں، التجائیں کریں | بابِ رحمت کھلیں قافلے میں چلو [(1)]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلی اللہُ علٰی محمد

(1)...وسائلِ بخشش مرمّم، ص 671

www.dawateislami.net

مدنی مذاکروں سے ماخوذ فرامینِ امیرِ اہلِ سنت

✿ مسجد میں ”امام“ ہونا بہت پیارا اور مقدس منصب ہے اور سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مسجدِ نبوی شریف زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا میں اِمامت فرمایا کرتے تھے۔ (1)

✿ مسجد میں اِمامت کرنا بہت بڑا منصب ہے، بڑے بڑے وزیر بھی پیچھے کھڑے ہو کر نَماز پڑھتے ہیں۔ (2)

✿ دعوتِ اسلامی کا دِینی کام ایک ”اِمام“ نے ہی شروع کیا (یہاں اِمام سے مُراد امیرِ اہلسنّت کی اپنی شخصیت ہی ہے)۔ میں نے تقریباً 10 سال ”نور مسجد“ کاغذی بازار (اولڈ سٹی کراچی) میں اِمامت کروائی ہے۔ (3)

✿ اگر امام مسجد، ملنسار و با اخلاق ہو تو وہ دِین کی بہت خدمت کر سکتا ہے ایسا امام مسجد محلے کا بے تاج بادشاہ ہوتا ہے۔ (4)

✿ اگر اِمام و مؤذن، ملنسار اور میٹھے ہوں تو لوگ اِن کے اِرد گرد ہوں گے اور اچھے انداز سے انفرادی کوشش کر سکیں گے اور اگر یہ ملنسار نہ ہوئے تو لوگ اِن سے دور رہیں گے۔ امام و مؤذِّن کو ملنسار ہونا چاہئے۔ (5)

✿ جامعۃ المدینہ میں پڑھنے والے طلبہ دورانِ تعلیم اِمامت کا ذہن رکھیں کیونکہ ہمیں بہت

---

(1)...مدنی مذاکرہ، محرم الحرام 1435ھ بمطابق نومبر 2014ء

(2)...مدنی مذاکرہ، ربیع الاول 1439ھ بمطابق دسمبر 2017ء

(3)...مدنی مذاکرہ، محرم الحرام 1435ھ بمطابق نومبر 2014ء

(4)...مدنی مذاکرہ، محرم الحرام 1435ھ بمطابق نومبر 2014ء

(5)...مدنی مذاکرہ، ربیع الاول 1436ھ بمطابق جنوری 2015ء

www.dawateislami.net

مساجِد بنانی اور آباد کرنی ہیں۔[1]

✿ سُنّی مدارس کے طلبہ اور دیگر اسلامی بھائی یہ ذہن بنائیں کہ میں "امام مَسْجِد" بنوں گا۔[2]

✿ میں طلبہ کو مشورہ دیتا ہوں کہ اِمامت کراؤ، اِمامت ایک ایسا کام ہے جس سے خالِص رِزقِ حلال کمایا جا سکتا ہے۔[3]

✿ امام و مؤذِن کو اپنی غربت پر فاقہ کر لینا چاہیے، مگر کسی مالدار کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانا چاہیے۔[4]

✿ مساجِد کے امام صاحبان کو بھی مُصلیٰ، تسبیح اور مٹھائی دینے کے بجائے رقم پیش کریں۔ ہمارے ہاں عُمُوماً ان کی تنخواہیں کم ہوتی ہیں، سفید پوش ہوتے ہیں، ان کی خدمت رقم کی صورت میں کیا کریں، ان کا دل خوش ہو گا۔ ان کی مالی خدمت کر کے اِحسان نہ جتائیں بلکہ خدانخواستہ ان سے کوئی ناراضی بھی ہو جائے تو ایسی بات نہ کریں، جس میں اِحسان جتانا پایا جائے، دے کر بھول جاؤ۔ "نیکی کر دریا میں ڈال" کے مصداق ہو جائیں۔[5]

✿ شرعی مسائل، امام صاحبان سے پوچھنے کی بجائے مفتیانِ کرام سے پوچھے جائیں۔[6]

✿ جو امام مسجد اِستطاعت رکھتا ہو وہ روزانہ کسی نماز کے بعد کم از کم ایک شرعی مسئلہ اپنے نمازیوں کو بتانے کی عادت بنا لے۔[7]

(1)...مدنی مذاکرہ، شعبان المعظم 1436ھ بمطابق جون 2015ء

(2)...مدنی مذاکرہ، محرم الحرام 1435ھ بمطابق نومبر 2014ء

(3)...مدنی مذاکرہ، ربیع الاول 1439ھ بمطابق دسمبر 2017ء

(4)...مدنی مذاکرہ، ربیع الاول 1436ھ بمطابق جنوری 2015ء

(5)...مدنی مذاکرہ، ربیع الاوّل 1439ھ بمطابق نومبر 2017ء

(6)...مدنی مذاکرہ، ربیع الآخر 1436ھ بمطابق فروری 2015ء

(7)...مدنی مذاکرہ، ذوالحجۃ الحرام 1436ھ بمطابق اکتوبر 2015ء

www.dawateislami.net

✿ مسجد کی انتظامیہ مسجد کی خادم ہوتی ہے، مساجد کی کمیٹیاں اور امام حضرات، مفتیانِ کرام کی اِجازت کے بغیر مسجد و مدارِس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کریں۔(1)

مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

✿ دعوتِ اسلامی منبر و محراب کو مضبوط کرنا چاہتی ہے۔ ایک باعمل اور متحرک امام علاقے میں زبردست انقلاب برپا کرسکتا ہے۔(2)

✿ مساجد میں امام صاحبان کی کمی پوری کرنے کیلئے اِمامت کورس کو مضبوط کیا جائے۔(3)

✿ اِمامت کورس کے نصاب میں اس طرح کے موضوعات ہوں: ✱ ایک امام کو لوگوں کے ساتھ کیسا رویہ رکھنا چاہئے؟ ✱ مسجد کمیٹی اور امام کے تعلّقات کیسے ہونے چاہئیں؟ ✱ نمازی کس طرح بڑھائے جائیں وغیرہ۔(4)

✿ اَہل افراد کا تقرر (انتخاب) کیجئے، امام بھی اہل نہ ہو تو نماز نہیں ہوتی، اس کیلئے غور و فکر کرنا ہوگا۔(5)

✿ جو امام مدنی مقصد کے تحت، مقتدیوں سے رابطے میں رہنے والا، ان کی غم خواری کرنے والا نیز ان کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والا ہوگا تو وہاں دعوتِ اسلامی کے دِینی کاموں میں بھی ترقی ہوگی۔ اِن شاءَ اللہ الکریم (6)

(1)...مدنی مذاکرہ، ربیع الاوّل 1439ھ بمطابق دسمبر 2017ء
(2)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الآخر 1437ھ بمطابق جنوری تا کیم فروری 2016ء
(3)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، جمادی الاولیٰ 1427ھ بمطابق جون 2006ء
(4)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم 1438ھ بمطابق جولائی 2017ء
(5)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، جمادی الاولیٰ 1433ھ بمطابق اپریل 2012ء
(6)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدۃ الحرام 1437ھ بمطابق اگست 2016ء

www.dawateislami.net

✿ جامعۃُ المدینہ کے ہر طالبِ علم کو ذہن دیجئے کہ وہ اِمامت ضرور کرے۔[1]

✿ اگر امام 12 دِینی کام کریں گے تو مقتدی ترغیب پائیں گے، مدنی قافلے تیّار ہوں گے، دِینی کام مضبوط ہو گا۔ اسلام اور سُنّیت مضبوط ہو گی۔[2]

✿ دعوتِ اسلامی کے ایسے امام صاحبان جو 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر نہیں کر پاتے، اپنی ہی مسجد میں شیڈول کے مُطابِق 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کر لیں۔ شُرکائے مدنی قافلہ اپنے مقتدیوں کو بنائیں جو شیڈول کے مُطابِق 3 دن گزاریں (اس میں شعبہ امام مساجد، جامعۃُ المدینہ، مدرسۃُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات کے اسلامی بھائی جو اِمامت کر رہے ہیں سب شامِل ہیں)۔[3]

✿ دعوتِ اسلامی کا ہر ذِمّہ دار اِمامت کا اہل اور شرعی معاملات میں حساس ہونا چاہیے۔[4]

✿ مَدَنی مرکز (فیضانِ مدینہ) کا اِمام دارُ السُّنّہ کا ذِمہ دار بھی ہو نیز اِمام ہی مؤذن بھی ہو۔[5]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمت کیجئے اور اپنی زندگی اپنے پیارے دِین کی خدمت کرتے ہوئے گزارنے کی کوشش کیجئے، اللہ پاک توفیق دے تو اس عظیم منصب امامت کو سنبھالے غیر آباد مساجد کو آباد کرنے اور مساجد کی رونق کو مزید دوبالا کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے شعبہ "امام مساجد" کے ساتھ مل کر خدمتِ دِین میں مصروف ہو جائیے۔

جو ہیں وَقف، سنت کی خِدمت کی خاطر | انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم [6]

(1)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدۃ الحرام 1437ھ بمطابق اگست 2016ء
(2)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم 1438ھ بمطابق جولائی 2017ء
(3)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، محرم 1437ھ بمطابق نومبر 2015ء
(4)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، محرم 1437ھ بمطابق نومبر 2015ء
(5)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب تا کیم شعبان 1431ھ بمطابق جولائی 2010ء
(6)...وسائلِ بخشش (مرمم)، ص 550، مکتبۃُ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

مَساجد کو آباد کرنے کا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد کو آباد کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر نمازی اپنا کوئی ہَدَف بنالے کہ میں روزانہ اتنے مسلمانوں کو نَماز کی دَعوت دوں گا، مثلاً روزانہ 12 مسلمانوں کو میں نَماز کی دعوت دوں گا، وہ نمازی بنیں یا نہ بنیں کیونکہ نمازی بنانا ہمارے اِخْتِیار میں نہیں، ہدایت دینے والا اللہ پاک ہے۔ روزانہ 12 مسلمانوں تک نماز کی دعوت پہنچائے، بھلے 12 افراد خاص ہوں بلکہ گھر کے جو افراد نماز نہیں پڑھتے انہیں بھی اِن 12 افراد میں شامِل کرلے۔ جب تک یہ نمازی نہیں بَن جاتے انہیں نماز کی دعوت دیتا رہے۔یوں اگر ہر آدمی بارہ بارہ افراد کو نماز کی دعوت دینا شروع کردے تو جہاں بے نمازی افراد نمازی بنیں گے وہاں مساجد بھی آباد ہوں گی۔ اِسی طرح اگر ہر ایک مسجد جاتے ہوئے نماز کی دعوت دیتا جائے کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے، جماعت تیّار ہے، نماز کے لیے مسجد کی طرف چلیے تو اِن شاءَ اللہ الکریم ہماری مساجد آباد ہوجائیں گی۔

فاروقِ اعظم اور نمازیوں کی خبر گیری

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، امیرُ المومنین حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نمازیوں کی خبر گیری کرتے تھے، ایک رِوایت مُلاحَظہ فرمایئے اور اِس کے مطابِق عمل کرنے کا اپنا ذہن بھی بنایئے، چُنانچِہ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے صُبح کی نَماز میں حضرتِ سلیمان بن ابی حَثمہ رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ حضرتِ سلیمان کے گھر تشریف لے گئے اور ان کی والدہ حضرتِ شِفا رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ صُبْح کی نَماز میں، میں نے سلیمان کو نہیں پایا! انہوں نے کہا: رات کو نفل نماز پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اِس سے بہتر ہے کہ رات میں قِیام

www.dawateislami.net

کروں (یعنی رات بھر نفلیں پڑھوں)۔[1]

مقتدیوں کی نگرانی

پندرہویں صدی کی عظیم علمی ورُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد اِلیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مسجِدوں کے پیش اماموں کی خدمتوں میں مشورۃً عَرض ہے کہ وہ اپنے مقتدیوں کی نگرانی کیا کریں کہ ان میں سے کون جماعت سے نماز پڑھتا ہے اور کون نہیں، اگر کوئی نمازی کسی نماز میں غیر حاضِر ہو تو اُس کے گھر جا کر یا فون کرکے اُس کی خبر نکالیں، بیمار ہو گیا ہو تو عِیادت کریں اور سُستی کی وجہ سے نہ آیا ہو تو نیکی کی دعوت دیں اور یہ صرف اِمام صاحِبان ہی کیلئے نہیں ہے تمام اسلامی بھائیوں کو یہ انداز اِختیار کرنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

مسجد انتظامیہ کے لئے تراویح پڑھانے / پڑھوانے کے اعتبار سے اہم باتیں

- رمضانُ المبارک کی خصوصی عبادت نمازِ تراویح ہے۔
- **اِمامت کا اَہل:** تراویح کی نماز ہو یا کوئی اور نماز اس کے لئے ایسے شخص کا اِنتخاب کیا جائے جو اِمامت کا اَہل ہو۔
- **دُرست خوانی بھی ضَروری ہے:** تراویح کے لئے اِمامت کا مِعیار اچھی اور سریلی آواز نہیں بلکہ درست قِراءَت ہے۔ہاں اچھی قِراءَت کے ساتھ ساتھ آواز بھی اچھی ہو تو سونے پہ سہاگا ہے، لہٰذا خوش اِلحانی دیکھنے کے ساتھ ساتھ دُرست خوانی کو دیکھنا ضروری ہے۔
- **ہرگز امام نہ بنایا جائے:** بعض حفاظ ایسے ہوتے ہیں جو مَعَاذَ اللہ داڑھی مُنڈاتے یا ایک

(1)...موطا امام مالک، کتاب صلاۃ الجماعۃ، باب ماجاء فی العتمۃ والصبح، ص86، حدیث:300، دار المعرفہ بیروت

www.dawateislami.net

مٹھی سے کم کراتے ہیں انہیں بھی ہرگز امام نہ بنایا جائے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور اس نماز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

❖ **کوئی سی بھی سورتیں پڑھ لیجئے:** اگر شرائط پر پورا اترنے والا حافِظ نہ مِل سکے یا کسی وجہ سے ختم نہ ہوسکے تو تراویح میں کوئی سی بھی سورتیں پڑھ لیجئے اگر چاہیں تو اَلَمْ تَرَ سے وَالنَّاس دوبار پڑھ لیجئے، اِس طرح بیس رکعتیں یاد رکھنا آسان ہے۔

❖ **تراویح کی اُجرت کا بھی لین دین نہ ہو:** طے کرنے ہی کو اُجرت نہیں کہتے بلکہ اگر یہاں تَراویح پڑھانے آتے ہی اِسی لئے ہیں کہ معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچِہ طے نہ ہوا ہو، تو یہ بھی اُجرت ہی ہے۔ اُجرت رقم ہی کا نام نہیں بلکہ کپڑے یا غلّہ (یعنی اناج) وغیرہ کی صورت میں بھی اُجرت، اُجرت ہی ہے۔ہاں اگر حافِظ صاحِب نیت کے ساتھ صاف صاف کہہ دیں کہ میں کچھ نہیں لوں گا یا پڑھوانے والا کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا۔ پھر بعد میں حافِظ صاحِب کی خدمت کر دیں تو حرج نہیں۔

❖ **وقت کا اجارہ کر لیجئے:** یوں کریں کہ ماہِ رَمَضانُ المبارک میں 2 گھنٹے روزانہ کیلئے (مثلاً رات 8 تا 10) حافِظ صاحِب کو نوکری کی آفر کرتے ہوئے کہیں کہ ہم جو کام دیں گے وہ کرنا ہوگا، تنخواہ کی رقم بھی بتادیں، اگر حافِظ صاحِب منظور فرمالیں گے تو وہ ملازم ہوگئے۔اب روزانہ حافِظ صاحِب کی ان 2 گھنٹوں کے اندر ڈیوٹی لگادیں کہ وہ تراویح پڑھادیا کریں۔

❖ **حفظِ قرآن:** تراویح پڑھانے والے کا حفظِ قرآن پکا ہونا چاہئے۔

❖ **ہر رَکعت میں متوسط قراءت فرمائیے:** حافظ صاحب اپنی تلاوت کو تراویح کی تمام رکعات میں اس طرح تقسیم فرمائیں کہ نمازیوں کا خشوع و خضوع ”اول تا آخر“ برقرار رہے ایسا نہ ہو کہ اِبتدائی رکعات بہت زیادہ طویل اور آخری رکعات اِنتہائی مختصر ہوجائیں کہ زیادہ

www.dawateislami.net

طویل قراءت کے سبب بڑی عمر کے افراد تشویش میں آجاتے ہیں۔

❖ **نمازِ تراویح کی حفاظت کی فِکر کیجئے:** تفسیر صراط الجنان میں ہے: فی زمانہ حُفّاظ کا تو جو حال ہو چکا ہے وہ تو ایک طرف عوام اور مَساجِد کی اِنتظامیہ کا حال یہ ہو چکا ہے کہ تراویح کے لئے اُس حافظ کو منتخب کرتے ہیں جو قرآنِ پاک تیزی سے پڑھے اور جتنا جلدی ہو سکے تراویح ختم ہو جائے اور اُس امام کے پیچھے تراویح پڑھنے سے جو تجوید کے مُطابق قرآن پڑھتا ہے اس لئے دُور بھاگتے ہیں کہ یہ دیر میں تراویح ختم کرے گا اور بعض جگہ تو یوں ہوتا ہے کہ تراویح پڑھانے والے کو مسجد اِنتظامیہ کی طرف سے ٹائم بتا دیا جاتا ہے کہ اتنے منٹ میں آپ کو تراویح ختم کرنی ہے اور اگر اس وقت سے 5 منٹ بھی لیٹ ہو جائے تو حافظ صاحب کو سُنا دیا جاتا ہے کہ حضرت آج آپ نے اتنے منٹ لیٹ کر دی آئندہ خیال رکھیئے گا۔ اے کاش کہ مسلمان اپنے وقت کا خیال کرنے کی بجائے اپنی نماز کی حفاظت کی فِکر کریں۔ اللہ پاک مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔[1]

حافظ صاحب اور سامِع صاحب کا اجارہ "عرف کے مطابق" بہتر سے بہتر ہو اور وہ اجرت بآسانی انہیں پیش کی جاسکے۔ مشاہرہ کی رقم بروقت جمع کرنے کے لیے مخیر حضرات یکم رمضان المبارک سے ہی کوشش شروع کر دیجئے تاکہ 27 تاریخ ختم قرآن پاک سے قبل (پہلے) مکمل مشاہرہ (تنخواہ) کی رقم جمع ہو جائے۔

آپ کی سہولت کے لیے حافظ اور سامِع کا تحریری ایگریمنٹ یعنی اجارہ شرائط فارم حاضر ہے اور آپ سے التجاء ہے اس کے مطابق ہی اجارہ کیجئے تاکہ شرعی خرابیوں سے بچ سکیں۔

(1)... تفسیر صراط الجنان، پ29، المزمل، تحت الآیۃ:4، 10/415

www.dawateislami.net

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اجارہ شرائط فارم برائے قاری وسامع رمضان المبارک

- مسجد انتظامیہ نے آپ......بن......کو مورخہ......سے......تک یومیہ.......روپے مشاہرہ پر یومیہ.......منٹ کا اجارہ کیا(اس وقت میں مسجد انتظامیہ آپ سے آپ کے منصب کے مطابق کوئی بھی جائز کام لے سکتی ہے)
- آپ کے اجارہ کا مقام..........اور آپ کے اجارے کا وقت..........تا..........تک ہے۔
- آپ کے منزل ٹیسٹ کی کیفیت....................مفتش کا نام..............................
- آپ کے مسائل ٹیسٹ کی کیفیت....................مفتش کا نام..............................
- اجارہ کے اصولوں کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں مسجد انتظامیہ تادیبی کاروائی کرے گی نیز اس مدت اجارہ میں آپ کی کوئی چھٹی نہیں ہوگی۔
- دستخط اجیر اسلامی بھائی:..............دستخط صدر کمیٹی:....................
- من جانب مسجد انتظامیہ:..

یادرہے! نیچے مذکور شرائط پر اجارہ نہ کیا جائے بلکہ اوپر موجود فارم کے مطابق وقت کا اجارہ کرنے کے بعد اس مقررہ وقت میں کرنے کے کام نیچے موجود شرائط کے مطابق سمجھا دیئے جائیں۔

- بوقت اجارہ حافظ صاحب کو اس بات کا پابند کیجئے کہ طے شدہ وقت اور ایام میں ہی ختمِ قرآن مکمل ہو مثلاً 25ویں کو ختمِ قرآن ہوگا یا 27ویں کو۔
- حافظ صاحب اپنی تلاوت کو تراویح کی تمام رکعات میں اس طرح تقسیم فرمائیں کہ نمازیوں کا خشوع وخضوع "اول تا آخر" برقرار رہے ایسا نہ ہو کہ اِبتدائی رکعات بہت زیادہ طویل (لمبی) اور آخری رکعات اِنتہائی مختصر ہو جائیں۔

www.dawateislami.net

- جو مشاہرہ طے ہوا اگر ختمِ قرآن کا چندہ بالفرض نہ ہوا یا کم ہوا بہر صورت حافظ صاحب کو طے شدہ مُشاہَرہ پیش کیا جائے گا۔
- حافظ وسامِع کو جو رقم لوگ اپنی خوشی سے بطورِ تحفہ دیتے ہیں وہ رقم مشاہرے میں شمار نہیں ہوگی۔
- ختمِ قرآن کیلئے ہونے والا چندہ ختمِ قرآن کی مّدات یعنی حافظ سامع مسجد کے مدنی عملے یعنی امام مؤذن خادم پر ہی خرچ کیا جائے گا۔ ختمِ قرآن کے چندے سے بجلی کا بل ودیگر مصارف کے اخراجات وغیرہ عموماً شامل نہیں ہوتے۔

اِمامت کے متعلق شرعی مسائل

فتاوی رضویہ شریف سے ماخوذ اِمامت اور مسجد انتظامیہ کے حوالے سے چند اہم شرعی اور معلوماتی سُوالات جن پر عمل کرنا امام مسجد اور انتظامیہ پر ضروری ہوتا ہے۔

سوال: امامت کی شرائط کتنی اور کون کون سی ہیں؟

جواب: امام میں چند شرطیں ضروری ہیں: 1... قرآنِ عظیم ایسا غَلَط نہ پڑھتا ہو جس سے نماز فاسِد ہو جیسے وہ لوگ کہ مثلاً (ا،ع یات، ط یا ت، س، ص یا ح، ہ اور ذ، ز، ظ اور ض، د) میں فرق نہیں کرتے۔ 2.. وُضو، غسل، طہارت صحیح رکھتا ہو 3.. سُنّی صحیح العقیدہ۔ 4.. فاسِقِ مُعلِن نہ ہو، اِسی طرح وہ دیگر ایسے کاموں سے بھی بچتا ہو جو امامت کے منصب کے لائق نہ ہوں، اِن (مذکورہ شرائط) کے بعد عالم ہونا امامت کے جائز ہونے یا درست ہونے کے لیے شرط نہیں کہ غیرِ عالِم کے پیچھے نماز ہی نہ ہو بلکہ شرطِ اَوّلِیَّت (ترجیح کی شرط) ہے، بلکہ اگر جاہل ہے اور اس میں امامت کی شرائط پائی جاتی ہیں تو اس کے پیچھے نَماز ہو جائیگی۔ (1)

---

(1)... فتاویٰ رضویہ، 6/543 ملتقطاً

www.dawateislami.net

سوال: کیا ایسا شخص امامت کرواسکتا ہے جس پر کسی گناہِ کبیرہ کی تہمت لگی ہو؟

جواب: اِتّہام (کسی پر تُہمت لگانا) اور بد گمانی تو شرعاً جائز نہیں۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (پ26، حجرات:12)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بد گمانی سے بچو کیونکہ بد گمانی سب سے بڑی جھوٹی بات ہوتی ہے۔

مگر جس بات کے معائنہ کے گواہان (عینی شاہدین) ثقہ (قابلِ اعتماد) بتائے جاتے ہیں وہی مُمانعتِ اِمامت کو بس (امامت نہ کرنے کو کافی) ہے بلکہ ایسے برے کاموں کی تہمت لگ چکی ہو اور طبیعتیں اس سے نفرت کرنے لگیں اگر ثبوت نہ بھی ہو تا ہم (تب بھی) اس امامت میں نمازیوں کی تعداد میں کمی ضرور ہے تو اس کی امامت کے مکروہ ہونے کے لیے اتنی کراہت ہی کافی ہے اگرچہ وہ واقع میں بے قصور ہو۔ لہٰذا ایسی صورت میں کہ جب قوم کسی شرعی وجہ سے اِس سے نفرت رکھتی ہے خود اسے امام بننا ناجائز۔ (1)

سوال: کیا ذاتی ناراضی کی وجہ سے امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائیگی؟

جواب: محض دُنیوی کُدورت (یعنی دشمنی) کے سبب امام کے پیچھے نماز میں حرج نہیں اور اس کے واسطے جماعت ترک کرنا حرام، اگر کدورت اور ترکِ سلام کسی دُنیوی سبب سے ہے تو تین دن سے زائد حرام اور کسی دِینی سبب سے ہے اور قصور مقتدی کا ہے تو سخت تر حرام اور قصور امام کا ہے تو مقتدی کے ذِمّے اِلزام نہیں امام خود مجرم ہے۔ (2)

(1)... فتاویٰ رضویہ، 6، 553، ماخوذاً

(2)... فتاویٰ رضویہ، 6/ 559

www.dawateislami.net

سوال: ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا جو اپنے عقائد کو ظاہر نہ کرے؟

جواب: اپنا عقیدہ و مذہب دریافت کرنے پر نہ بتانے سے ظاہر یہی ہے کہ اس میں کچھ فساد ہے ورنہ دِین بھی کچھ چھپانے کی چیز ہے اس کی اِقتِدا ہرگز نہ کی جائے کہ بُطلانِ نماز کا اِحتِمال قوی (نماز باطِل ہونے کا مضبوط امکان) ہے اور نماز اسلام کے اَعظم فرائض میں سے ہے اس کیلئے سخت احتیاط ضروری، یہاں تک کہ فتح القدیر میں فرمایا: جب کسی ایک وجہ پر نَماز فاسِد ہو اور متعَدّد وُجوہ کی بنا پر دُرُست تو فسادِ نماز کا حکم ہو گا۔[1]

سوال: چاندی کی ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: (شرعی مقدار یعنی ساڑھے 4 ماشے سے زیادہ چاندی کی انگوٹھی اور دھات کا چھلّا وغیرہ) ایک آدھ بار پہننا گناہِ صغیرہ اور اگر پہنی اور اتار ڈالی تو اس کے پیچھے نَماز میں حَرَج نہیں اور اگر نَماز میں پہنے ہو تو اسے امام بنانا منع اور اس کے پیچھے نَماز مَکرُوہ، یوں ہی جو پہنا کرتا ہے اُس کا عَادِی ہے وہ فاسِقِ مُعلِن ہے اور اس کا امام بنانا گناہ اگرچہ اس وَقت نَماز میں نہ بھی پہنے ہو۔ گناہ اگرچہ صغیرہ ہو اُسے چھوٹی بات کہنا بہت سَخت جُرم ہے، اس شخص پر توبہ فرض ہے۔[2]

سوال: داڑھی منڈے یا حدِ شرع سے کم داڑھی رکھنے والے امام کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: داڑھی منڈانا فِسق ہے اور فِسقیہ کام کرکے توبہ کیے بغیر نماز پڑھانا باعثِ کراہتِ نَماز ہے اور داڑھی منڈانے والا فاسِقِ معلن ہے، اسے امام بنانا اور اس کے پیچھے نَماز پڑھنا مکروہِ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔[3] اسی طرح داڑھی ترشوانے والے کو

---

(1)... فتاویٰ رضویہ، 6/557

(2)... فتاویٰ رضویہ، 6/601

(3)... فتاویٰ رضویہ، 6/627، مفہوماً

www.dawateislami.net

امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نَماز مَکْرُوہِ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجِب۔[1]

سوال: جسمانی طور پر معذور (لنگڑے یا بہرے وغیرہ) شخص کی امامت کا کیا حکم ہے ؟

جواب: ایسے شخص کی اِمامت بلاشبہ جائز ہے پھر اگر وہی عالِم ہے تو وہی زِیادَہ حقدار ہے اُس کے ہوتے ہوئے جاہِل کو ہرگز امام نہ بنایا جائے اور اگر دوسرا عالِم بھی موجود ہے جب بھی اس کی امامت میں حرج نہیں مگر بہتر وہ دوسرا ہے، یہ سب اُس صُورَت میں کہ دونوں شخص امامت کے اہل ہوں کہ ان میں امامت کی شرائط پائی جاتی ہوں، صحیح خواں، صحیح الطہارۃ، سُنّی صحیحُ العقیدہ، غیر فاسِقِ معلن ہو ورنہ جو شرائط پر پورا اترے گا وہی امام ہو گا۔ درمختار میں ہے: مختار قول پر سیدھا کھڑے ہونے والے کی نماز کُبڑے کے پیچھے درست ہے اگرچہ اس کا کُبڑا پن رکوع کی حد تک ہو اسی طرح لنگڑے کا حکم ہے، البتہ دوسرے آدمی کی اِمامت افضل واَوْلیٰ ہے۔[2] اسی طرح بہرے کے پیچھے بھی نَماز جائز ہے مگر کوئی صحیح سننے والا شخص نماز پڑھائے تو بہتر ہے جبکہ عِلمِ مسائلِ نماز وطہارت میں اُس سے کم نہ ہو، اور اگر کسی ایسی غلطی پر لقمہ نہ لیا جو نماز کو باطل کرنے والی تھی نماز جاتی رہی ورنہ نہیں۔[3]

سوال: عید اور جمعہ کی نماز کا امام مقرر کرنے کا شرعی طریقۂ کار کیا ہے ؟

جواب: نماز حکمِ شرعی ہے احکامِ شرع کے مُطابِق ہی ہو سکتی ہے کوئی خانگی (گھریلو) مُعاملہ نہیں کہ جس نے جب چاہا کر لیا، حکمِ شرعی یہ ہے کہ جمعہ قائم کرنے کے لیے

(1)...فتاویٰ رضویہ، 6/603، مفہوماً

(2)...فتاویٰ رضویہ، 6، 554

(3)...فتاویٰ رضویہ، 6/619

www.dawateislami.net

سلطانِ اسلام یا اُس کا نائب یا بادشاہ کے اجازت شدہ (اجازت والے) شخص کا پایا جانا شرط ہے اور جہاں سلطانِ اسلام نہ ہو وہاں شہر میں سب سے بڑے عالِمِ دِین کی اجازت سے جُمُعہ و عیدین کا امام مقرر ہو سکتا ہے اور جہاں یہ بھی نہ ہو تو وہاں عام پرہیز گار مسلمان جسے امام بنا لیں وُہ جمعہ و عیدین کی امامت کر سکتا ہے ہر شخص کو اِختیار نہیں کہ بطورِ خود یا ایک دو یا دس بیس یا سو پچاس کے کہنے سے جمعہ یا عید کی امامت شروع کر دے، ایسے شخص کا اگر چہ عقیدہ بھی صحیح ہو اور عمل میں بھی فِسق و فُجور نہ ہو جب بھی اِمامَتِ جُمُعہ و عیدَین نہیں کر سکتا، اگر کرے گا نَماز اُس کے پیچھے باطِل محض ہو گی کہ اُن تین طریقوں میں سے کوئی ایک طریقہ پایا جانا نماز کے صحیح ہونے کے لیے شرط ہے جب شَرط مَفْقُود مشروط مَفْقُود و لِہٰذا صورتِ مسئولہ میں پہلے لوگوں کا جُمُعہ باطِل محض ہوا اور دوسرے لوگوں کا صحیح۔ (1)

سوال: جس شخص کو لوگ اپنا امام بنانا پسند نہ کرتے ہوں ایسے شخص کا امامت کروانا کیسا؟

جواب: دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشَاد فرمایا: 3 شخص ایسے ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی: (1)...بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ لوٹ آئے (2)...جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو اور (3)...کسی قوم کا ایسا امام جسے وہ ناپسند کرتے ہوں۔ (2)

مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: ظاہِر یہ ہے کہ یہاں امام سے مراد نَماز کا امام ہے اور ناپسندیدگی سے مُراد امام کی جہالت، بدعملی یا بد مذہبی

(1)...فتاویٰ رضویہ، 6/635

(2)...ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی من ام قوما... الخ، ص 110، حدیث: 360، دار المعرفہ بیروت

www.dawateislami.net

کی وجہ سے ناراضی ہے۔ اگر لوگ دُنیاوِی وجہ سے ناراض ہوں تو اس کا اِعتِبار نہیں بلکہ اس صُورَت میں وہ لوگ گنہگار ہوں گے۔ خیال رہے کہ ناراضی میں اکثر کا اعتبار ہے دو چار آدمی تو ہر ایک سے ناراض ہوتے ہی ہیں۔ (1)

سوال: کیا کسی نمازی کے لیے امام کا رکوع و سجود کو لمبا کرنا جائز ہے؟

جواب: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں اور اسے دراز (طویل) کرنا چاہتا ہوں کہ بچے کی رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز میں اِختِصار کرتا ہوں کیونکہ اس کے رونے سے اس کی ماں کی سخت گھبراہٹ جان لیتا ہوں۔ (2) مشہور مُحَدِّث، مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: اس سے 2 مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ نمازی کا باہر کی آواز سن لینا اور اس کا لحاظ کرنا خُشُوعِ نَماز کے خلاف نہیں۔ دوسرے یہ کہ نَماز میں غیر مُعَیَّن (نامعلوم) مقتدی کی رعایت کرنا دُرُست ہے جیسے بعض صورتوں میں مقتدیوں کی وجہ سے نماز ہلکی کی جاسکتی ہے، ایسے ہی رُکُوع میں ملنے والوں یا وُضُو کرنے والوں کی وجہ سے نماز دراز کی جاسکتی ہے، کسی مُعَیَّن (معلوم) شخص کی نماز میں رِعایت کرنا حَرام بلکہ شرکِ خفی ہے۔ یہ تو حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ بحالت نَماز آپ کو دیکھ کر مُقتَدِی بن جاتے تھے۔ (3)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صلی اللہُ علٰی محمد

(1)... مرآۃ المناجیح، 2/199، بتغیر قلیل

(2)... بخاری، کتاب الاذان، باب من اخف الصلاۃ... الخ، ص236، حدیث: 709

(3)... مرآۃ المناجیح، 2/203

www.dawateislami.net

شعبہ امام مساجد کا تعارف

الحمدللہ دعوت اسلامی 80 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دِین کی خدمت کرنے میں مصروف ہے۔ ان شعبہ جات میں ایک "شعبہ امام مساجد" بھی ہے۔ اس شعبے کے قیام کا بنیادی مقصد مساجد کی آباد کاری، مساجد کی رونق کو دوبالا کرنا اور مساجد کو حقیقی معنوں میں اسلام اور مسلمانوں کے دِینی و اخلاقی تربیت کے مراکز بنانا ہے۔ اپنے اس مقصد کی تکمیل کے لئے اس شعبہ کے کاموں میں امام کا تقرر، مسجد کی حفاظت و دیکھ بھال کے حلقے، انتظامیہ کا انتخاب و تربیت، مسجد کا انتظام و انصرام، آباد کاری کے تربیتی حلقے، اِمامت کورس اور ٹیسٹ مجلس کے ذریعے امامت کے اہل افراد کا تقرر اور پھر مساجد کے انتظامات و دیگر معاملات کی پوچھ گچھ کرتے رہنا شامل ہیں۔ آیئے ان میں سے ہر ایک کی تفصیل ملاحظہ کرتے ہیں

(1)..اِمام کا تقرر

شعبہ امام مساجد کے تحت مساجد کا سروے کیا جاتا ہے اور جس مسجد میں کے امام کا تقرر نہ ہو اس مسجد میں امام مقرر کیا جاتا۔ اور اسی محلے / گاؤں کی شخصیات سے رابطہ کرکے ان کی سیلری مقرر کی جاتی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد کی خبر گیری کرتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دے دو کیونکہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ مسجدیں وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: وہاں بیٹھ

(1)...ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلاۃ، ص 617، حدیث:2617

www.dawateislami.net

کر دِینی مسائل بیان کرے، وہاں درس دے یہ سب مسجد کی خبر گیری میں داخل ہیں۔(1)

امام مسجد کی تنظیمی ذمہ داریاں(Job Description)

پلاننگ: مسجد کے جملہ اُمور کی جدید تقاضوں(Latest Trends)کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے پلاننگ کرنا نیز شرعی و تنظیمی رہنمائی اور مشاورت کیساتھ ان کو نافذ کرنا/کروانا۔

1..بنیادی کام(Core Activities)

لازمی امور

- فجر کی جماعت سے 25منٹ پہلے اذان دینا۔
- جماعت سے پہلے مسجد کے اطراف میں عاشقانِ رسول کو نمازِ فجر کے لئے جگانا۔
- طلوعِ آفتاب سے 25منٹ پہلے فجر کی جماعت کروانا۔
- فجر کی جماعت کے بعد تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگانا۔
- مسجد درس کی ترکیب کرنا/کروانا اور اہلِ محلہ کے بچوں کو قرآنِ پاک پڑھانا۔
- مدرسۃُ المدینہ بالغان لگانا اور شرکاء(Participants) کے ساتھ مل کر چوک درس دینا۔
- عصر تا مغرب روحانی علاج(Spiritual Treatment)کا بستہ لگانا۔
- مسجد کے نمازیوں سے مل کر ہفتہ وار علاقائی دورہ کرنا۔
- اجتماعی طور پر مدنی مذاکرہ دیکھنے کی ترکیب کرنا۔
- اپنی مسجد سے نمازیوں کو ہفتہ وار اجتماع(Weekly Congregation)میں شرکت کروانا۔

---

(1)...مرآۃ المناجیح، مسجدوں کا باب، فصل ثانی، ص:444

www.dawateislami.net

❖ ہر ماہ شعبہ مدنی قافلہ کی طرف سے ملنے والی سمت پر مدنی قافلے میں سفر کرنا۔(متبادل (Alternative) نہ ہونے کی صورت میں اپنی ہی مسجد میں نمازیوں کو تیار کرکے مدنی قافلے کا جدول چلانا)

❖ اذان، اعلان، دعا، بیان اور محافل مدنی مرکز کے دیئے گئے طریقۂ کار کے مطابق ہی کرنا / کروانا۔

❖ اپنی مسجد میں آدابِ مسجد اور نوٹس بورڈ کے پینا فلیکس آویزاں کرنا۔

❖ شعبہ اوقاتُ الصلوٰۃ کے ذریعے مسجد کی گھڑی میں اوقاتُ الصلوٰۃ سوفٹ ویئر اِنسٹال (Install) کروانا۔

❖ قرآنِ پاک کی الماری کی صفائی اور رکھے گئے قرآنی نسخوں کا جائزہ اور ترتیب لگانا۔

❖ مسجد کے جملہ معاملات، نئے پرانے سامان، اسٹور، تعمیرات، مدنی مرکز کے طریقۂ کار کے مطابق دارُ الافتاء اہلسنت سے شرعی رہنمائی لے کر ہی کروانا۔ اپنی مسجد میں آخری عشرے کا اعتکاف کرنا / کروانا۔

❖ مدنی مرکز / شعبے کی طرف سے آنے والے نوٹیفکیشن پر عمل کرنا / کروانا۔

ترغیبی امور

❖ صبح صادق سے کم از کم 19 منٹ پہلے نمازِ تہجد باجماعت ادا کرنا۔

❖ اشراق وچاشت کی نماز باجماعت ادا کرنا۔

❖ نمازِ مغرب کے بعد اوابین کی جماعت کروانا۔

❖ مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد سورۂ مُلک کی تلاوت کرنا۔

❖ مدرسۃُ المدینہ بالغان نمازِ عشاء کے بعد ہونے کی صورت میں اختتام پر صلوٰۃ التّوبہ

www.dawateislami.net

باجماعت ادا کرنا۔

❖ روزانہ کسی ایک نماز کے بعد درودِ پاک کی مختصر محفل کرنا۔

❖ کسی ایک نماز میں تیاری کیساتھ شرعی مسئلہ بیان کرنا / سنتیں و آداب سکھانا۔

❖ ہر پیر شریف کو عصر تا مغرب دعائے افطار کا اہتمام کرنا۔

❖ نمازِ جمعہ کی دعائے ثانی کے بعد: 1 آیتِ درود پڑھنا 2 درودِ رضویہ 19 مرتبہ پڑھنا 3 قصیدہ بُردہ شریف کے دو اشعار پڑھنا 4 سلام کے دو اشعار اور ایک مقطع (کلام کا آخری شعر) پڑھنا 5 مناجات کے دو اشعار اور ایک مقطع پڑھنا 6 آیتِ درود پڑھنا 7 مختصر دعا کروانا۔

❖ ہفتہ وار صفائی کا انتظام (Arrangement) کرنا / کروانا۔

❖ اپنا اور اپنے نمازیوں سے "نیک اعمال" کا رسالہ وصول کرکے "اصلاحِ اعمال" کے ذمہ دار کو جمع کروانا۔

❖ اپنا متبادل (Substitute) امام تیار کرنا۔

❖ ہر ماہ اہتمام کیساتھ اپنی مسجد میں گیارہویں شریف کرنا (تنظیمی ذمہ داران کے بیانات کروانا)

❖ اپنے مقتدیوں کی خبر گیری کرنا، نماز میں نہ آنے والوں سے ملاقات کرنا اور بیماروں کی عیادت کرنا نیز تعزیت کرنا۔

❖ مسجد کو آباد کرنے کے لئے قرب وجوار میں رہنے والے افراد پر انفرادی کوشش (Individual Effort) کرنا۔

❖ اپنے مقتدیوں کو امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا مرید (Devotee) بنانا۔

❖ مسجد انتظامیہ کیساتھ مل کر، ماہانہ چندہ، جمعہ کی جھولی اور لوہے کے باکس کے ذریعے

www.dawateislami.net

مسجد کو خود کفیل (Self-Sufficient) کرنا۔

❖ اپنی مسجد کے اطراف کے گھروں میں 50 گھریلو صدقہ باکس، 30 عطیات باکس اور مارکیٹ یا بازار میں ڈونیشن کاؤنٹر لگوانا نیز رمضان عطیات، قربانی کی کھالیں اور ٹیلی تھون جمع کرنا۔

❖ مدنی مرکز کے دیئے گئے طریقۂ کار کے مطابق مسجد کی مکمل آمدن و خرچ کا حساب رکھنا، اور شعبے کے تحت آڈٹ مجلس کے ذریعے سے آڈٹ کروانا نیز اپنا ای رسید (E-Receipt) اکاؤنٹ بنوانا۔

❖ عیدین اور بڑی راتوں کے اجتماعات کی مضبوط ترکیب بنانا (تنظیمی ذمہ داران کے بیانات کروانا)

❖ اپنے مقتدیوں کو دعوتِ اسلامی کی طرف سے ملنے والی متعلقہ اپڈیٹس پہنچانا۔

❖ اپنا اور اپنے مقتدیوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ بُک کروانا۔

❖ صراطُ الجنان، تمہیدُ الایمان، بہارِ شریعت، فرض علوم سیکھئے، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، احیاءُ العُلوم، مَکارِمُ الاَخلاق، باطنی بیماریوں کی معلومات اور دعوتِ اسلامی کے شعبے المدینۃُ العلمیہ کی کتب و رسائل کا مطالعہ کرنا۔

❖ وقتاً فوقتاً نمازیوں کو نماز کورس، احکامِ مسجد تربیتی سیشن، 12 دِینی کام کورس اور کفن دفن (Funeral Services) کورس کروانا۔

❖ اپنے مقتدی اور اُن کے بچوں کو جامعۃُ المدینہ، مدرسۃُ المدینہ، امامت کورس، مُدَرِّس کورس، فیضان آن لائن اکیڈمی اور دیگر کورسز میں داخلے (Admissions) کروانا۔

❖ اپنے اور مقتدیوں کے موبائل میں ڈیجیٹل دعوتِ اسلامی موبائل ایپلیکیشنز انسٹال کرنا / کروانا۔

www.dawateislami.net

❖ مدنی مرکز کے دیئے گئے طریقۂ کار کے مطابق اجتماعی قربانی کرنا/کروانا۔

2.. حاضری (Attendance):۔ ESS پر ہر نماز کی بروقت حاضری لگانا اور اپنے ذمہ دار کی اجازت اور متبادل کا تقرر کر کے رخصت پر جانا۔

3.. مدنی مشورے (Meetings):۔ شعبہ امام مساجد کے طے شدہ مدنی مشوروں میں پیشگی تیاری کے ساتھ اول تا آخر شرکت کرنا۔

4.. مطالعہ/کورسز:۔ اپنے متعلق فرض علوم کا مطالعہ کرنا نیز شعبے کی طرف سے طے شدہ کورسز کرنا۔

5.. خود کفالت (Self-Sufficiency):۔ اپنی مسجد کو ماہانہ کی بنیاد پر خود کفیل (Self-Sufficient) کرنے کی کوشش کرنا۔

6.. کارکردگیاں (Performance Management):۔ مدنی مرکز/شعبے کی طرف سے دیئے گئے کاموں کی درست اور بروقت کارکردگی جمع کروانا۔

7.. رابطے میں رہیں (Be in Contact):۔ شعبے سے متعلقہ ذمہ داران سے ملاقات کرنا، وٹس ایپ، کالز، میسجز چیک کرنا اور بروقت (Timely) رپلائی کرنا۔

(2)...اِمامت کورس

الحمد للہ! عاشِقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی کے شعبہ "امام مساجد" کے تحت دنیا بھر میں مختلف مقامات پر ائمہ مساجد کی کمی کو پورا کرنے کے لئے نماز و امامت کے متعلق فرض علوم اور دیگر دِینی معلومات کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت پر مشتمل "امامت کورس" کروایا جاتا ہے۔ جس میں نماز پڑھنے پڑھانے سے متعلقہ تمام ضروری مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ دنیا بھر میں اِمامت کورسز کروانے کیلئے مجلس اِمامت کورس کا قیام عمل

www.dawateislami.net

میں لایا گیا ہے۔ مجلس اِمامت کورس کے تحت دنیا بھر میں مختلف مقامات پر 3 ماہ، 5 ماہ اور 10 ماہ کے مختلف کورسز کروائے جاتے ہیں۔

اِمامت کورس کی خصوصیات

اِمامت کورس میں بنیادی عقائد، فقہی مسائل، تجوید و قراءت سکھانے کے ساتھ اخلاقی و تنظیمی تربیت کی جاتی ہے اور کورس کے اِختِتام پر سند بھی پیش کی جاتی ہے نیز ٹیسٹ مجلس کے مقررہ ”اِمامت ٹیسٹ“ میں کامیابی کی صورت میں ”اِمامت“ بھی پیش کی جاتی ہے۔

1.. بنیادی عقائد

توحید و رسالت، اِیمان و کفر، فرشتے و جنات اور قبر و حشر کے متعلق اور دیگر اسلامی عقائد پر تربیت کی جاتی ہے۔

2.. فقہی مسائل

وُضو و غسل، نماز کے فرائض، شرائط، واجبات، سنتیں، مفسدات، مکروہات، نماز کا عملی طریقہ اور اِمامت کے ضروری مسائل یعنی اِمامت کی شرائط، نماز میں قراءَت، بیرونِ نماز قراءت کے مسائل، نماز میں لقمہ دینے کے مسائل، اِقتدا کی شرائط و دیگر مسائل، اسی طرح پاکی، ناپاکی کے مسائل، غسلِ میت، تجہیز و تکفین، نمازِ جنازہ، نمازِ عید و نمازِ جُمُعہ و نِکاح پڑھانے کی تربیت ہوتی ہے، نیز روزہ کے مسائل و احکام، لوگوں سے چندہ لینے اور چندے کا درست اِستِعمال کرنے کے اور مالِ وَقْف میں اِحتِیاط کے مسائل کے علاوہ روز مرہ کے دیگر ضروری مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں۔

3.. تجوید و قراءت

تجوید کے ساتھ مدنی قاعدہ، قرآنِ کریم کی آخری 20 سورتیں، سورۂ مُلک اور خُطباتِ

www.dawateislami.net

رضویہ زبانی یاد کروائے جاتے ہیں اور قرآنِ کریم سیکھنے کے فضائل کے ساتھ ساتھ سورۃُ الملک، سورۂ یٰسین اور پہلا و آخری پارہ حدر بھی کروایا جاتا ہے اور مدرسۃُ المدینہ بالغان میں قرآن پاک پڑھانے کا طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے۔

4.. اَخلاقیات

خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے سچائی، نرمی، صبر، عاجزی، عفو و درگزر، اندازِ گفتگو، غیبت کی تباہ کاریاں، حُسنِ اخلاق، خوف و رجا اور دیگر اخلاقی مُعاملات پر تربیت کی جاتی ہے اور مزید یہ کہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا پسندیدہ 7 روزہ 12 دِینی کام کورس بھی کروایا جاتا ہے۔

5.. تنظیمی تربیت

امیرِ قافلہ بننے پر تربیت کے ساتھ ساتھ مَدَنی قافلہ تیّار کرنے کا طریقہ، درس، بیان، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دَعوت، انفرادی کوشش کا انداز اور رسالہ نیک اَعمال کا عملی طریقہ سکھایا جاتا ہے، بیانات کی مضبوطی کیلئے ہر جُمُعہ کو جدول کے مُطابِق بیانات کے مُقابلے کروائے جاتے ہیں، نیز بِالخُصُوص ذیلی حلقے کے 12 دِینی کام سکھائے اور یاد کروائے جاتے ہیں اور مقامِ کورس کی قریبی مساجد میں ان دِینی کاموں کا عملی طریقہ بھی کروایا جاتا ہے، کردارِ مُرشِد پر خصوصی بیانات کا سلسلہ ہوتا ہے اِمامت کورس کے دوران مُختلف اوقات میں امتحانات کا سلسلہ بھی ہوتا ہے اور تقرِیباً ہر ماہ عاشِقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سَفر کی سعادت بھی ملتی ہے۔

اِمامت کورس کے دیگر فوائد

6... اِمامت کورس کی برکت سے نہ صرف اپنی نماز درست ہوتی بلکہ دوسروں کی نمازیں

www.dawateislami.net

درست کرنے کا جذبہ بھی نصیب ہوتا ہے۔

7...اِمامت کورس کرنے والے قرآنِ پاک صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنا سیکھ جاتے ہیں۔

8...ضروریاتِ دِین کے بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلسنت سیکھ جاتے ہیں۔

9...اِمامت کورس میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر ضروری فقہی مسائل سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

10...اِمامت کورس کرنے والے اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ اسلام و سنیت کی خدمت کے ساتھ ساتھ امام و مؤذن بن کر رِزقِ حلال کما سکیں۔ لہٰذا جس کو موقع ملے اسے ضَرور اِمامت کورس کے ذَریعے علمِ دِین حاصِل کرنا چاہیئے۔ اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: بروزِ قِیامت سب سے زیادہ حسرت اس کو ہو گی جس کو دنیا میں (دینی) علم حاصِل کرنے کا موقع ملا مگر اس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے علم حاصِل کیا اور اسے سن کر دوسروں نے نفع تو اٹھایا مگر اس نے (اپنے علم پر عمل کرتے ہوئے) نفع نہ اٹھایا۔(1)

(3)..ٹیسٹ کا نظام

امامت کورس مکمل ہونے پر اسلامی بھائی اِمامت کے اہل ہوں اور خود کو منصب اِمامت کے لئے پیش کرنا چاہیں تو امام صاحب ٹیسٹ مجلس کے ذریعے ٹیسٹ دیتے ہیں جس میں تجوید و قراءت کے ساتھ ساتھ ضروری مسائل پوچھے جاتے ہیں، اور ضرورت کے تحت تربیت بھی کی جاتی ہے۔ ٹیسٹ مجلس کے مقررہ "اِمامت ٹیسٹ" میں کامیابی کی صُورَت

(1)...فیض القدیر، 1/665، حدیث: 1058، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

میں ''اِمامت'' بھی پیش کی جاتی ہے۔

(4).. مسجد کی حفاظت

مسجد کی دیکھ بھال اور صفائی ستھرائی کے لئے اسلامی بھائیوں کو ترغیب بھی دلائی جاتی ہے اور کمی کو پورا بھی کیا جاتا ہے۔ حضرتِ اَنَس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضورِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مجھ پر اپنی امت کے ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ اس گَرد کا ثواب بھی پیش کیا گیا جسے مسلمان مسجد سے نکالتا ہے۔(1)

(5).. مسجد کا انتظام اور انتظامیہ

مسجد کے اخراجات کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے 3 رکنی کمیٹی بنائی جاتی ہے جو شخصیات سے رابطے کے ذریعے فنڈنگ کرکے مسجد کی تمام ترضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ پاک سورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ	ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

اس آیت کے تحت مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ: مسجدوں کے آباد کرنے کے مستحق مؤمنین ہیں اس آیت کی دو تفسیریں ہیں: ایک یہ کہ مسجدیں آباد کرنے کی توفیق عمومًا مؤمنوں ہی کو ملتی ہے۔ دوسرے یہ کہ مسجدیں بنانے اور آباد کرنے کا حق صرف مومِنوں کو ہے کفار کو نہیں۔(2) صاحب مرقاۃ نے فرمایا کہ یہاں مسجد کی

(1)... سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ، باب فی کنس المسجد، ص87، حدیث: 461

(2)... تفسیر خزائن العرفان، پ10، التوبۃ، تحت الآیۃ: 18

www.dawateislami.net

آبادی میں مسجدوں میں چراغاں کرنا، اس کو سجانا سب داخل ہے مسجدوں کے آباد کرنے میں یہ امور بھی داخل ہیں جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں۔ [(1)]

احکامِ مسجد تربیتی سیشن

مسجد کے متعلق ضروری احکام سیکھنا فرض...

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا فرمان ہے "حسبِ حال علم حاصل کرنا فرضِ عین ہے"

مذکورہ فرمان کے مطابق درج ذیل افراد پر مسجد کے ضروری احکام سیکھنا فرضِ عین ہے مسجد میں نماز پڑھنے والا / پڑھانے والا، مسجد کو چندہ دینے والا، مسجد کی تعمیرات کروانے / تعمیرات میں حصہ شامل کرنے والا، مسجد کے ضروری سامان (پنکھے، لائٹیں، صفیں، دریاں، چٹائیاں اور قالین) دینے والا، بچھانے، اٹھانے والا، مسجد کے انتظامات یوٹیلیٹی بلز، بجلی، گیس، پانی کے کنکشن اور ان کا استعمال، محافل کرنے اور کھانے، کھلانے، چندہ جمع کرنے اور خرچ کرنے والے افراد جن کو مسجد انتظامیہ کہتے ہیں۔

"احکامِ مسجد تربیتی سیشن" کے ذریعے ہم "فرضِ عین علم" حاصل کریں گے۔

مسجد کی تقسیم

اگلے صفحے پر مندرجہ پلاٹ کے نقشہ پر غور کیجئے

مسجد و مدرسہ اور دیگر دِینی کاموں کے لئے وقف شدہ پلاٹ میں عموماً درج ذیل تعمیرات ہوتی ہیں۔

(1)... تفسیر ملا علی قاری، پ10، التوبۃ، تحت الآیۃ:18، 2/287، ملخصاً، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

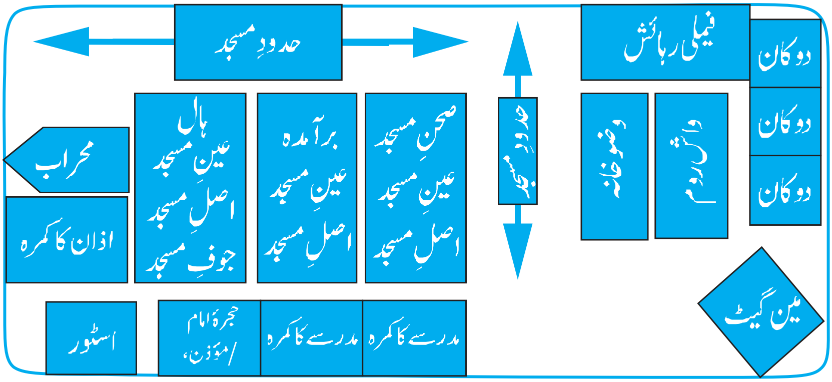

1 مسجد کا محراب، 2 ہال، 3 برآمدہ، 4 صحن، 5 اذان کا کمرہ 6 وضو خانہ، 7 استنجا خانے، 8 مسجد کا گیٹ، 9 مدرسے کا کمرہ، 10 اسٹور، 11 حجرۂ امام/مؤذن، 12 فیملی رہائش اور 13 مسجد کی دوکانیں۔

مذکورہ تعمیرات تین حصوں پر مشتمل ہیں 1 اصلِ مسجد 2 فنائے مسجد 3 خارجِ مسجد

1: اصلِ مسجد (عینِ مسجد)

1 مسجد کا محراب، 2 مسجد کا ہال، 3 برآمدہ، 4 صحن، یہ چاروں اصلِ مسجد کہلاتے ہیں یونہی انہیں عینِ مسجد/جوفِ مسجد بھی کہتے ہیں یوں سمجھ لیجئے کہ وہ جگہ جو خالص نماز و سجدہ، تلاوت، ذکر و درود، بیان و نعت وغیرہ عبادات کے لیے مختص و متعین کر دی جاتی ہے۔

2: فنائے مسجد (ضروریاتِ مسجد)

5 اذان کا کمرہ، 6 وضو خانہ، 7 استنجا خانہ، 8 مسجد کا گیٹ، 9 امام کا حجرہ 10 اِسٹور۔

یہ سب فنائے مسجد کہلاتے ہیں ان کو ضروریاتِ مسجد اور مَصالِحِ مسجد بھی کہتے ہیں۔

3: خارجِ مسجد

11 مدرسہ کا کمرہ۔ 12 فیملی رہائش، 13 مسجد و مدرسہ کی ضرورت کے لئے وقف کی

www.dawateislami.net

ہوئی دکانیں جو مسجد و مدرسہ کے لئے وقف پلاٹ سے متصل ہوتی ہیں البتہ ان کا رخ باہر کی طرف ہوتا ہے یہ خارِج مسجد کہلاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کچھ زمین ویسے ہی خالی پڑی ہوتی ہے وہ بھی خارِج مسجد کہلاتی ہے۔

مسجد میں دو قسم کے معمولات ہوتے ہیں۔ 1 عبادات، 2 حاجات۔ عبادات کا تعلق اصلِ مسجد سے ہے جبکہ حاجات کا تعلق فنائے مسجد اور خارِج مسجد سے ہے۔

عبادات سے متعلق تفصیل

اصل مسجد میں فرض و نوافل نمازیں پڑھی جائیں گی، قرآنِ پاک کی تلاوت کر سکتے ہیں، دورد و سلام پڑھ سکتے ہیں اللہ پاک کا ذِکر کر سکتے ہیں، درس و بیان و حمد و نعت پڑھ سکتے ہیں علمِ دِین کے حلقے لگا سکتے ہیں قرآن پڑھا سکتے ہیں گیارہویں و بارہویں وغیرہ کی محافل و بڑی راتوں کے اجتماعات، قل خوانی وغیرہ عبادات کر سکتے ہیں ان سب کے فضائل بے شمار ہیں جن کو عموماً علمائے کرام بیان کرتے آرہے ہیں اور ایک تعداد مساجد کی آبادکاری میں عبادات کے ذریعے سے اپنے دلوں اور سینوں کو منور کر رہے ہیں اللہ کریم اس میں مزید اضافہ فرمائے آمین۔

حاجات سے متعلق تفصیل

1 کھانا، پینا، 2 سونا، 3 اذان، 4 اعلانات 5 بچوں کا آنا 6 خرید و فروخت کرنا 7 گیس، بجلی اور پانی کا استعمال 8 اضافی سامان 9 مسجد کی دوکان / مکان کا کرایہ اور 10 مسجد کے لیے چندہ کرنا وغیرہ۔

آیئے ہم حاجات سے متعلق قدرے تفصیل سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

www.dawateislami.net

1.. مسجد میں کھانا، پینا

مسجد میں ہونے والی محافل (گیارہویں، بارہویں) وبڑی راتوں کے اجتماعات وغیرہ کے آخر میں جب کھانا کھلایا جاتا ہے یونہی رمضان المبارک میں افطاری وسحری کروائی جاتی ہے یہ سب عموماً اصلِ مسجد یعنی یا تو مسجد کے اصل ہال میں یا برآمدہ یا صحن میں کھانا پینا کیا جاتا ہے اصلِ مسجد (عینِ مسجد، جوفِ مسجد) میں جائز نہیں ہے ہاں اگر اصلِ مسجد میں کھانا پینا کرنا ہے تو تین باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1. اعتکاف کی نیت، 2. دستر خوان کا اہتمام، 3. مسجد و دستر خوان کی صفائی کا خیال رکھنا۔ مزید تفصیل ملاحظہ فرمایئے۔

1.. اعتکاف کی نیت کرنا

اگر ہم اعتکاف کرلیں گے تو کھانا، پینا جائز ہو گا ورنہ گنہگار ہوں گے لہذا جیسے ہی عین مسجد میں داخل ہوں تو فوراً اللہ پاک کی رضا اور حصولِ ثواب کیلئے اعتکاف کی نیت کرلیجئے، فقط کھانے پینے کیلئے نیت نہ کیجئے۔ اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں داخل ہوئے اب ضمناً کھا، پی سکتے ہیں، البتہ اعتکاف کی نیت نہ کی تھی کھانا وغیرہ آگیا تو اب اعتکاف کی نیت کرے کچھ ذِکر و درود کرلے پھر کھانا وغیرہ کھائے۔

بہار شریعت جلد 3 حصہ 16 صفحہ 497 پر ہے: "مسجد میں کھانا کھانا اور سونا معتکف کو جائز ہے غیرِ معتکف کے لیے مکروہ ہے، اگر کوئی شخص مسجد میں کھانا یا سونا چاہتا ہو تو وہ بہ نیت اعتکاف مسجد میں داخل ہو اور ذِکر کرے یا نماز پڑھے اس کے بعد وہ کام کرسکتا ہے۔

2.. دستر خوان

مسجد اللہ کا گھر، دربارِ الٰہی ہے اس کا ادب و احترام ہر ایک مسلمان پر لازم ہے لہذا خارجِ

www.dawateislami.net

مسجد میں کھانے پینے کا انتظام کیجئے اگر عینِ مسجد، یا فنائے مسجد میں کھانے، پینے کی حاجت در پیش ہو تو کھانے پینے سے پہلے دستر خوان ضرور بچھائیے کہ مسجد میں بغیر دستر خوان کے کھانا کھانے کی صورت میں غذا اور پانی کے کچھ نہ کچھ ذرات فرشِ مسجد پر گرتے ہیں اور بغیر دستر خوان بچھائے فرشِ مسجد/ مسجد کی دری کو آلودہ کرنے کی شرعاً اجازت نہیں کہ مسجد کو آلودہ ہونے سے بچانا واجب ہے۔ دستر خوان بچھا ہوا ہو تب بھی اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ غذا وغیرہ کے ذرات فرشِ مسجد یا مسجد کی صف، دری یا قالین پر ہرگز نہ گریں، ورنہ مسجد کو آلودہ کرنے والا گنہگار ہوگا۔

3 .. دستر خوان کی صفائی

صاف ستھرا، بدبو سے پاک، ریگزین، چمڑے / پلاسٹک کا ایسا بڑا دستر خوان بچھا ہو جس سے فرشِ مسجد آلودہ نہ ہو۔ کپڑے والا دستر خوان یا چھوٹے دستر خوان سے مسجد کو آلودہ ہونے سے بچانا مشکل ہے پھر استعمال شدہ دستر خوان کو خوب اچھی طرح صاف کرکے یا دھو کر خشک کرکے رکھا جائے تاکہ بدبو پیدا نہ ہو۔ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھئے کہ مسجد اللہ پاک کا گھر ہے اس میں بغیر اِعتکاف و دستر خوان کھانا نہیں کھانا مزید یہ کہ بہتر یہی ہے کہ فنائے مسجد میں ہی کھانا کھائیں اور کھلائیں البتہ صفائی کا وہاں بھی خیال رکھنا ہوگا کہ آداب کے لحاظ سے اس کا بھی حکم عینِ مسجد والا ہی ہے۔

محافل میں جو ڈیکوریشن والے کی دریاں کرایہ پر لاتے ہیں اُن میں عموماً بدبو ہوتی ہے کہ وہ انہیں کئی کئی ماہ بعد دھوتے ہیں ایسی دریوں کو مسجد میں بچھانا جائز نہیں۔ بدبو نہ بھی آتی ہو تب بھی ڈیکوریشن کی دریوں کو پہلے مسجد سے دور اچھی طرح جھاڑ لیا جائے کہ عموماً ان میں مٹی / دھول ہوتی ہے۔ اور دھول / مٹی سے مسجد آلودہ ہو جاتی ہے۔

www.dawateislami.net

بہارِ شریعت جلد 3 حصہ 16 صفحہ 497 میں ہے:(پاک وہند) میں تقریباً ہر جگہ یہ رواج ہے کہ ماہِ رمضان میں عام طور پر مسجد میں روزہ اِفطار کرتے ہیں، اگر خارجِ مسجد کوئی جگہ ایسی ہو کہ وہاں اِفطار کریں جب تو مسجد میں اِفطار نہ کریں۔ ورنہ داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کریں اب اِفطار کرنے میں حرج نہیں، مگر اس بات کا اب بھی لحاظ کرنا ہوگا کہ مسجد کا فرش یا چٹائیاں آلودہ نہ کریں۔

2.. مسجد میں سونا

عموماً مسجد میں ظہر کی نماز کے بعد خصوصاً گرمیوں میں کچھ لوگ سو جاتے ہیں اسی طرح بڑی راتوں کے اجتماعات میں بھی واپس گھر جانے کی بجائے وہیں مسجد میں سو جاتے ہیں اور صبح فجر کے بعد گھر جاتے ہیں اسی طرح بعض مساجد سے متصل مدارِس کے طلبہ تعلیمی حلقہ جب مسجد میں لگاتے ہیں تو بعض اوقات وہیں سو جاتے ہیں بہر حال جو بھی مسجد میں سونا چاہے تو اس پر لازِم ہے کہ اولاً اللہ پاک کے لیے اعتکاف کی نیت کرے، کچھ دیر اللہ پاک کا ذِکر کرے پھر چادر / کپڑا اپنے نیچے بچھا کر سوئے تاکہ احتلام کی صورت میں مسجد آلودہ ہونے سے بچ جائے اور اوپر بھی ایک چادر اوڑھے تاکہ بے حیائی / بے پردگی سے بچا رہے۔

ایسے موقع پر مسجد میں اگر آپ کسی کو سوتا ہوا پائیں تو نرمی اور حسن وخوبی کے ساتھ اس کو اعتکاف کی نیت کروا کر اجر وثواب کے حقدار بن جائیں ہوسکے تو ان کو اپنی چادر بھی پیش کیجیے اور خیال رہے کہ انہیں ڈانٹنے، جھڑکنے اور سخت لہجے میں سمجھانے سے بچیں تاکہ وہ شرعی حکم پر عمل کرنے کی برکت سے گنہگار ہونے سے بچ جائے اور آپ سے نفرت بھی نہ کرے۔ ہمارا کام سمجھانا ہے عمل کروانا ہمارا کام نہیں ہے، اگر کوئی الجھے بحث کرے تو ان سے دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست کر کے کنارہ کشی اختیار فرمالیجئے۔ عمومی طور پر ایسے

www.dawateislami.net

افراد سے بحث کرنے سے مسئلہ درست نہیں، بلکہ خراب ہوتا اور بارہا مسجد کا تَقَدُّس اور احکامِ شرعیہ پامال ہوتے ہیں۔

3..اذان کا معنی

اذان کا معنی ہے اِعلان کرنا اور اِعلان کرنا ایک حاجت اور ضرورت ہے اور عینِ مسجد حاجت اور ضرورت کے کاموں کے لیے نہیں ہے بلکہ عبادت کے لیے خاص ہے لہٰذا

عینِ مسجد میں اذان مت دیجئے

عموماً ہمارے ہاں عینِ مسجد کے محراب یا عینِ مسجد کی دیوار میں بنی المارِی میں سوراخ کرکے اندر رکھے مائیک پر ہی اذان دے دی جاتی ہے اور یہ خلافِ سنت و مکروہ ہے جبکہ سنت یہ ہے کہ عینِ مسجد سے باہر اور حدودِ مسجد کے اندر مسجد کے دروازے پر یا اذان والے روم میں یا مینار پر یا کوئی چبوترہ بنا کر اذان دی جائے۔

مسجد سے باہر اذان کیوں ضروری ہے؟

اِس لیے کہ یہ سلسلہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور، خلفائے راشدین، صحابۂ کرام، تابعین، تبع تابعین، علمائے متقدمین و متاخرین علیہمُ الرّضوان کے دورِ مبارک سے چلا آرہا ہے سب نے ہمیشہ اذان عینِ مسجد سے باہر دِلوائی اور سارے فقہائے اسلام نے ”اذان عینِ مسجد سے باہر دینے کا حکم“ اپنی کتبِ فقہ میں تحریر فرمایا ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی صراحت کے ساتھ عینِ مسجد میں اذان دینے کو ”خلافِ سنت، دربارِ الٰہی کی بے ادبی، ناجائز، مکروہِ تحریمی اور بدعتِ سیئہ کہا۔[1]

(1)...فتاویٰ رضویہ، 5/411

www.dawateislami.net

محرابِ مسجد میں اذان نہ دیجئے

محراب عینِ مسجد میں شامِل ہوتا ہے۔ محرابِ مسجد میں اذان دینا مکروہ وممنوع ہے کہ محراب، مسجد کا حصہ ہے اور مسجد میں اذان دینے کا یِہی حکم ہے۔

جمعہ کی اذانِ ثانی بھی عینِ مسجد سے باہر دیجئے

جمعہ کی اذانِ ثانی عینِ مسجد سے باہر دروازے یا فنائے مسجد میں امام کے سامنے دینا سنت ہے۔ لہٰذا جمعہ کی اذانِ ثانی امام کے سامنے عینِ مسجد سے باہر فنائے مسجد، سیڑھی یا مین گیٹ پر دی جائے۔ اگر مذکورہ صورتوں میں مشکل پیش آتی ہو تو محراب کے ساتھ متصل اذان کے کمرے میں ہی اسپیکر پر اذان دی جاسکتی ہے۔

مردہ سنت کو زندہ کیجئے

اذان مسجد سے باہر دینے کی سنت کو زندہ کرنے کے حوالے سے تربیت اور ترغیب دلاتے ہوئے اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ جلد 28 صفحہ 62 پر اِرشاد فرماتے ہیں: اے سردارانِ امت، علمائے اہلسنت، اللہ پاک نے آپ لوگوں کو اِحیائے سنت کے لیے تیار کر رکھا ہے اور آپ کے رسولِ گرامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے متعدد حدیثوں میں آپ کو اس کی دعوت دی ہے اس پر 100 شہیدوں کے اجر اور دارِ آخرت میں اپنی ہم نشینی کا وعدہ فرمایا ہے۔

مُردہ سنت کو زندہ کرنے پر تمام عمل کرنے والوں کا ثواب

حضرت عَمرو بِنْ عَوْف رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین، مالِکِ دارین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری کسی مُردہ سنت کو زندہ کیا اسے تمام عمل کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور ان (عمل کرنے والوں) کے اجر میں کچھ کمی

www.dawateislami.net

نہ ہو گی۔[1]

100 شہیدوں کا ثواب

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کے سب سے آخری رسول، بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے باغ کے مہکتے ہوئے پھول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنتوں پر مضبوطی سے عمل کیا اسے 100 شہیدوں کا ثواب ملے گا۔[2]

جنت میں قربِ مصطفٰی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، قاسمِ جنت، پیکرِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: جس نے میری سنت زندہ کی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے مجھ سے محبت رکھی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔[3]

سنت زندہ کرنا کب ہو گا؟

اعلیٰ حضرت فتاوٰی رضویہ جلد 5 صفحہ 403 پر اِرشاد فرماتے ہیں: ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنّت کی جائے گی جو مُردہ ہو گئی اور سنّت مُردہ جبھی ہو گی کہ اُس کے خلاف رواج پڑ جائے۔

احیائے سنت علماء کا خاص فرضِ منصبی ہے

مزید فتاوٰی رضویہ جلد 5 صفحہ 403 پر ہے: ”اِحیائے سنت علما کا تو خاص فرضِ منصبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہو اس کے لئے حکم عام ہے ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ

(1)...ابن ماجہ، المقدمہ، باب من احیا سنۃً قد امیتت، 47، حدیث: 210، دار الکتب العلمیہ بیروت

(2)...الزہد للبیہقی، الجزء الاول، ص 118، حدیث: 207، دار الجنان بیروت

(3)... معجم اوسط، 6/471، حدیث: 9439

www.dawateislami.net

اپنے شہر یا کم از کم اپنی اپنی مساجد میں اس سنّت کو زندہ کریں اور سَو سَو شہیدوں کا ثواب لیں اور اس پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ کیا تم سے پہلے عالِم نہ تھے یوں ہو تو کوئی سنّت زندہ ہی نہ کر سکے، امیرُ المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہُ عنہ نے کتنی سنّتیں زندہ فرمائیں اس پر ان کی مدح ہُوئی۔ مسلمان بھائیو! یہ دِین ہے کوئی دنیوی جھگڑا نہیں، دیکھ لو کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت کیا ہے، تمہاری مذہبی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔ حضرات علمائے اہلسنّت سے معروض: حضرات! اِحیائے سنت آپ کا کام ہے اس کا خیال نہ فرمایئے کہ آپ کے ایک چھوٹے نے اسے شروع کیا وہ بھی آپ ہی کا کرنا ہے، آپ کے رب کا حکم ہے:

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ (پ6، المآئدۃ:2)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمد

اذان دینے و امامت کرنے سے گُزَشتہ گناہ مُعاف

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ اِمامُ المُرسَلین، خاتمُ المَعصُومین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے پانچوں نمازوں کی اذان ایمان کی بِنا پر بہ نیّتِ ثواب کہی اس کے جو گُناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بنا پر ثواب کیلئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے اسکے گناہ جو پہلے ہوئے ہیں مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

4.. مسجد میں اعلان

اذان کا معنی ہے اعلان کرنا جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا جب اذان جیسا خوبصورت و

(1)... سنن کبریٰ للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب الترغیب فی الاذان، 1/ 809، حدیث: 2039، دار الجنان بیروت

www.dawateislami.net

مقدس اعلان مسجد سے باہر کرنے کا حکم ہے تو دیگر اعلانات بھی جن کا تعلق محلہ والوں کے ساتھ ہوتا ہے یعنی ان کو اطلاع کرنا مقصود ہوتا ہے یہ سب اعلانات بھی عینِ مسجد میں نہیں کر سکتے۔ مثلاً مرنے والے / جنازے کا اعلان، سبزی / پھل / بچہ گم ہونے / پولیو ٹیم، سرکاری اعلانات، مسجد کے اسپیکر پر عینِ مسجد میں بیٹھ کر چندہ جمع کرنے کا اعلان کرنا وغیرہ وغیرہ تمام قسم کے اعلانات عینِ مسجد میں نہیں کر سکتے۔ ہاں اذان والے روم (فنائے مسجد یا خارجِ مسجد) میں بعض اعلانات کر سکتے ہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”شرعِ مطہر نے مسجد کو ہر ایسی آواز سے بچانے کا حکم فرمایا ہے، جس کے لئے مساجد کی بِنا نہ ہو۔“[1]

دارُ الاِفتاء اہلسنت سے پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ: پولیو وغیرہ فلاحی کاموں کے لئے عینِ مسجد میں اعلان کرنے کی بالکل بھی اجازت نہیں ہے، البتہ اگر وہاں اس طرح کے فلاحی کاموں کے لئے اعلان کا عرف ہو، تو مسجد کے مائیک کو فنائے مسجد یا خارجِ مسجد میں رکھ کر اعلان کر سکتے ہیں۔

اس کے لیے اپنے علاقے کے مطابق تفصیلات بیان کرکے دارُ الاِفتا اہلسنت کے مفتی صاحب سے شرعی رہنمائی حاصل فرمالیجئے۔

تحریری اعلانات یا اشتہارات لگانا

اسی طرح مساجد کی اندرونی یا بیرونی دیواروں پر مختلف عنوانات مثلاً ”تلاشِ گمشدہ، فوری ضرورت ہے، یا دنیاوی و دینی محافل کے اشتہارات، بینر، فلیکس، لگانے کا رواج چل نکلا ہے، اس کے بارے میں دارُ الاِفتاء اہلسنت سے کئے گئے سوال کا جواب پیشِ خدمت

(1)... فتاویٰ رضویہ، 8/408

www.dawateislami.net

ہے۔ ایسے اشتہار جن پر جانداروں کی تصاویر ہوں، انہیں مساجد کی دیواروں یا کسی بھی دیوار پر لگانا، ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ اسلام میں بلا عذرِ شرعی تصویر بنانا، ناجائز ہے اور احادیثِ مبارکہ میں اس کی بہت سخت وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔ خصوصاً ایسی تصاویر جو کسی معظّمِ دینی کی ہو، اس سے مزید سختی سے روکا گیا ہے اور وہ اشتہار جسے مسجد کی دیواروں پر گوند لگا کر یا کیل ٹھونک کر لگایا جاتا ہے اور اس سے مسجد کی دیوار خراب اور بد نما ہو جاتی ہے، تو اگرچہ اس پر تصاویر نہ بھی ہوں، پھر بھی یہ ناجائز ہے کہ مسجد کی دیوار بھی حصۂ وقف ہے اور اس میں ایسا خراب تصرّف کرنا، ناجائز و گناہ ہے، ہاں ایسا دینی اشتہار جس میں کوئی شرعی خرابی نہ ہو اور مسجد کی اندرونی یا بیرونی دیوار میں وہ حصہ جو اشتہاروں کے لیے مخصوص ہو اور وہاں لگانے سے بقیہ دیوار خراب نہ ہو، تو اس کی اجازت ہے۔

مسجد میں اشتہار لگانے کے بارے میں فتاویٰ بحرُ العُلوم میں ہے: مدرسوں کے اشتہار میں عام طور سے دینی مسائل اور مدرسہ کے لیے چندہ کی اپیل ہوتی ہے اس کو مسجد کے اندر لگانے کی صورت میں 2 باتیں قابلِ لحاظ ہیں: اس میں مسئلہ کوئی غلط نہ لکھا ہو اور کسی گمراہ فرقے کا وہ اشتہار نہ ہو، اگر یہ دونوں باتیں اس اشتہار میں نہ ہوں تو اس کا مسجد میں لگانا، جائز بلکہ کارِ ثواب ہے۔(1)

5.. مسجد میں بچوں کا آنا یا لانا منع ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اس وقت مسجد میں جو بچے آتے ہیں وہ 2 قسم کے ہیں ایک سمجھدار، اور دوسرے ناسمجھ ہوتے ہیں بعدِ فجر اور بعدِ ظہر یا عصر و مغرب بچے عینِ مسجد میں ہی بیٹھ کر قرآن پاک پڑھتے ہیں یونہی بعض اپنے والد یا سرپرست کے ساتھ نماز پڑھنے

(1)... فتاویٰ بحر العلوم، 2/226، شبیر برادرز

www.dawateislami.net

آتے ہیں اب یا تو والد کو پتا ہے کہ میرا بچہ سمجھدار ہے یا ناسمجھ ہے یا پھر مسجد کے امام و قاری صاحب کو معلوم ہے جنہوں نے اسے روز پڑھانا ہوتا ہے ان دونوں کو چاہیے بالخصوص والد یا سرپرست کی ذمہ داری ہے کہ ناسمجھ بچہ کو عینِ مسجد میں مت لائیں کہ حدیثِ پاک میں منع کیا گیا ہے، مسجد میں ایسے بچوں کو لانا گناہ ہے جن کے بارے میں زیادہ گمان یہ ہو کہ پیشاب وغیرہ کر دیں گے یا شور مچائیں گے۔ دوڑیں گے، کھیلیں گے، شرارتیں کریں، ایک دوسرے کو ماریں گے اور نمازیوں کی پریشانی کا باعث بنیں گے۔ حضرت وَاثِلہ بِنْ اَسْقَع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ الله صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: اپنی مسجدوں کو بچوں، مجنونوں اور آوازیں بلند کرنے سے محفوظ رکھو۔ (1)

بچوں کو آدابِ مسجد سکھایئے

بچوں کو مسجد میں لانے سے قبل مسجد کے آداب سکھائیں جائیں کہ بیٹا مسجد میں جا کر شور نہیں کرنا، کسی طرح کا بھی کھیل کود وغیرہ شرارت، لڑائی سے بچنا ہے نماز میں پیچھے یا دائیں، بائیں مُڑ مُڑ کر نہیں دیکھنا، گھر میں ان کو پوری نماز سکھائیں جب سمجھدار پائیں تو اب مسجد میں لائیں۔ تنبیہ! ایسے ناسمجھ بچے، جن سے نجاست کا زیادہ گمان ہو، مسجد میں انہیں لانا مکروہِ تحریمی یعنی ناجائز و گناہ ہے اور اگر نجاست کا احتمال اور شک ہو، تو مکروہِ تنزیہی ہے یعنی گناہ تو نہیں، مگر بچنا بہتر ہے۔

مسجد میں بچوں کی صف کب اور کہاں بنائی جائے؟

نمازِ باجماعت کے اندر بالغوں کی صف میں شامل ہونے والے بچے دو قسم کے ہیں

(1)...ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب مایکرہ فی المساجد، 128، حدیث: 748

www.dawateislami.net

اور ہر ایک کا علیحدہ حکم ہے۔

(1)... بالکل ناسمجھ جو نماز پڑھنا ہی نہیں جانتا۔ ایسا بچہ شرعی طور پر نماز کا اہل ہی نہیں ہے، اگر وہ صف میں کھڑا ہو، تو صف بھی قطع ہو گی اور قطعِ صف ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا اگر ایسا ناسمجھ بچہ بالغوں کی صف میں کھڑا ہو، چاہے نماز شروع کر چکا ہو یا نہیں بہر صورت اس کو شفقت کے ساتھ یا تو پچھلی صف میں کر دیا جائے یا جو نمازی آتا جائے، وہ اس کو سائیڈ میں کر کے اس کی جگہ خود کھڑا ہوتا جائے۔

(2)... سمجھدار بچہ جو نماز سے واقف ہو۔ یہ بچہ شرعی طور پر نماز کا اہل ہے اور اس کی نماز درست ہے۔ یہ اگر بالغوں کی صف میں کھڑا ہو کر نماز شروع کر دے، تو اسے صف میں ہی کھڑا رہنے دیا جائے، وہاں سے ہٹا کر اس کو سائیڈ میں یا پیچھے نہ کیا جائے، بلکہ نماز شروع کرنے سے پہلے ایسا سمجھدار بچہ ایک ہی ہو، تو اسے بالغوں کی صف میں کھڑے ہونے کی واضح طور پر اجازت ہے اور اس کے کھڑا ہونے سے صف بھی قطع نہیں ہوتی، البتہ اگر ایسے ہی سمجھدار بچے ایک سے زائد ہوں، تو ان کو نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شفقت و محبت سے پیچھے کر دیا جائے کہ بچوں کی صف سب سے آخر میں بنانے کا حکم ہے۔

سمجھدار اور ناسمجھ کی کلاس الگ الگ بنائیں

حضرت مَعاذ بن جَبَل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبیِّ مکرم، شفیعِ معظّم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اپنی مسجدوں کو بچوں، مجنونوں اور آوازیں بلند کرنے والوں سے محفوظ رکھو۔[1] فتاوٰی رضویہ شریف میں ہے: اگر بچے بلکہ بوڑھے بھی بے تمیز، نامہذّب ہوں، غُل

(1)... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب البیع والقضاء فی المسجد، 1/331، حدیث: 1729، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

مچائیں، بے حرمتی کریں، مسجد میں نہ آنے دیئے جائیں۔(ناسمجھ) بچوں کو مسجد میں تعلیمِ قرآن جائز نہیں کیونکہ مروی ہے کہ اپنی مسجدوں کو اپنے بچوں اور پاگلوں سے محفوظ رکھو، یہ عدمِ جواز میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر مسجد (کی طہارت واحترام) کے سلسلہ میں ان پر بھروسا نہیں تو مطلقاً ناجائز ہے ورنہ بنیتِ اجر و ثواب (تعلیمِ قرآن) جائز اور اجرت (تنخواہ) پر ناجائز ہے اس پر دلیل اس حدیث سے استدلال ہے کہ اس میں بچوں کے ذِکر کے ساتھ پاگلوں کا ذِکر ہے لہٰذا حدیث میں بچوں سے مراد وہ ہیں جو بے عقل ہوں یا ان پر آدابِ مسجد کے سلسلہ میں بھروسانہ کیا جاسکتا ہو۔کیونکہ جسے عقل نہیں وہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتا۔ (1)

لہٰذا مسجد میں لگنے والے مدرسے کے قاری وامام صاحب بھی سمجھدار اور ناسمجھ بچوں کی کلاس الگ الگ بنائیں اور سمجھدار بچے دیگر شرائط پائی جانے کی صورت میں عینِ مسجد کے ہال میں جبکہ ناسمجھ بچے فنائے مسجد میں کسی کمرے میں پڑھائیں اور بچے وہیں نماز بھی سیکھیں اور پڑھیں، انتظامیہ پر بھی لازِم ہے کہ اس کا خاص خیال رکھیں اور اس معاملے میں غور کریں کہ جہاں بھی مسجد ہو وہاں کسی شخصیت سے مدرسے کے لیے الگ سے جگہ وقف کروائیں یا کوئی قریبی سرکاری و نیم سرکاری اسکول یا کوئی عمارت کرائے پر لیں اور بچوں کو قرآنِ پاک و نماز سکھانے کا سلسلہ وہاں پر کریں تاکہ دربارِ اِلٰہی کی بے ادبی سے بچا جا سکے، اور والدین یا سرپرست بھی گنہگار ہونے سے بچ سکیں۔

6.. مسجد و فنائے مسجد میں خرید و فروخت

جمعہ کے روز یا کسی اجتماع یا بڑی راتوں کی محفلوں میں عمومی طور پر گیٹ کے اندر ٹوپیاں،

(1)...فتاوٰی رضویہ، 16/458تا460

www.dawateislami.net

تسبیحات، مسواک، عطریات اور کتب و رسائل فروخت کرنے کا سلسلہ ہوتا ہے۔ گیٹ کے اندر کا حصہ فنائے مسجد ہوتا ہے عینِ مسجد میں اور فنائے مسجد میں کہیں پر بھی اس طرح کے اسٹال لگا کر خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہے ہاں رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کا سنتِ اعتکاف کرنے والا جبکہ یہ فنائے مسجد میں ہو اور بیچنے والا فنائے مسجد سے باہر (خارجِ مسجد جگہ پر) کھڑا ہو تو معتکف صرف اپنی حاجت اور ضرورت کے مطابق خرید سکتا ہے سنتِ اعتکاف کے علاوہ عام دنوں میں دونوں کا خارجِ مسجد ہونا ضروری ہے۔

7.. مسجد کی بجلی، گیس کا استعمال

مسجد کے لیے لگائے گئے بجلی کے میٹر اور گیس کے میٹر میں بجلی اور گیس وقف کی بجلی اور گیس کہلائے گی۔ اس کو مسجد کے کاموں کے علاوہ استعمال کرنا جائز نہیں ہے عموماً دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ پڑوسی وغیرہ جن کو بجلی / گیس کی اپنے گھر کے لیے ضرورت ہوتی ہے وہ مسجد سے تار یا گیس کا پائپ لگا کر اپنے گھر استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بجلی، گیس کا مکمل بل مسجد کا بھی ہم ہی ادا کر دیں گے اس طرح بل ادا کر دینے سے بھی ان کا استعمال کرنا جائز نہیں ہو گا لہٰذا اگر کہیں ایسا ہوا ہے تو اس کو فوراً ختم کر دیجئے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ بھی کیجئے۔

اس کے بارے میں دارُ الاِفتاء اہلسنت سے کئے گئے سوال کا جواب پیشِ خدمت ہے۔

مسجد کی بجلی و جگہ کو غیرِ محل میں استعمال کرنا اور مسجد کی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو اس کے مَصرَف (استعمال کی جگہ) کے علاوہ میں استعمال کرنا ناجائز و حرام ہے۔

ہاں البتہ مسجد کی حدود میں فنائے مسجد یا خارجِ مسجد میں صرف امام / مؤذن / مسجد کے خادم کی فیملی رہائش یا حجرۂ مسجد میں بجلی / گیس کی لائن دی جا سکتی ہے۔

www.dawateislami.net

نمازی اور اعتکاف کرنے والے بھی خیال رکھیں

نمازی حضرات اور اعتکاف کرنے والوں کے بعض استعمالات ایسے ہیں جو مسجد کی اشیاء کو استعمال کرنے کے اعتبار سے معروف نہیں، ایسے استعمالات کی شرعاً ان کو بھی اجازت نہیں ہو گی وہ استعمالات یہ ہیں: مسجد کی گیس پر کھانا پکانا۔ کپڑے استری کرنا۔ ذاتی لیپ ٹاپ مسجد کی بجلی سے چارج کرنا۔ مسجد میں سوتے ہوئے مسجد کے ائیر کنڈیشنز چلانا یا سردیوں میں سونے کے لئے ہیٹر چلانا۔

مسجد کے پانی کا استعمال

مسجد کی موٹر اور ٹینکی کا پانی صرف وضو اور استنجا اور ضرورتاً غسل کے لیے ہوتا ہے اور بعض مساجد میں پانی کے کولر بھی رکھے ہوتے ہیں اس سے نمازی پانی پی سکتے ہیں، مسجد سے ضرورت کے لیے صرف معمولی (تھوڑی مقدار میں) پانی لے جانے کی ہی اجازت ہے۔ زیادہ مقدار میں یا جگ بھر کر نہیں لے جاسکتے۔

نمازیوں اور اہلِ محلّہ کیلئے مسجد میں پانی کا پلانٹ لگانا

بعض مساجد کے اندر یا باہر کھاری پانی کو میٹھا بنانے کے لیے یا منرل Mincral بنانے کے لیے واٹر پلانٹ لگا دیا جاتا ہے اس سے محلہ کے لوگ اپنی مرضی کے مطابق پانی بھر کر لے جاتے ہیں بعض جگہ پانی کا ایک نل مسجد کی دیوار پر باہر کی طرف لگا دیا جاتا ہے پانی تو مسجد کی ٹینکی سے آتا ہے البتہ اہل محلہ کی طرف سے اس نل سے جب چاہے پانی کی بوتل وبالٹی وغیرہ بھر کر لے جانے کا سلسلہ ہوتا ہے۔ یہ بھی جائز نہیں ہے۔

مسجد کے پانی سے غسل کرنا، کپڑے دھونا

بعض گاؤں، دیہات وغیرہ میں جمعہ والے دن لوگ مسجد میں ہی آکر غسل کرتے

www.dawateislami.net

ہیں بعض جگہوں پر تو مسجد کا پانی پڑوسی اپنے گھر کی تعمیرات میں استعمال کرتے ہیں کہ بجلی کا بل ہم خود ادا کردیں گے مسجد پر بوجھ نہیں بنیں گے، اسی طرح معتکف اور غیرِ معتکف مثلاً راہِ خدا کے مسافر مساجد میں ٹھہرنے کی صورت میں کپڑے بھی مسجد کے پانی سے دھوتے ہیں ان سب صورتوں میں کب جائز ہے اور کب پانی کا استعمال جائز نہیں ہے اس کے لیے دارُالاِفتاء اہلسنت کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

مسجد کی چیزوں کو غیرِ مصرف میں خرچ کرنے کے حوالے سے بہارِ شریعت میں ہے مسجد کی اشیاء مثلاً لوٹا چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کرسکتے۔ یوہیں مسجد کے ڈول/رسی سے اپنے گھر کے لئے پانی بھرنا یا کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا، ناجائز ہے۔(1)

پانی، بجلی، سامان کا ذاتی استعمال

فتاویٰ خلیلیہ میں مسجد کے پانی، بجلی یا کوئی اور چیز عام استعمال کرنے کے بارے میں سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا: مسجد کی اشیاء صرف مسجد میں استعمال ہوسکتی ہیں۔ مسجد کے علاوہ کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کرسکتے۔(2) اسی میں ہے: سرکاری نل سے آنے والا پانی اگر مسجد کی ٹینکی میں آچکا تو مسجد کی ملک ہوگیا اسے اب گھریلو استعمال میں لانا جائز نہیں۔(3) مسجد کے سامان کا ذاتی استعمال کرنا ہرگز جائز نہیں ہے اگرچہ استعمال کرنے والا مسجد میں کچھ رقم دے۔

(1)... بہارِ شریعت، 2/562، 561، حصہ 10، مکتبۃ المدینہ کراچی

(2)... فتاویٰ خلیلیہ، 2/579، ضیاء القرآن پبلی کیشنز

(3)... فتاویٰ خلیلیہ، 3/538

www.dawateislami.net

مسجد کی ٹینکی پانی سے بھری رہنے کا آسان طریقہ

مسجد کی ٹینکی کے بھر جانے کا خاص خیال رکھا جائے عموماً لوگ آخری پانچ منٹ میں آتے ہیں جب نل کھولتے ہیں تو پانی کم ہوتا ہے جس کی وجہ سے جماعت کی رکعات نکل جاتی ہیں اور بعض اوقات موٹر چلادی جاتی ہے لیکن بند نہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے دوران اوور فلو(Over flow) ہوجانے کی آواز آتی ہے اس کیلئے ایک سسٹم مارکیٹ سے ملتا ہے وہ ٹینکی میں لگادیا جائے تو ایک لیول پر خود بخود چل بھی جائے گی اور بند بھی ہوگی اور پانی کے ختم ہونے کی شکایت بھی نہ ہوگی اور اوور فلو ہونے سے بھی بچ جائیں گے۔اِن شاءَاللہُ الکریم

8.. مسجد کا اضافی سامان و مرمت

مسجد کا سامان دو قسم کا ہے 1: ایک جس کی فی الحال حاجت ہے 2: دوسرا جس کی حاجت نہ رہے۔

مسجد کی دریاں، قالین، گھڑی، اسپیکر، پانی کی مشین، اے سی، پنکھے، ایئر کولر اور ڈیسک وغیرہ جب تک استعمال کے قابل ہوں یعنی جس کی فی الحال حاجت ہے ان کی حفاظت ضروری ہے اگر نہیں کریں گے تو ضائع ہوجائیں گے اور پھر جس کی ذمہ داری اس کی حفاظت کی ہوگی اس پر تاوان (جرمانہ) لازم آئے گا۔

آسان مثال

اس کو مثال سے سمجھتے ہیں، ایک واٹر کولر جس کو گرمیوں میں استعمال کیا تھا جب گرمیاں ختم ہوگئیں تو اس کو صاف اور اندر سے خشک کرکے اگر رنگ کی حاجت ہو تو ایک چھوٹی ڈبی رنگ (تقریباً500روپے) کی لے کر رنگ کرکے اس پر کور(Cover) چڑھا کر حفاظت کے

www.dawateislami.net

ساتھ رکھ دیا جائے جیسا کہ ہمارے گھروں میں سردیوں گرمیوں میں چیزیں پیٹی، بکس یا الماری میں حفاظت کے ساتھ رکھے جاتے ہیں تا کہ اگلے وقت کام آسکیں، عموماً مسجد کے معاملات ایسے نہیں ہوتے، کولر میں سے نہ پانی نکالا، نہ کور(Cover) کیا، نہ رنگ کیا ایسے ہی رکھ دیا اب جب اگلا سال آیا کولر کو اسٹور(Store) سے باہر نکالا تو وہ خراب ہے اس کی ٹینکی میں سوراخ ہو چکے ہیں زنگ لگ چکا ہے اب ویلڈنگ (welding) کرنے والے کو بلوایا گیا اس نے کہا جنابِ والا ٹینکی نئی بنے گی دس ہزار 10000 خرچ آئے گا انتظامیہ کا آپس میں مشورہ ہوتا ہے کہ پرانے کولر پر بہت زیادہ خرچ آرہا ہے جبکہ نیا کولر 15000 کا آئے گا بہتر ہے کہ نیو کولر لے لیا جائے لہٰذا لوگوں سے چندہ کر کے نیا کولر لے لیا گیا اور پرانا کولر کباڑی کو دیا گیا جو کہ 500 کا فروخت ہوا یعنی جو کولر 500 میں اگلے سال کے لیے تیار ہونا تھا 500 روپے میں فروخت کرنا پڑا۔

ایسی صورت حال میں جس کی حفاظت کی ذمہ داری تھی اس نے اس کی صفائی نہ کی، پانی نہیں نکالا، اس میں رنگ کر کے اس پر کور (Cover) نہیں چڑھایا اس پر تاوان (جرمانہ) لازم آئے گا اپنے پلے سے اس کولر کی جتنی عرف کے مطابق قیمت بنتی ہے وہ مسجد کو دینی ہوگی اور اگر کسی فرد نے وہ کولر مسجد کو دیا تھا تو اس کو قیمت واپس کرنی ہوگی یہ دوسری صورت بنے گی کہ اب اس کی مسجد کو حاجت نہ رہی۔

لہٰذا مسجد کے سامان کے 2 حصے کر لیے جائیں (1) جن کی مسجد کو کسی وقت بھی حاجت ہے اس کی صفائی ستھرائی اور حفاظت کا خاص خیال رکھا جائے تا کہ تاوان سے بچا جاسکے اور (2) جس کی مسجد میں حاجت نہیں ہے اس کو مسجد کے اسٹور (Store) میں نہ رکھیں بلکہ اگر مسجد کے چندہ سے خریدی تھی تو عرف کے مطابق اس کو فروخت کر دیں اور اگر کسی

www.dawateislami.net

نے ڈونیٹ (Donate) کی ہے تو اس کو واپس کر دیں۔

مسجد کے دروازے، نل، لوٹے وغیرہ سامان کی مرمت

اس وقت بعض مساجد کے وضو خانے اور واش روم کی صورتِ حال کچھ یوں ہے کہ نل لیک (leak) ہے پانی ٹپک رہا ہے، نل میں مسواک لگی ہے، اوپر اینٹ رکھی ہے یا کپڑے سے باندھا ہوا ہے پھر بھی پانی قطرہ قطرہ گر رہا ہے واش روم کے لوٹے بھی لیک (leak) ہیں ان میں پانی ٹھہرتا ہی نہیں استنجا کیسے کریں گے، پھر دروازے کی کنڈی ہی نہیں ہے اس میں لکڑی وغیرہ لگا کر بند کرنا پڑتی ہے یا دیوار میں کیل لگا کر دھاگے سے کنڈی باندھ دی جاتی ہے۔ یہ بھی نہ ہو تو نیچے دروازے کے آگے اینٹ رکھ دی جاتی ہے اور اینٹ بھی نہ ہو تو استنجا کرتے وقت ہاتھ رکھنا پڑتا ہے تاکہ کوئی باہر سے دروازہ نہ کھول دے۔

استنجا خانہ کی روزانہ صفائی کیجئے

یونہی استنجا خانے روزانہ صاف نہیں کیے جاتے جس کی وجہ سے اتنی سخت بدبو آتی ہے کہ ناک اور آنکھ میں چبھتی ہے یہاں تک کہ بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے اور اگر بدبو کا رخ مسجد کے صحن یا ہال کی طرف ہو تو یہ جائز نہیں ہے کہ مسجد کو بدبُو سے بچانا واجب ہے اس کی صفائی میں مختلف کیمیکلز ملتے ہیں جن سے گھروں کا استنجا خانہ گھر کی خواتین دھوتی ہیں وہی کیمیکلز یہاں بھی ڈال دیے جائیں تو باتھ روم صاف ستھرے ہو جائیں گے۔

واش روم کے دروازے!

اسی طرح باتھ روم کے دروازے نیچے سے زنگ لگ کر ختم ہو جاتے ہیں ان سے بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے اگر ہر ماہ ایک دروازہ ہی رنگ یا پالش کر دیا جائے جس پر اتنا زیادہ خرچ نہیں آئے گا تو سدا بہار یہ دروازے کام آئیں گے۔

www.dawateislami.net

استنجا خانہ بنانے کے متعلق اہم مسئلہ

ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ واش روم بناتے وقت استنجا خانوں کا رُخ شمالاً، جنوباً 90 کے زاویے پر ہونا چاہیے لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ وہ مساجد جن کی دیوار قبلہ سے 45 کے زاویے پر ہے تو عموماً مستری اور انتظامیہ کو مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ان کا رُخ بھی دیوار کی سیدھ میں ہی یعنی 45 کے زاویے پر ہی بنا دیا گیا ہے اور مزید یہ کہ ڈبلیو-سی بھی چھوٹی اور دیوار کے ساتھ اس طرح بنائی گئی ہے کہ جب بندہ اس پر بیٹھتا ہے تو اس کو 45 زاویے کے اندر یعنی 44، 43 کے زاویے پر بیٹھنا پڑتا ہے اور بعض تو استنجا خانے بنے ہی 45 زاویے کے اندر ہیں اور بعض کی پیٹھ ہی قبلہ کی جانب رکھی گئی ہوتی ہے کہ انتظامیہ اور مقامی لوگ یہ سمجھتے ہیں شاید قبلہ کی طرف صرف منہ کرنا حرام ہے پیٹھ کرنے میں حرج نہیں ہے جبکہ ایسا نہیں ہے بلکہ برہنہ (یعنی بدن پر کپڑے نہ) ہونے کی حالت میں قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ دونوں حرام ہیں اور بیٹھنے والا گنہگار ہوتا ہے اور یہی حال بعض گھروں کے استنجا خانوں کا ہے سب کو چاہیے کہ فوراً اس کو درست کروائیں، اور بناتے وقت ہی اس کا بھرپور خیال فرمائیں۔ نقشہ بنانے والے بھی نقشہ بناتے وقت اس کو پیشِ نظر رکھیں۔

کہیں ایسا ہو چکا ہے تو مسجد انتظامیہ کو چاہیے کہ فوراً اس کا حل نکالیں اور کسی اچھے مستری کو لگا کر اس ڈبلیو-سی کو صحیح حالت میں نکلوا کر اس کو شمالاً، جنوباً 90 کے زاویے پر کروائیں تاکہ لوگ گنہگار ہونے سے بچ سکیں۔

واش روم کی سیٹ (W-C) اور نل پر توجہ!

مزید یہ کہ واش روم بناتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ یہاں بڑوں نے بیٹھ کر استنجا کرنا ہے ڈبلیو-سی کی سیٹ چھوٹی بچوں والی نہ لگوائیں بلکہ جمبو سائز کی، درمیان

www.dawateislami.net

میں، دیوار سے کم از کم ایک فٹ کا فاصلہ چھوڑ کر لگوائیں تا کہ بائیں پاؤں پر زور دے کر استنجا کر سکے کہ اِس طرح بڑی آنت کا مُنہ کُھلتا ہے اور اِجابت آسانی سے ہوتی ہے۔ تقریباً ساڑھے تین سے چار فٹ کا واش روم ہو تو کفایت کرے گا، اس سے چھوٹا نہ ہو بعض تو اتنے چھوٹے ہیں کہ اندر ذرا سا بھاری آدمی استنجا کرتے وقت پھنس جاتا ہے اٹھنا، بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پھر جو دیوار میں نل لگا ہوا ہے وہ ڈبلیو-سی کے اتنا قریب ہے کہ نل کھولنے پر گھٹنے اور پاؤں پر پانی پڑتا ہے نل بھی تھوڑے فاصلے پر ہو بہتر ہے کہ سامنے کی طرف نل ہو اور نیچے لوٹا رکھنے کی مناسب جگہ بھی ہو تا کہ چھینٹوں سے بچ سکیں۔

انتظامیہ کی خصوصی ذمہ داری

اس میں انتظامیہ (متولی، صدر، جنرل سیکرٹری، فنانس سیکرٹری اور ممبرز وغیرہ کمیٹی کے افراد) پر لازِم ہے کہ ان تمام بیان کردہ چیزوں کی مرمت پر توجہ دیں اتنا زیادہ خرچہ نہیں ہے بس توجہ کی حاجت ہے اگر آپ کو مسجد کی خدمت کی سعادت ملی ہے تو خوفِ خدا رکھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ مسجد کے جملہ امور کا خیال رکھنا اور چندہ جمع کرنے کے ساتھ ساتھ جہاں ضرورت ہو بروقت خرچ کرنا آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔

9.. مسجد کی دکان و مکان کا کرایہ

امام کے لیے بنائی گئی فیملی رہائش کو بعض انتظامیہ کے افراد خالی ہونے کی صورت میں کرایہ پر دے دیتے ہیں یہ بھی جائز نہیں ہے اس میں امام ہی رہے گا یا خالی چھوڑ دیا جائے یا اگر شرعاً اِجازت ملے تو مسجد کے اسٹور یا بچوں کے قرآن پڑھانے کے طور پر استعمال کیا جائے گا اسی طرح اگر کوئی مکان مسجد کی آمدنی کے لیے وقف ہوا ہے تو اس کو کرایہ پر ہی دینا ہو گا اگر امام رہنا چاہے تو امام بھی کرایہ دے گا بغیر کرایہ کہ نہیں رہ سکتا اسی طرح اگر وہاں بچوں یا

www.dawateislami.net

بچیوں کا مدرسہ قائم کرنا ہے تو مدرسہ کی انتظامیہ عرف کے مطابق مسجد کو کرایہ دے گی۔

مسجد کا مکان ہو تو سب سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ وہ امام مؤذن کی رہائش کے لیے ہے یا مسجد کی آمدنی کیلئے یعنی کرایہ پر دینے کیلئے۔ اگر مسجد کے امام و مؤذن کی رہائش کیلئے وقف کیا ہے تو اسے کرایہ پر دینا حرام ہو گا اور اگر مسجد کی آمدن یعنی کرایہ کے لیے وقف ہے تو اس میں امام و مؤذن کو رہائش کرنا جائز نہیں ہو گا۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ ج 16 ص 452 پر ہے، جو مسجد پر اس کے استعمال میں آنے کے لئے وقف ہیں انہیں کرایہ پر دینا لینا حرام کہ جو چیز جس غرض کے لئے وقف کی گئی دوسری غرض کی طرف اسے پھیرنا ناجائز ہے اگرچہ وہ غرض بھی وقف ہی کے لئے فائدہ کی ہو کہ شرطِ واقف مثلِ نصِّ شارع صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم واجبُ الاِتّباع ہے۔ (واقف کی شرط پر عمل حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حکم کی طرح ضروری ہے) کتاب "وقف کے شرعی مسائل" ص 48 پر ہے، مسجد پر جو مکان اس لئے وقف ہیں کہ ان کا کرایہ مسجد میں صَرف (استعمال) ہو گا یہ مکان بھی امام و مؤذن کو رہنے کے لیے نہیں دے سکتے اور دے دیا تو امام مؤذن کو رہنا منع ہے۔

مسجد کی آمدن کے لیے عموماً چند دوکانیں مسجد کے فرنٹ پر بنادی جاتی ہیں اور جس کو کرایہ پر دی جاتی ہے وہ اس کا کرایہ بہت کم دیتا ہے مثلاً مسجد کی دوکان کا کرایہ 5000 ہے اور اس کے آس پاس ذاتی دوکان والے اپنی دوکان کا کرایہ 20000 لے رہے ہیں اگر تو سب کی دوکانیں برابر ہیں کوئی فرق نہیں ہے تو مسجد کی دوکانوں کا کرایہ بھی 20000 ہی وصول کیا جائے گا اگرچہ دوکاندار کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو کہ بندہ اپنی ذاتی ملکیت میں کم کرنے کا اختیار رکھتا ہے لیکن مسجد اللہ کا گھر ہے اس میں کسی کو کم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

عمومی طور پر ہماری مسجد کے مکان یا دوکان کا کرایہ عرف سے بہت کم ہوتا ہے، یوں

www.dawateislami.net

مسجد کی آمدن بھی کم ہوتی ہے، یاد رہے کہ مسجد کی دوکان یا مکان کا کرایہ عرف سے کم لینے کی صورت میں وقف میں بے جا زیادتی ہوگی اور کم کرایہ لینا درست نہیں ہوگا۔ یاد رہے مسجد پر وقف دکانوں یا مکان کو عرف کے مطابق کرایہ پر دینا لازم ہے، اگر کم کرایہ پر دیا تو کرایہ کی کمی کرائے دار سے لی جائے گی جیسا کہ ”وقف کے شرعی مسائل“ ص 75 پر مذکور ہے کرایہ کی کمی کرائے دار سے وصول کی جائے گی اور متولی سے بھول کر یا غفلت سے ایسا ہوا تو معاف کر دیں گے اور قصداً کیا ہو تو یہ خیانت ہے، ایسے متولی کو معزول کر دیا جائے گا۔

وقف کے مکان کو کرائے پر دینے کی مدت

وقف کی دکان یا مکان کو کرایہ پر دینے کی مدت بہت لمبی نہیں ہونی چاہیے، ”وقف کے شرعی مسائل“ ص 52 پر مذکور ہے ”تین سال سے زیادہ کے لیے کرایہ پر دینا جائز نہیں۔“ اگر واقف نے کرایہ کی کوئی مدت بیان کر دی ہے تو اس کی پابندی کی جائے اور نہ بیان کی ہو تو مکانات کو ایک سال تک کے لیے اور زمین کو تین سال تک کے لیے کرایہ پر دیا جائے، ہاں وقت اور جگہ کے حساب سے اس مدت میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔

مسجد کی دکان کا کرایہ معاف کرنا

وقارُ الفتاویٰ ج 1 ص 320 پر ہے ”متولی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وقف شدہ دکان یا مکان کا کرایہ، کرایہ دار کو معاف کرے اور کرایہ دار کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ وقف کے مال کو متولی کی اجازت سے اپنے پاس رکھے اور کرایہ ادا نہ کرے۔

10.. مسجد کے لیے سامان لینے اور چندہ جمع کرنے کا صحیح طریقہ

چندہ لینے کی 2 صورتیں ہیں اس کو یاد کر لیجیے۔

www.dawateislami.net

1.. جب بھی مسجد کے لیے قالین، دریاں، کولر وغیرہ سامان لینا ہو تو بہتر ہے کہ مسجد کے جمع شدہ چندے سے ہی خریدے جائیں کہ اس میں آسانی ہے کہ بعد میں جب مسجد کو حاجت نہ رہے تو انتظامیہ کو اَز خود فروخت کرنے کی اجازت ہو جائے گی ورنہ اگر کسی سے ڈونیٹ کروائی یا مخصوص کولر وغیرہ کے نام پر چندہ کیا تو سب چندہ دینے والوں کا ریکارڈ رکھنا ہو گا کہ جب مسجد میں اس چیز کا استعمال ختم ہو گا تو ان سب چندہ دینے والوں کی اجازت سے وہ چیز فروخت کر سکتے ہیں یا سب کی اجازت سے کسی اور کام میں استعمال ہو سکے گی اور اب تک مسجد انتظامیہ کے پاس چندہ دینے والوں یا چیز دینے والوں کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے لہٰذا ہمیشہ مسجد کے نام پر چندہ جمع کریں کسی مخصوص مد کے لیے چندہ جمع نہ کریں۔

2.. عموماً اس وقت ایک متوسط (درمیانے) گھر کا آمدن و خرچ ماہانہ کم و بیش 50000 تک ہے اگر محلہ میں بالفرض پچاس گھر ہوں تو سب گھر صرف ایک ایک 1000 روپے اپنے محلہ کی مسجد میں خرچ کریں اور 49000 اپنے گھر پر خرچ کریں تو اللہ پاک اس میں برکت بھی دے گا اور مسجد کی کم از کم ماہانہ 50000 آمدن ہو گی گھر زیادہ ہوں تو آمدنی مزید بڑھ جائے گی۔ اس سے مسجد کے جملہ کام مثلاً امام و موذن کی تنخواہ، بجلی، گیس کے بل، مسجد کے خراب دروازے، کولر، ائیر کولر، واٹر کولر، اے۔سی اور نل کی مرمت یا تبدیلی، واش روم کی کیمیکلز کے ساتھ صفائی اور رنگ روغن وغیرہ کے مُعاملات بحُسن و خوبی ہو پائیں گے اور کسی مخصوص مد میں چندہ جمع کرنے کی حاجت بھی پیش نہیں آئے گی اِن شاءَ اللہُ الکریم

مُتَوَلِّیِٔ مسجد کیلئے کار آمد باتیں

پیارے اسلامی بھائیو! کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں مساجد کی خدمت کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ عُرفِ عام میں آج کل ایسے خوش نصیبوں کو ”مُتَوَلِّی“ کہا جاتا

www.dawateislami.net

ہے۔ بعض مساجد میں مسجد کمیٹی یا اس کے صدر کو بھی متولی کہا جاتا ہے" ایک متولی (یا مسجد کمیٹی) کو کیسا ہونا چاہیے؟" اس سے متعلق چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں:

✿ متولی کو چاہیے کہ خود کو مسجد کا خادم سمجھے اور مسجد کی خدمت میں یہ نیت کرے کہ اللہ پاک کے گھر کی خدمت کرکے اس کی رضا حاصل کروں گا۔ نہ یہ کہ لوگوں کے سامنے میر او قار بلند ہو اور مسجد کے معاملات پر میری اجارہ داری قائم ہو۔

✿ مسجد کمیٹی یا متولی وغیرہ بلکہ ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ مساجد کو غیر شرعی معاملات سے بچایا جائے اور مسجد کے آداب کا خصوصی اہتمام کرے مثلاً شور شرابے، لڑائی جھگڑے، دنیاوی گفتگو، بھیک مانگنے، تھوکنے، انگلیاں چٹخانے، مسجد کو بچوں پاگلوں اور نجاست وغیرہ سے بچانے کا اہتمام کرے۔

✿ مسجد کے انتظامی معاملات کے ساتھ ساتھ مسجد کو پاکیزہ رکھنے کا بھی خصوصی اہتمام کرے، اس کے لیے فقط مسجد کے خادم کی صفائی وغیرہ پر اکتفاء کرنے کے بجائے اللہ پاک کی رضا کے لیے بذاتِ خود مسجد کی صفائی میں حصہ لے کہ اس طرح دیگر نمازیوں میں بھی مساجد کی صفائی وغیرہ کے معاملے میں دلچسپی پیدا ہوگی۔

✿ مسجد کے ہر طرح کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھے، خصوصاً مسجد کو بدبودار ہونے سے بچائے، اس کے لیے اولاً تو استنجاخانے وغیرہ مسجد سے دور کسی مقام پر بنانے چاہئیں بصورتِ دیگر روزانہ ان کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرے تاکہ مسجد بدبودار ہونے سے محفوظ رہے۔

✿ مسجد کی بجلی چونکہ وقف کا مال ہے، لہٰذا اسے ضائع ہونے سے بچانے کے لیے خصوصی اہتمام کیا جائے، اس کے لیے مسجد کمیٹی خادمین کے بجائے آگے بڑھ کر خود ہی اضافی پنکھے، لائٹیں وغیرہ بند کر دیا کریں۔ خصوصاً پانی چڑھانے والی موٹروں پر خصوصی نظر

www.dawateislami.net

رکھیں کہ بعض اوقات ٹینکی میں پانی بھر جانے کی صورت میں موٹر چلتی ہی رہتی ہے اور پانی و بجلی دونوں کا ضیاع ہوتا ہے۔(ٹینکی بھر جانے کی صورت میں پانی ضائع ہونے سے بچانے کے لیے اس کا آٹو میٹک سوئچ سسٹم Water Tank Automatic Switch System بھی کیا جاسکتا ہے جس میں یہ سہولت ہوتی ہے کہ ٹینکی میں پانی کم ہونے کی صورت میں موٹر خود بخود آن ہو جائے گی اور ٹینکی بھر جانے کے بعد خود بند ہو جائے گی)

✿ مسجد کی دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دے اور یہ سوچے کہ میرے گھر میں جب کوئی پنکھا یا لائٹ وغیرہ خراب ہو جائے تو جلد از جلد اسے درست کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اللہ پاک کا گھر تو اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کی خراب ہو جانے والی چیز کی فوراً مرمت کی جائے۔

✿ مسجد کو آباد کرنے کا خصوصی اہتمام کرے، اس کے لیے بڑی راتوں میں محفلِ نعت وغیرہ کی ترکیب بھی ایک بہترین ذریعہ ہے۔(1)

مسجد نوٹس بورڈ

یہ مسجد مَسلکِ حق اہلسنت وجماعت کی نمائندہ تنظیم دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہے۔ یہاں امام وہی ہو سکتا ہے جو عاشقِ رسول، محبِّ صحابہ و اہلبیت اور عقائد و معمولاتِ اہلسنت پر کاربند ہو۔

توجہ فرمائیں: بالخصوص چند ایک معاملات اپنے طور پر کرنے کی اجازت نہیں مثلاً

✿ اختلافی مسائل پر خطیب امام/مؤذن یا مسجد کے عملے سے بے جا بحث کرنا۔

(1)... مسجد انتظامیہ کے مدنی پھول، 28،05،2022

www.dawateislami.net

✿انتظامیہ کی اجازت کے بغیر مسجد میں چندہ یا لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنا۔✿مسجد میں کوئی سیاسی تقریر یا سیاسی اعلان کرنا۔ ✿کسی قسم کا لٹریچر (کتابیں، پمفلٹ، کارڈ) تقسیم کرنا۔ ✿گلی / محلے کی سطح پر ہونے والے مختلف فلاحی کاموں (مثلاً گلی پکی کروانا، سٹریٹ لائٹ لگوانا وغیرہ) سے متعلق مسجد میں میٹنگ (Meeting) کرنا۔✿مسجد میں بغیر اجازت رات گزارنا / قیام کرنا۔ ✿مسجد انتظامیہ کی اجازت کے بغیر نکاح پڑھانے کے معاملات کرنا۔ ✿مسجد کے استعمال کی چیزیں اور سامان بِلا اجازت مسجد سے باہر لے جانا۔ ✿مسجد کو عام راستہ (گزر گاہ) بنانا✿مسجد کا پانی باہر لے جانا وغیرہ۔

نمازِ پنجگانہ جمعہ و عیدین اور نمازِ جنازہ مسجد کے مقررہ امام صاحب ہی پڑھائیں گے۔

اپنے ذاتی سامان اور چپلوں کی حفاظت خود کریں۔ سامان گُم یا چوری ہونے پر مسجد انتظامیہ ذمہ دار نہ ہو گی۔

مسجد کا احترام اور اس کی حفاظت ہر مسلمان کا اخلاقی فریضہ ہے۔ مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنے سے نیکیاں ایسے برباد ہوتی ہیں جیسے آگ سوکھی لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ بہت چھوٹے (دودھ پیتے یا نا سمجھ) بچوں کو مسجد میں نہ لایا جائے۔ سمجھ دار (چھوٹے) بچوں کو نمازِ باجماعت میں صف میں شامل نہ کریں بلکہ بچوں کی صف سب سے آخر میں بنائی جائے۔

مسجد کے قوانین میں دخل اندازی نہ کریں۔ بلکہ مسجد کے انتظامی معاملات کی بہتری کے لیے انتظامیہ کو مفید مشورے اور تجاویز تحریری صورت میں ضرور دیجئے۔ امام / مؤذن یا مسجد کے خادم سے کسی شکایت کی صورت میں مسجد انتظامیہ سے رابطہ فرمائیں براہِ راست ان سے مت اُلجھیں۔ مسجد ھٰذا کے انتظامات یا دعوتِ اسلامی کو مفید مشورہ یا فیڈ بیک دینے کیلئے اس نمبر .... پر رابطہ کیجئے۔ یا تجویز و شکایت تحریر کر کے واٹس ایپ کر دیجئے۔ (مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں پاکستان مشاورت آفس کے شعبہ فیڈ بیک کے اس نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ ....

www.dawateislami.net

مسجد کی مالی خدمت بھی بہت بڑی سعادت ہے، مسجد کے مختلف کام کروانے (مثلاً پینٹ، مرمت وغیرہ) میں بھی مسجد انتظامیہ کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق ضرور خرچ کیا جاسکتا ہے۔

آمدن واخراجات پالیسی برائے مسجد انتظامیہ

1) مسجد کے لیے ملنے والی کسی بھی طرح کی آمدن (مثلاً نقدی/سامان/پنکھے/تعمیراتی میٹیریل وغیرہ) کی رسید بنائی جائے گی اور روزنامچے میں باقاعدہ اس کا اندراج کیا جائے گا۔

2) مسجد کے لیے جمع ہونے والی آمدن (مثلاً نمازیوں سے ملنے والا چندہ، مسجد کی جھولی، جمعہ جھولی، مسجد کے چندہ بکس، ماہانہ عطیات، واجبہ عطیات) کا ریکارڈ رکھنا مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔

3) مسجد کے لیے زکوٰۃ اور دیگر صدقاتِ واجبہ لینا اور اس کا حیلہ کرنا شرعاً درست نہیں کوئی خاص صورت ہو تو صدقاتِ واجبہ (زکوٰۃ، عشر، فطرہ) کی رقم اور اجناس کا شرعی حیلہ بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے کروایا جائے گا۔بغیر شرعی حیلہ کے صدقاتِ واجبہ کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔

4) مسجد کا ناقابلِ استعمال سامان یا کوئی چیز اگر فروخت کرنی ہو تو پہلے دارُالافتاء اہلسنت سے اس کی شرعی رہنمائی تحریری صورت میں لینے کے بعد اس کو فروخت (Sale) کیا جائے گا اور اس کی رقم بھی شرعی رہنمائی کے مطابق استعمال کی جائے گی۔

5) اگر کسی مسجد کی دوکانیں یا مکان کرائے پر دیا ہوا ہو تو اس کا کرایہ مقامی انتظامیہ ہی وصول کرے گی اور اس کی باقاعدہ رسید بنائی جائے گی۔

6) کرائے کا معاہدہ نامہ بھی ہر سال عرف کے مطابق اپڈیٹ کیا جائے گا۔ نوٹ: مسجد کی دوکانوں کا کرایہ مارکیٹ میں دیگر دوکانوں کے کرائے کے مطابق وصول کیا جائے گا۔

www.dawateislami.net

7) دعوتِ اسلامی کے جملہ دِینی کاموں کے لیے ملنے والا چندہ (Donation) متعلقہ فنانس آفس میں ہی جمع کروایا جائے گا اور اس کی رسید بھی لازمی بنوائی جائے۔

8) مسجد کی رسید بک کا مکمل ریکارڈ رکھنا مسجد انتظامیہ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

9) مسجد کے یوٹیلٹی بلز (بجلی/گیس/پانی وغیرہ) بروقت جمع کروانا مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ بل لیٹ جمع ہونے کی صورت میں جرمانہ مسجد کے چندے سے ادا نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ:۔ اِدارے کی طرف سے بل (Bill) دیر سے ملنے/بالکل نہ ملنے کی صورت میں متوقع تاریخ کے مطابق اِدارے کی ویب سائٹ سے (Bill) حاصل کر کے بروقت جمع کروادیا جائے تاکہ جرمانے سے بچا جا سکے۔

10) مسجد کے عملے (امام و خطیب، موذن، خادم وغیرہ) کی تنخواہ (Salary) عیسوی ماہ کی 5 تاریخ تک مسجد انتظامیہ ادا کرے۔ شعبہ امام مساجد کے ڈسٹرکٹ ذمہ دار کی طرف سے سیلری شیٹ ملنے کے بعد سیلری ادا کی جائے۔

11) روٹین کی مرمت (سپیکر، واٹر پمپ وغیرہ) کے اخراجات مسجد انتظامیہ آپس کی مشاورت سے کرے گی جبکہ روٹین سے ہٹ کر یا کوئی بھی نیا خرچہ شعبہ امام مساجد کی تحریری اپروول کے بغیر نہیں کیا جائے گا۔

12) مسجد انتظامیہ اور ڈسٹرکٹ ذمہ دار شعبہ امام مساجد دارالافتاء اہلسنت کی شرعی رہنمائی اور طے شدہ طریقۂ کار کے مطابق ہی مسجد عملے کے اجیر کا اجارہ ختم کر سکتے ہیں، اپنی مرضی سے کسی بھی اجیر کو فارغ نہیں کیا جا سکتا۔

13) نیا اجیر رکھنے کیلئے بھی مسجد انتظامیہ اور ڈسٹرکٹ ذمہ دار شعبہ امام مساجد کی مشاورت سے اُس کی اہلیت کے مطابق پراسس کرنے کے بعد ہی اِجارہ کیا جائے گا، مثلاً (اِمام/نائب اِمام

www.dawateislami.net

کی تقرری کرنی ہے تو پہلے مسائلِ نمازو قرائت ٹیسٹ پاس ہونا ضروری ہے وغیرہ۔)

14) مسجد سے متعلق ہونے والے تمام اخراجات کا ریکارڈ مہینہ وائز محفوظ کیا جائے تا کہ اس کا آڈٹ آسانی سے ہو سکے۔

15) تمام اخراجات کے بلز (Bills) فائل میں لازمی لگائے جائیں۔

16) تعمیر شدہ مسجد کی نارمل تعمیرات/مرمت (مثلاً وضوخانے/اِستنجاخانے کی توسیع وغیرہ)، دعوتِ اسلامی کے کنسٹرکشن ڈیپارٹمنٹ کی مشاورت سے کی جائے تا کہ کم وقت میں پیسے کی بچت کے ساتھ تعمیراتی کام ہو سکے۔ (یاد رہے! مسجد/کمرے کی توڑ پھوڑ/تعمیراتی کام کے لیے دارالافتاء اہلسنت سے شرعی رہنمائی پیشگی لینا ضروری ہے)

17) بالکل نئی مسجد تعمیر کروانے کیلیے دعوتِ اسلامی کے کنسٹرکشن ڈیپارٹمنٹ کے طے شدہ اصولوں کے مطابق تحریری اجازت ملنے کے بعد ہی تعمیرات کی اجازت ہو گی۔

18) مسجد میں ہونے والے تمام ایونٹس (ماہانہ گیارہویں، بارہویں شریف، شبِ معراج، شبِ براءت) اور دیگر محافل و اجتماعات کی آمدن و خرچ کا ریکارڈ رکھنا بھی مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔

19) مسجد کے تمام اثاثوں (مثلاً مسجد میں موجود تمام سامان) کا ریکارڈ بنانا اور اپ ڈیٹ رکھنا مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔

20) کسی پریشانی مثلاً (حادثہ/ایمرجنسی/بچے کی ولادت وغیرہ) کی صورت میں مسجد کے امام، خطیب، نائب امام کو ایک مہینے کی تنخواہ (Salary) ایڈوانس دی جا سکتی ہے جو کہ اگلے مہینے کی سیلری سے کاٹ لی جائے گی، البتہ اگر زیادہ ضرورت ہو تو مسجد انتظامیہ خود اپنی جیب سے قرض دینا چاہے تو اس کی اجازت ہے۔

www.dawateislami.net

مسجد انتظامیہ کیلئے چندے کے احکام و متفرق مدنی پھول

❖ مسجد کی آمدنی کو مسجد اور مصالحِ مسجد میں خرچ کرنے کیلئے چندے کے احکام پر عمل اور توجہ ضروری ہے۔

❖ مساجد و مدارس امورِ خیر میں سے ہیں اور امورِ خیر کے لیے چندہ کرنا جائز بلکہ کارِ ثواب ہے اور اس کی اصل سُنّت سے ثابت ہے۔ چُنانچِہ اِمامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اُمورِ خَیر (یعنی بھلائی کے کاموں) کے لئے چندہ کرنا احادیثِ صحیحہ سے ثابِت ہے، مالدار پر واجِب نہیں کہ ساری مسجِد اپنے مال سے بنائے، اَمرِ خیر (یعنی بھلائی کے کام) میں چندہ کی تحریک دلالتِ خیر (یعنی بھلائی کی طرف رہنمائی) ہے۔''(1) حدیثِ مبارَکہ میں ہے ''جو کارِ خیر کی راہنمائی کرے اُس کو بھی اُتنا ہی اَجر ملتا ہے جِتنا کارِ خیر کرنے والے کو۔''(2) سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ ایک سُوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: اُمورِ خیر کیلئے مسلمانوں سے اِس طرح چندہ کرنا بدعت نہیں بلکہ سنّت سے ثابِت ہے۔ جو لوگ اِس سے روکتے ہیں (وہ اس حکمِ قرآنی)

مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ﴿۱۲﴾ (پ29، القلم:12)	ترجمۂ کنز العرفان: بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، بڑا گناہگار۔

میں داخل ہوتے ہیں۔

1- مسجد انتظامیہ کے جملہ افراد پر لازم ہے کہ چندے کے ضروری احکام سیکھیں، اس کے لیے امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تصنیف ''چندے کے بارے میں سوال جواب'' کا لازمی مطالعہ

(1)...فتاویٰ رضویہ، 16/468

(2)...مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل اعانۃ الغازی...الخ، ص756، حدیث: 1893

www.dawateislami.net

کرنے اور چندے کے بنیادی احکام سمجھنے کیلئے کسی عاشقِ رسول مُفتی صاحب / عالِم دین کے ذریعے تربیت حاصل فرمالیجئے۔

2- کسی بھی مسجِد کے نام پر ملا ہوا چندہ اسی مسجد اور اس کے مصالح (ضروریات) پر خرچ کرنا ہو گا مَثَلاً امام، مُؤَذِّن اور خادِم کی تنخواہیں، مسجِد کی بجلی کا بل، عمارتِ مسجِد یا اُس کی اَشیا کی حسبِ ضَرورت مَرَمَّت، ضرورتِ مسجِد کی چیزیں مَثَلاً لوٹے، جھاڑو، پائیدان، بتّی، پنکھے، چٹائی کی خریداری وغیرہ۔

3- مسجد کے اخراجات کو خود کفیل کرنے کے لیے "نمازِ جمعہ" میں جھولی لگائی جائے۔ (جن مساجد میں اس کا عُرف نہ ہو، وہاں مقامی مخیر عاشقانِ رسول / تاجران وغیرہ سے انفرادی طور پر ملاقات کرکے چندہ جمع کیا جائے) اس کے لیے ہر 3، 3 صفوں میں کسی ایک کو مقرر کریں، اگر مسجد بہت بڑی ہے یعنی ایک صف میں 50 یا اس سے زیادہ نمازی ہوں تو ہر 2 صفوں میں ایک فرد کا تقرر کیجئے اور جیسے ہی نمازِ جمعہ کا سلام پھیرا جائے تو دعا سے قبل امام صاحب یا انتظامیہ میں سے کوئی شخص "چندے کا اعلان اور صدقے کی فضیلت" بیان کریں، اس دوران چندہ جمع کر لیا جائے۔ (واضح رہے! نمازِ جمعہ یا عیدین میں خطبے کے دوران چندہ جمع کرنے کی شرعی طور پر اجازت نہیں)۔

4- مسجد کے باہر لوہے کا مضبوط چندہ بکس زمین میں اس طرح پختہ لگایا جائے کہ نہ بکس چوری ہو سکے اور نہ ہی اُس سے رقم چوری ہو سکے اور اگر چوری کا خدشہ ہو تو بکس لگانے یا نہ لگانے کے تعلق سے دار الافتاء اہلسنّت سے تحریری صورت میں شرعی رہنمائی لے کر اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

5- فنائے مسجد میں ایسی جگہ جہاں دورانِ نماز نگاہ نہ پڑے، آمدن و خرچ کیلئے ایک بورڈ بنالیجئے جس میں جمع شدہ چندے کی رقم اور خرچ تحریر ہو۔

www.dawateislami.net

6- مسجد کا ہر نمازی اور نمازِ جمعہ ادا کرنے والا "چندہ دینے والا" بن جائے۔ اس کے لیے ہر نمازی پر الگ سے بھی انفرادی کوشش کر کے ماہانہ (Monthly) رقم مقرر کروالیں اور اس کا ایک باقاعدہ رجسٹر بنا کر اس میں جنوری تا دسمبر 12 ماہ کا ریکارڈ درج کیا جائے۔

7- اگر مسجد سڑک کے کنارے یا مارکیٹ میں یا ایسی جگہ ہے جہاں مسجد کیلئے ڈونیشن سیل / ڈونیشن کاؤنٹر لگانا مفید ہو سکتا ہے تو وہاں باقاعدہ ڈونیشن سیل ڈیپارٹمنٹ اور شعبہ امام مساجد کے ذمہ داران کی باہمی مشاورت و اجازت کے ساتھ اہتمام کیجئے۔ بالخصوص جن مساجد میں تعمیرات کی حاجت ہو وہاں لازمی ڈونیشن سیل / ڈونیشن کاؤنٹر لگوایئے۔ مسجد یا فنائے مسجد میں ڈونیشن سیل لگانے کیلئے دارالافتاء اہلسنت سے شرعی رہنمائی بھی لے لیجئے۔

8- مسجد کے لئے لیا گیا عمومی چندہ مسجد کے تمام مصالح (یعنی بجلی، گیس، پانی کے بلز، خطیب، امام، مؤذن، خادم کی تنخواہ (Salary)، تعمیرات وغیرہ) پر خرچ کیا جا سکتا ہے البتہ خصوصی چندہ صرف اور صرف اسی خاص مد میں استعمال کیا جا سکتا ہے جس مد کیلئے جمع کیا گیا۔

9- مسجد کے چندے کو مسجد و ضروریاتِ مسجد کے علاوہ میں استعمال کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ لہٰذا ماہانہ گیارہویں شریف، سالانہ بارہویں شریف (محفلِ میلاد)، بزرگانِ دین کے ایامِ عُرس، اور اسی طرح کے دیگر اہم مواقع کی تشہیر کیلئے بننے والے بینر / پینا فلیکس کے اخراجات کیلئے مسجد کا چندہ استعمال کرنا جائز نہیں۔ البتہ مسجد کی تعمیر و عیدین کی نماز کی تشہیر کیلئے بنائے جانے والے بینرز و پینا فلیکس کے اخراجات مسجد کے چندے سے کرنا جائز ہے۔

10- جو چندہ بھی جمع ہو اسے مسجد کی 3 رکنی مجلس / کمیٹی بنا کر ایک جوائنٹ اکاؤنٹ کھلوا کر ساری رقم اس بینک اکاؤنٹ میں رکھی جائے، بصورتِ دیگر چندہ مسجد انتظامیہ کے ایسے فرد کے پاس رکھوایا جائے جس کے پاس حفاظت کا انتظام ہو اور جو چندے کے احکامات

www.dawateislami.net

سے بھی بخوبی واقف ہو۔

11- دعوتِ اسلامی کے شہر فنانس ذمہ دار کے ذریعے "مسجد کی رسید بک چھپوانے" کی تربیت لے کر اس کے مطابق چھپوا لیجئے اور مسجد کیلئے ہر قسم کے چندے کی رقم وصول کرتے وقت وہ پرنٹ شدہ رسید مکمل بھر کر چندہ دینے والے کو لازمی دی جائے۔ مسجد کی رسید چھپوانے کے اخراجات مسجد کے چندے سے کئے جائیں۔

12- شہر فنانس ذمہ دار کے ذریعے آمدن و اخراجات چیک کرواتے رہیں تاکہ آمدن و خرچِ مسجد کے نظام میں مزید بہتری لائی جاسکے۔

13- یاد رہے! دعوتِ اِسلامی کیلئے جمع ہونے والا چندہ مسجد میں خرچ کرنے کی اجازت نہیں، یونہی مسجد کیلئے جمع ہونے والا چندہ دعوتِ اسلامی کے کسی بھی کام میں خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

14- دعوتِ اسلامی کے لیے "صدقاتِ واجبہ، نافلہ، عطیات بکس، گھریلو صدقہ بکس، رمضان عطیات، قربانی کی کھالیں اور عشر" وغیرہ کی رقم جمع ہو تو اسے دعوتِ اسلامی کے فنانس ڈیپارٹمنٹ تک لازمی پہنچا کر رسید ضرور حاصل کیجئے۔

15- لوگوں کا ماہِ رمضان میں صدقہ و خیرات کا زیادہ ذہن ہوتا ہے، دعوتِ اسلامی کیلئے چندہ جمع کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی مسجد کیلئے بھی موقع کی مناسبت سے ترغیب دِلائی جاسکتی ہے۔

16- فنانس ڈیپارٹمنٹ کی معاونت سے تمام امام صاحبان/مسجد کمیٹی کے ممبران کے ای رسید اکاؤنٹ کھلوائے جائیں تاکہ طے شدہ طریقِ کار کے مطابق چندہ جمع کرنے Fund Collcction کی ترکیب کی جاسکے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں | اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صلی اللہُ عَلٰی محمد

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ
درود شریف کی فضیلت	1
اللہ پاک کا پسندیدہ گھر	1
مسجد کی تعمیر و ترقی سنتِ مصطفےٰ	3
اہم ترین منصب	4
(1)..بصرہ کے امام مسجد	6
(2)..جامع مسجد دمشق کے امام	6
امامت کے فضائل	7
ایمان والوں کی خوبی	8
امامت اور ہمارا کردار	9
حقیقی دردِ دین رکھنے والا امام	11
امامِ مسجِد کے لیے نہایت مفید 30 مَدَنی پھول	14
فیضانِ مدنی مذاکرہ	23
مدنی مذاکروں سے ماخوذ فرامین امیرِ اہلِ سنت	28
مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول	30

عنوان	صفحہ
مَساجد کو آباد کرنے کا طریقہ	32
فاروقِ اعظم اور نمازیوں کی خبر گیری	32
مقتدیوں کی نگرانی	33
مسجد انتظامیہ کے لئے تراویح پڑھانے/پڑھوانے کے اعتبار سے اہم باتیں	33
اجارہ شرائط فارم برائے قاری و سامع رمضان المبارک	36
اِمامت کے متعلق شرعی مسائل	37
شعبہ امام مساجد کا تعارف	43
(1)..اِمام کا تقرر	43
امام مسجد کی تنظیمی ذمہ داریاں (Job Description)	44
1..بنیادی کام (Core Activities)	44
لازمی امور	44

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ترغیبی امور	45	3:خارج مسجد	54
(2)...اِمامت کورس	48	عبادات سے متعلق تفصیل	55
اِمامت کورس کی خصوصیات	49	حاجات سے متعلق تفصیل	55
1..بنیادی عقائد	49	1..مسجد میں کھانا، پینا	56
2..فقہی مسائل	49	1..اعتکاف کی نیت کرنا	56
3..تجوید و قراءت	49	2..دسترخوان	56
4..اَخلاقیات	50	3..دسترخوان کی صفائی	57
5..تنظیمی تربیت	50	2..مسجد میں سونا	58
اِمامت کورس کے دیگر فوائد	50	3..اذان کا معنیٰ	59
(3)..ٹیسٹ کا نظام	51	عینِ مسجد میں اذان مت دیجئے	59
(4)..مسجد کی حفاظت	52	مسجد سے باہر اذان کیوں ضروری ہے؟	59
(5)..مسجد کا انتظام اور انتظامیہ	52		
احکام مسجد تربیتی سیشن	53	محرابِ مسجد میں اذان نہ دیجئے	60
مسجد کے متعلق ضروری احکام سیکھنا فرض...	53	جمعہ کی اذانِ ثانی بھی عینِ مسجد سے باہر دیجئے	60
مسجد کی تقسیم	53	مردہ سنت کو زندہ کیجئے	60
1:اصل مسجد (عین مسجد)	54	مُردہ سنت کو زندہ کرنے پر تمام عمل کرنے والوں کا ثواب	60
2:فنائے مسجد (ضروریات مسجد)	54		

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
100 شہیدوں کا ثواب	61
جنت میں قربِ مصطفیٰ	61
سنت زندہ کرنا کب ہو گا؟	61
احیائے سنت علماء کا خاص فرض منصبی ہے	61
اذان دینے و امامت کرنے سے گُزشتہ گناہ مُعاف	62
4.. مسجد میں اعلان	62
تحریری اعلانات یا اشتہارات لگانا	63
5.. مسجد میں بچوں کا آنا یا لانا منع ہے	64
بچوں کو آدابِ مسجد سکھایئے	65
مسجد میں بچوں کی صف کب اور کہاں بنائی جائے؟	65
سمجھدار اور ناسمجھ کی کلاس الگ الگ بنائیں	66
6.. مسجد و فنائے مسجد میں خرید و فروخت	67

عنوان	صفحہ
7.. مسجد کی بجلی، گیس کا استعمال	68
نمازی اور اعتکاف کرنے والے بھی خیال رکھیں	69
مسجد کے پانی کا استعمال	69
نمازیوں اور اہل محلہ کیلئے مسجد میں پانی کا پلانٹ لگانا	69
مسجد کے پانی سے غسل کرنا، کپڑے دھونا	69
پانی، بجلی، سامان کا ذاتی استعمال	70
مسجد کی ٹینکی پانی سے بھری رہنے کا آسان طریقہ	71
8.. مسجد کا اضافی سامان و مرمت	71
آسان مثال	71
مسجد کے دروازے، نل، لوٹے وغیرہ سامان کی مرمت	73
استنجاخانہ کی روزانہ صفائی کیجیے	73
واش روم کے دروازے!	73
استنجا خانہ بنانے کے متعلق اہم مسئلہ	74

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
واش روم کی سیٹ (W-C) اور نل پر توجہ!	74	متولیِ مسجد کیلئے کارآمد باتیں	78
		مسجد نوٹس بورڈ	80
انتظامیہ کی خصوصی ذمہ داری	75	آمدن و اخراجات پالیسی برائے مسجد انتظامیہ	82
9.. مسجد کی دکان و مکان کا کرایہ	75		
وقف کے مکان کو کرائے پر دینے کی مدت	77	مسجد انتظامیہ کیلئے چندے کے احکام و متفرق مدنی پھول	85
مسجد کی دکان کا کرایہ معاف کرنا	77	فہرست	89
10.. مسجد کے لیے سامان لینے اور چندہ جمع کرنے کا صحیح طریقہ	77	✿✿✿	
		✿✿✿	

نماز کی جگہ روتی ہے

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ مولائے کائنات حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مسلمان کا انتقال ہوتا ہے تو زمین میں اُس کی نماز کی جگہ اور آسمان میں اُس کا عمل چڑھنے والا دروازہ اس پر روتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ (پ25، الدخان:29)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان پر آسمان و زمین نہ روئے۔

(موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب ذکر الموت، 5/487، حدیث:287)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دعا قبول نہ ہونے کا سبب

حضرت نُوف بِکالی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں، ایک رات امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمانے لگے: اے نُوف! اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ رُوح اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی کہ "بنی اسرائیل کو حکم فرمادو کہ وہ پاکیزہ دل، جھکی نگاہ اور (ظلم سے) پاک وصاف ہاتھ لے کر میرے گھر (یعنی مسجد) میں داخل ہوں اس لئے کہ میں ان میں سے کسی ایسے کی دُعا قبول نہیں کروں گا جس نے میرے کسی بندے پر ظلم کیا ہوگا۔

(حلیۃ الاولیاء، علی بن ابی طالب، 1/120، رقم:420 ملخصاً)

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net